150 سے زائد علما و مشائخ کا مختصر تعارف مع مزارات کی تصاویر

شالامار ٹاؤن لاہور کا یادگار سفر
مع ذکرِ خیر علما و مشائخ

(فیصل آباد، جھنگ اور شالامار ٹاؤن لاہور)



پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center
شعبہ ماہنامہ خواتین

150 سے زائد علما و مشائخ کا مختصر تعارف مع مزارات کی تصاویر

شالامار ٹاؤن لاہور کا
یادگار سفر

مع ذکرِ خیر علما و مشائخ

(فیصل آباد، جھنگ اور شالامار ٹاؤن لاہور)

مؤلف

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

(رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ دعوتِ اسلامی)







پیش کش: شعبہ ماہنامہ خواتین المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سنٹر دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، 1/40 ط دار الفکر بیروت)

(اول و آخر ایک ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب: شالامار ٹاؤن لاہور کا یادگار سفر مع ذکرِ خیر علما و مشائخ (فیصل آباد، جھنگ اور شالامار ٹاؤن لاہور)

تصنیف: مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ دعوتِ اسلامی)

نظر ثانی وغیرہ: ابو الابصار ابرار اختر القادری چیف ایڈیٹر ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن)

صفحات: 276

اشاعتِ اول: ذوالحجۃ الحرام 1445ھ، جولائی 2024ء

پیش کش: شعبہ ماہنامہ خواتین، المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی)

For More Updates
ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

اجمالی فہرست

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"علما و مشائخ" کے 10 حُروف کی نسبت سے کتاب پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول:
(۱) بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور (2) تَعَوُّذ و تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (3) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (4) جہاں جہاں "سرکار" کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں **صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم** (5) جہاں جہاں کسی **صحابی** کا نام آئے گا وہاں **رضی اللہ عنہ** اور جہاں جہاں کسی **بزرگ** کا نام آئے گا وہاں رحمۃ اللہ علیہ پڑھوں گا۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (7) اس کتاب میں جن جن بزرگوں کا نام آیا ہے، انہیں فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کروں گا۔ (8) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (9) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ (10) اس روایت عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (2) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں بیان کردہ باتیں دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا۔

1 معجم کبیر، 6/185، حدیث: 5942
2 حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم: 10750

www.dawateislami.net

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء کو اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ عِلمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2021ء تک اس کے 24 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں: (1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی و شافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا و علما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16) ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات و رسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب و روز (19) شعبہ بچّوں کی دنیا (20) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین و محققین (23) شعبہ

www.dawateislami.net

خواتین اور (24) انتظامی امور قائم ہیں۔

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض و مقاصد یہ ہیں: ☆ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف و تالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆ افادۂ خواص و عوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆ اہل بیت و صحابہ کرام اور علما و بزرگانِ دین کی حیات و خدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بزرگوں کی کتب و رسائل جدید منہج و اسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب و رسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆ دینی و دنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ و اساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات و حواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی شفقت و عنایت، تربیت اور عطا کردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین و اساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین و ایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

تاریخ: 15 شوال المکرم 1442ھ / 27 مئی 2021ء

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

بزرگوں کے تذکرے پڑھنے سے دل و دماغ روشن ہوتا اور عمل کی ترغیب ملتی ہے ☆ عبادت کا ذوق و شوق نصیب ہوتا ہے ☆ ایمان کو قوت پہنچتی ہے ☆خوف خدا اور محبت رسول میں اضافہ ہوتا ہے ☆رب کی عطا سے بزرگوں کی ارواح طیبہ متوجہ ہوتی ہیں ☆رزق، عمر، اولاد میں برکت اور نیک اعمال میں ترقی ہوتی ہے ☆بلا و مصیبت سے نجات اور نفس و شیطان کے حملوں میں فتح نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ امیر اہلسنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنے مریدوں کو علماو مشائخ اہلسنت بالخصوص اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کی محبت کے جام پلاتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ تمام خوش نصیب لوگ جنہیں اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی صحبت نصیب ہو چکی ہے، وہ اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ امیر اہلسنت ہمیشہ اپنی مجلس میں بزرگانِ دین کی محبت کے جام خوب بھر بھر کر پلاتے ہیں اور اکثر اس طرح ارشاد فرماتے سنائی دیتے ہیں کہ علمائے اہلسنت ہمارے سر کا تاج ہیں، ہر دم ان سے وابستہ رہئے۔ لہٰذا یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مبلغین دنیا بھر میں جہاں بھی سفر پر جاتے ہیں تو وہاں کے علماو مشائخ کی خدمت میں حاضر ہونا سعادت سمجھتے ہیں۔

بزرگانِ دین سے وابستگی کا ایک طریقہ چونکہ انہیں یاد کرنا بھی ہے کہ نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔[1] لہٰذا دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی زید مجدہ نے بزرگانِ دین بالخصوص اعلیٰ حضرت کے خلفا و شاگردوں

1 حلیۃ الاولیاء، 7/335، رقم:10750

www.dawateislami.net

کے حالاتِ زندگی کو منظرِ عام پر لانے کا عزمِ مصمم کر رکھا ہے اور ماشاء اللہ اس حوالے سے کئی کتب و رسائل اور مضامین تحریر فرما چکے ہیں۔ نیز انہیں چونکہ تنظیمی مصروفیات کی وجہ سے اکثر مختلف شہروں کا سفر بھی کرنا پڑتا ہے، لہٰذا آپ نے اپنے ان اسفار کو یادگار بنانے کے لئے ان شہروں کے بزرگوں کے حالاتِ زندگی کو قلم بند کرنے کا فیصلہ کیا اور زیرِ نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، یہ سفر کراچی سے فیصل آباد، پھر فیصل آباد سے جھنگ اور وہاں سے لاہور کے علاقے شالامار ٹاؤن تک تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے اس سفر کو سفر نامے کی صورت میں تحریری شکل دیکر یادگار بنایا تو دعوتِ اسلامی کے شعبے اسلامک ریسرچ سنٹر کے **شعبہ ماہنامہ خواتین** نے اسے مزید چار چاند لگانے کی کوشش کی۔ اس کتاب میں تقریباً 150 سے زائد علما و مشائخ کا تذکرہ کیا گیا ہے، لہٰذا جن بزرگوں کا تذکرہ اس کتاب میں ہوا ہے ان کے مزارات کی تصاویر بھی اس کتاب میں شامل کرنے کی کوشش رہی ہے، اگرچہ تمام مقامات و مزارات کی تصاویر تو شامل نہیں کی جا سکیں، بہر حال یہ ایک نیا تجربہ ہے اور امید ہے قارئین اسے پسند فرمائیں گے۔

اس سفر نامے پر نظرِ ثانی و تخریج اور ڈیزائننگ وغیرہ کے جملہ کام اگرچہ میں نے خود سرانجام دیئے، مگر اس معاملے میں کچھ معاونت میرے شعبے کے سینئر معاون مولانا ابو زین العابدین وسیم اکرم عطاری زید مجدہ نے بھی فرمائی۔ اللہ پاک موصوف کو اپنے مرشدِ کامل کا مرید کامل بن کر اپنے پیر کے حکم کے مطابق بزرگوں کا فیض یونہی عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

ابو الابصار ابرار اختر القادری

چیف ایڈیٹر ماہنامہ خواتین

اسلامک ریسرچ سنٹر دعوتِ اسلامی

www.dawateislami.net

عرضِ مرتب

ساری تعریفیں اللہ پاک اور لاکھوں کروڑوں دُرود و سلام پیارے آقا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے۔

یکم مئی 2002ء کی وہ کیا خوب بابرکت ساعت تھی، جب والدۂ مشفقہ نے راقم کے درسِ نظامی کرنے کے بعد لاہور سے اپنے مرشد گرامی امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے پاس عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ والدۂ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں، مرشد گرامی کو جب میری والدہ کی بیماری کی خبر دی گئی تو ان کی جانب سے یہ صوتی پیغام 26 دسمبر 2023ء کو تشریف لایا:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

میٹھے میٹھے مدنی بیٹے! حاجی ابو ماجد محمد شاہد مدنی رکنِ شوریٰ کی خدمت میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

رکنِ شوریٰ حاجی فضیل عطاری نے یہ خبر دی کہ آپ کی امی جان آئی سی یو (I.C.U) میں ہیں۔ اللہ پاک رحمت کی نظر فرمائے، اللہ پاک امی جان کو شفائے کاملہ عاجلہ نافعہ عطا فرمائے، انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، دینی خدمتوں اور سنتوں بھری طویل زندگی دے، اللہ پاک ان کا سایۂ عاطفت ساری آل و اولاد پر تادیر عافیت کے ساتھ قائم رکھے اور آپ سب اولاد کو امی جان کی خوب خدمت کی سعادت بخشے۔

امی کی خدمت کرکے جنت کا سامان کیجئے، آپ لوگوں کی طرف سے انہیں کوئی

www.dawateislami.net

ٹینشن نہیں ہونا چاہیے، اللہ پاک رحمت کی نظر فرمائے۔ ہو سکے تو امی جان کو میرا سلام کہیے گا، مجھے آپ کی امی جان کی دیوانگی یاد ہے، بہت پہلے آپ نے کہا تھا کہ امی جان نے بولا ہے کہ اپنے آپ کو الیاس کے حوالے کر دو، وہ جگہ بھی مجھے یاد ہے جہاں آپ نے امی جان کے یہ تاریخی جملے ارشاد فرمائے تھے۔ فیضان مدینہ میں محراب کے پیچھے، میرے مکتب کے باہر کھڑے ہو کر آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا کہ مجھے لے لو۔ یوں آپ کی امی جان کی قدر میرے دل میں ہے۔ اللہ پاک ان کا سایہ دراز کرے۔

صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیٰ محمد

والدۂ محترمہ پچھلے ماہ 6 رجب 1445ھ مطابق 18 جنوری 2024ء کو وصال فرما گئیں، نمازِ جنازہ و تدفین نشاط کالونی لاہور میں ہوئی، سینکڑوں اسلامی بھائیوں نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، امیرِ اہلسنت، اراکینِ شوریٰ اور ملک و بیرونِ ملک کے کثیر اسلامی بھائیوں نے تعزیتی پیغامات اور ایصالِ ثواب کے تحائف بھیجے، جس پر راقم سب کا شکر گزار ہے، والدۂ محترمہ والدِ گرامی حاجی محمد صادق مرحوم کی طرح نماز روزے کی پابند، روزانہ ہزاروں مرتبہ ذکر و اذکار اور درود و سلام پڑھنے والی خوددار اور ذہین و سمجھدار خاتون تھیں۔ ہمیں ہمیشہ والدہ کی جانب سے دین داری، خودداری اور امانت داری کا درس ملا۔ مجھ پر تو کچھ زیادہ ہی مہربان تھیں، وہ روزانہ دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ تقریباً بارہ ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھا کرتی تھیں، ان کا معمول تھا میرے دیگر بہن بھائیوں کو ایک ایک ہزار اور مجھے دو ہزار درودِ پاک کا ثواب ایصال کیا کرتیں، بہت مرتبہ مجھے اپنا نمازِ جنازہ پڑھانے کی وصیت کی اور خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ آج راقم جس مقام پر ہے اس میں میرے پیر و مرشد اور والدین کی دعاؤں کی برکات و ثمرات کا فیضان شامل حال ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

www.dawateislami.net

❀ راقم اپنی اس کتاب کا انتساب امیر اہل سنت اور اپنے والدین کی جانب کرتا ہے ❀

کچھ اس کتاب کے بارے میں

فقیر قادری کا ہر ایک دوماہ میں پاکستان کے مختلف شہروں کا سفر رہتا ہے۔ یکم تا سات دسمبر 2023ء کو فیصل آباد، جھنگ اور شالامار ٹاؤن لاہور کا سفر ہوا۔ چنانچہ اس سفر کے کچھ احوال تحریر کرنے کا ذہن بنا۔ لہٰذا اس سفر نامے کے ضمن میں ان تین شہروں کا مختصر تعارف، مختلف مقامات، اداروں اور علما و مشائخ کا تذکرہ تین ابواب میں کیا ہے:

☜ پہلے باب میں فیصل آباد کا تعارف و مصروفیت ذکر کرکے فیصل آباد سٹی کے 24 علما و مشائخ کا تعارف کروایا ہے۔

☜ دوسرا باب جھنگ سٹی و ضلع کے تعارف و مصروفیات اور جھنگ سٹی کے 26 سے زائد علما و مشائخ کے تعارف پر مشتمل ہے۔

☜ تیسرا باب شالامار ٹاؤن لاہور کے بارے میں ہے اور اس کی 5 فصلیں ہیں:

↩ پہلی فصل میں لاہور میں مصروفیت، شالامار ٹاؤن کا تعارف و تاریخ، اس ٹاؤن میں دعوتِ اسلامی کے دینی کام کی تفصیل اور اس کے اداروں کے نام ذکر کئے ہیں۔

↩ دوسری فصل شالامار ٹاؤن کے سو سے زائد علما و مشائخ کے تعارف پر مشتمل ہے۔

↩ تیسری فصل میں شالامار ٹاؤن کے 12 تاریخی مقامات کی تفصیلات بیان کی ہے۔

↩ چوتھی فصل میں شالامار ٹاؤن کے موجودہ 18 علمی اداروں کا تذکرہ کیا ہے جو علم

www.dawateislami.net

وعرفان اور کتب ورسائل کی اشاعت میں مصروف عمل ہیں نیز شالامار باغ ٹاؤن سے شائع ہونے والے 4 ماہناموں کا تعارف بھی کروایا ہے۔

پانچویں فصل میں ان علماو مشائخ کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے جن کے مزارات پر اس سفر کے دوران فاتحہ وزیارت کے لیے جانا ہوا، مزید اس میں 3 علما کا تذکرہ شامل ہے جن میں سے 2 شالامار ٹاؤن کے رہنے والے تھے اور ایک یہاں کچھ عرصہ دینی خدمات میں مصروف رہے۔

اللہ پاک اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور اسے دنیا میں راقم، اس کے والدین، بہن بھائیوں، گھر والوں اور بچوں (ماجد رضا عطاری، حامد رضا عطاری اور شعبان رضا عطاری) کے لیے باعث برکت، ایمان وعافیت کے ساتھ خاتمہ بالخیر اور آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

فقیر قادری ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی عفی عنہ

شعبان المعظم 1445ھ مطابق فروری 2024ء

عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی

www.dawateislami.net

باب 1

فیصل آباد کا سفر





www.dawateislami.net

کراچی سے فیصل آباد

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرودِ پاک پڑھے، قِیامت کے دن میں اُس سے ہاتھ مِلاؤں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرسٹ دسمبر 2023ء کو قراقرم ایکسپریس ٹرین کے ذریعے کراچی کینٹ اسٹیشن سے مبلغ دعوتِ اسلامی ابو قربان محمد عرفان غازی عطاری کے ہمراہ روانہ ہوا، میرے پاس اپنے رسالے ضلع بہاولنگر کا تعارف و اسفار کی ہارڈ کاپی تھی جس کی پروف ریڈنگ میں مصروف ہوگیا۔ کچھ دیر عرفان بھائی سے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے کام سے متعلق مشاورت بھی ہوتی رہی۔

ٹرین نمازِ عصر کے لیے رک نہیں رہی تھی اس لیے حکمِ شرعی کے مطابق جانب قبلہ رخ کرکے اپنے گھر سے لائے جائے نماز کو بچھا کر نمازِ عصر ادا کی۔ تقریباً پانچ بجے ٹرین حیدر آباد پہنچ گئی، نمازِ مغرب کا وقت ہوچکا تھا، نیچے اتر کر نمازِ مغرب باجماعت ادا کی۔ عرفان بھائی گھر سے کھانا پکوا کر لائے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر کھانا کھایا، نمازِ عشا کے لیے یہ طے کیا کہ روہڑی میں باجماعت ادا کریں گے، الحمدللہ ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد سو گئے۔ ہماری

---

1 القربۃ الی رب العالمین، ص91، حدیث:90

www.dawateislami.net

گاڑی نمازِ فجر کے وقت بہاولپور پہنچ گئی، لہٰذا نمازِ فجر بہاولپور اسٹیشن پر باجماعت ادا کی۔ گاڑی لیٹ تھی اس لیے ہم فیصل آباد ساڑھے گیارہ بجے پہنچے۔

ریلوے اسٹیشن فیصل آباد



برادرانِ اسلامی قاری خلیل احمد عطاری اور زاہد عطاری ہمیں فیصل آباد سٹی ریلوے اسٹیشن میں لینے کے لیے تشریف لائے، یہاں سید ریحان عطاری آف میرپور خاص سے بھی ملاقات ہوگئی۔

فیصل آباد میں مصروفیت

فقیر قادری کی فیصل آباد شہر میں کیا مصروفیت رہی، اس کا ذکر کرنے سے پہلے فیصل آباد کی مختصر تاریخ و تعارف ملاحظہ کیجئے:

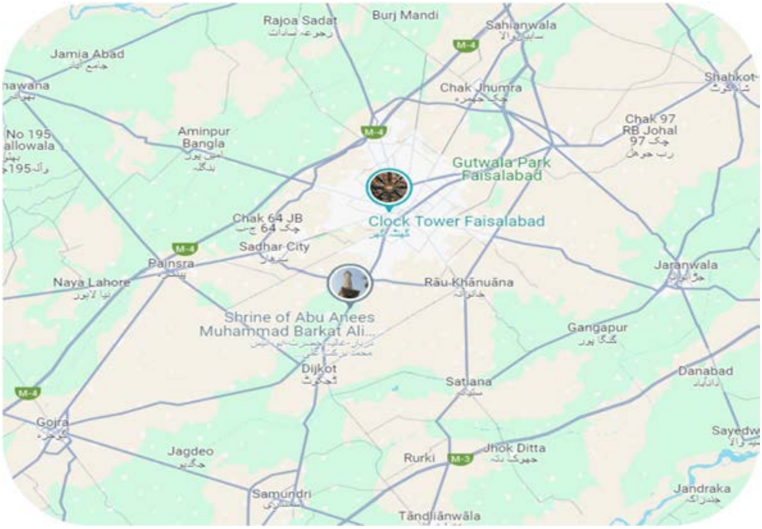
فیصل آباد کا تعارف



فیصل آباد وسطی پنجاب میں واقع آبادی کے اعتبار سے پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے، اس شہر کی بنیاد ایک نقشے کے تحت 1892ء میں رکھی گئی۔ اسے مکعب کی طرح

www.dawateislami.net

بنایا گیا، یوں اس کے آٹھ بازار ہیں جن کے بالکل درمیان میں **گھنٹہ گھر** (Clock Tower) ہے جو اس کی پہچان بن گیا ہے۔ ابتدا میں یہ جھنگ کی ایک تحصیل قرار پایا۔ 1904ء میں ضلع جھنگ کی تحصیل لائل پور، سمندری اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کو یکجا کر کے اسے ضلع کا درجہ دیا



گیا۔ 1908ء میں یہاں پنجاب زرعی کالج قائم ہوا جو ترقی کرتے کرتے زرعی یونیورسٹی بن گیا۔ 1947ء میں پاکستان بننے کے بعد اس شہر نے تیزی سے ترقی کی، اس وقت یہ 3 مربع میل تھا جو اب 10 مربع میل تک پھیل چکا ہے۔ فیصل آباد سٹی کی آبادی 37 لاکھ سے زائد اور ضلع فیصل آباد کی آبادی اس وقت تقریباً 90 لاکھ 75 ہزار 819 ہے۔ فیصل آباد صنعتی شہر اور ٹیکسٹائل ملز کا حب و مرکز ہے۔ اس کا قدیمی نام لائل پور رہے۔ کم و بیش 40 سال پہلے اسے فیصل آباد کا نام دے کر ضلع فیصل آباد، ضلع جھنگ اور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پر مشتمل ڈویژن کا صدر مقام بنادیا گیا۔

www.dawateislami.net

2005ء میں شہر فیصل آباد کو 8 ٹاؤنز میں تقسیم کیا گیا، اس کی تحصیلیں بھی ٹاؤن کا درجہ پا گئیں، اس وقت اس کی چھ تحصیلیں: فیصل آباد، فیصل آباد صدر، سمندری، جڑانوالہ، تاندلیانوالہ اور چک جھمرہ ہیں۔

مدنی مرکز فیضان مدینہ فیصل آباد



2 دسمبر 2023ء بروز ہفتہ کو مدنی مرکز فیضان مدینہ، سوساں روڈ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں پاکستان کا مشورہ تھا۔ مدنی مرکز میں پہنچ کر ناشتہ کیا اور مدنی مشورے میں شرکت کی۔

مدنی مرکز فیضان مدینہ فیصل آباد کی اہمیت اس بات سے جانی جا سکتی ہے کہ عاشقانِ رسول کی عالمگیر تحریک دعوت اسلامی کا سب سے زیادہ دینی کام پاکستان میں ہے اور اس کی پاکستان مشاورت کے مرکزی دفاتر یہاں قائم ہیں، مزید اس کا تعارف بیان کیا جاتا ہے:

مدنی مرکز فیضان مدینہ فیصل آباد کا افتتاح امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے 1992ء میں فرمایا۔ اس میں اب تک 30 سے زائد ڈیپارٹمنٹس کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جن میں جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ، اسلامک ریسرچ سنٹر المدینۃ العلمیۃ، مکتبۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی، اسٹوڈیو مدنی چینل، آفس شریعہ ایڈوائیزری بورڈ اور آفس پاکستان مشاورت وغیرہ شامل ہیں۔

www.dawateislami.net

اس مدنی مرکز میں واقع شاندار مرکزی جامع مسجد فیضان مدینہ میں بیک وقت 3ہزار سے زائد نمازی نماز ادا کرسکتے ہیں۔ یہ تنظیمی طور پر پاکستان میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کا بھی مرکز ہے، اس لیے یہاں پاکستان کے نگران و ذمہ داران اسلامی بھائیوں کے مشورے ہوتے رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہاں کے کچن میں اوسطاً ماہانہ 20ہزار اسلامی بھائیوں کا کھانا پکتا ہے۔

فیضان مدینہ میں قائم جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور امامت کورس کے طلبہ کی کل تعداد تقریباً 650ہے

مدنی مذاکرے میں شرکت

رات مدنی مذاکرہ تھا، اس میں شرکت کی، میری خوش نصیبی کہ اس دوران نگران پاکستان مشاورت رکن شوریٰ حاجی ابورجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کی صحبت بھی میسر رہی، بعدِ مدنی مذاکرہ حاجی صاحب نے حاضرین سے مدنی مذاکرے میں ہونے والے سوالات و جوابات کی دہرائی کروائی اور مختلف اصلاحی موضوعات پر بیان وتربیت بھی فرماتے رہے، نشست کے اختتام پر انھوں نے حاضرین سے عام ملاقات کی۔

قارئین سے عرض ہے کہ ہر ہفتے کو بعد عشاء ہونے والے مدنی مذاکرے میں کراچی والے عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی میں براہِ راست مدنی مذاکرے میں شرکت کیا کریں اور اس کے علاوہ دیگر مقامات والے بذریعہ مدنی چینل شرکت کی سعادت پائیں۔

www.dawateislami.net

مدنی مذاکرے کے سوال جواب کا خلاصہ

فقیر قادری ہر ہفتے کو مدنی مذاکرے کے دوران اس میں ہونے والے سوالات جوابات کا ہاتھوں ہاتھ انتخاب کرکے خلاصہ کمپوز کرتا ہے اور پھر اس کی پروف ریڈنگ کرکے پاکستان مشاورت دفتر میں قاری محمد یوسف عطاری کو فیضان مدینہ فیصل آباد میں بھیج دیتا ہے۔ قاری صاحب اس کو چیک کرتے اور اسے تمام مبلغین دعوتِ اسلامی اور جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کے ناظمین کو بھیج دیتے ہیں، پیر کو جامعات و مدارس المدینہ میں آنے والے طلبہ وطالبات سے یہ سوال کئے جاتے ہیں، یوں فیضان امیر اہل سنت کو طلبہ میں منتقل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ نیز یہ سوال جواب پیر کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی ویب سائیٹ کے پیج **دعوت اسلامی کے شب وروز** پر بھی اپ لوڈ کر دیئے جاتے ہیں۔ فقیر قادری مدنی مذاکرے میں جب شرکت کرتا ہے تو ساتھ ساتھ کمپیوٹر میں سوالات جوابات کمپوز کرلیتا ہے لیکن یہاں فیصل آباد میں سوال جواب کو تحریر کیا اور دعوتِ اسلامی کے اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیۃ کے نگران مولانا آصف خان عطاری مدنی صاحب کو اس کی تصاویر واٹس ایپ کر دیں تاکہ انہیں کمپوز کرواکر چیکنگ کے بعد ہر جگہ بھیجا جاسکے۔ آصف خان بھائی نے اس کام کی تکمیل کی۔ اس رات جو سوال جواب تحریر کئے وہ قارئین کے استفادے کے لیے پیش کئے جاتے ہیں:

سوال: اِمتحان میں نقل کرنا کیسا؟

جواب: اِمتحان میں نقل کرنا حرام ہے، اِس سے بچنا ضَروری ہے۔

سوال: کیا موبائل کی اسکرین پر **الموت** لکھ سکتے ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: یہ اچھا اَنداز ہے کہ جب اسکرین آن ہو گی تو عبرت حاصل ہو گی، اِس سُوال میں ترغیب اور نیکی کی دعوت ہے۔ اپنی موت کو یاد کرنا ثواب ہے۔

سوال: اِیصالِ ثواب کرنے والے کا مُردے کو پتا چلتا ہے؟

جواب: جی ہاں، مُردوں کو پتا چلتا ہے، وہ خوش ہوتے ہیں بلکہ جو کوئی ان کی قبر پر جا کر سلام کرتا ہے تو وہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

سوال: کب، کہاں اور کیسے بولنا ہے یہ گُر کیسے آئے؟

جواب: یہ اللہ پاک کی عطا ہے، یہ گُر سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عام طور پر گھروں کا ماحول جارحانہ ہوتا ہے، سمجھانے کا اَنداز جارحانہ نہیں حکیمانہ ہونا چاہیے۔ بولنا بھی عمل ہے، ضرورت ہو تو بولا جائے ورنہ خاموش رہا جائے۔ خاموشی بھی عمل ہے اور اِس کے فوائد بھی ہیں۔ مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ **خاموش شہزادہ** کا مُطالعہ مفید رہے گا۔

سوال: **گفتگو کے آداب** کتاب کے بارے میں امیرِ اہلِ سنَّت دامت برکاتہم العالیہ نے کیا فرمایا؟

جواب: اِس کتاب کا مُطالعہ کیجیے اور اِس سے دَرس دیجیے۔ اِس کا مطالعہ کرنے سے گفتگو کے آداب سیکھنے کو ملیں گے، غلط گفتگو سے جو نقصانات ہوتے ہیں اُن سے بچنے کا ذہن بنے گا۔ زبان کے غلط اِستعمال سے گھر ٹوٹ جاتے بلکہ قتل ہو جاتے ہیں۔ زبان پر لگام لگ جائے تو دُنیا میں امن ہو جائے۔

سوال: دسمبر میں تین دِن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے امیرِ اہلسنَّت دامت برکاتہم العالیہ نے کیا فرمایا ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: 24، 25 اور 26 دَسمبر 2023ء کو سب اسلامی بھائی تین دِن کے مدنی قافلے میں سفر کریں۔ اِن دِنوں میں ایک ہی کام **مدنی قافلے** میں سفر ہو۔

سوال: کیا سخی کے مال میں شِفا ہے؟

جواب: مشہور ہے کہ سخی کے مال میں شِفا اور کنجوس کے مال میں بیماری ہے۔ سخی اللہ پاک کا پیارا ہوتا ہے۔ جامع صغیر میں ہے: سخی کے کھانے میں شِفا اور کنجوس کے کھانے میں وَبا ہے۔[1]

سوال: حکایت اور واقعہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: حکایت اور واقعہ میں کوئی فرق نہیں، کسی پر گزری ہوئی، بیتی ہوئی بات کو واقعہ کہتے ہیں۔

سوال: چپس، ٹافیاں اور رَنگ برنگی چیزیں کھانے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ چیزیں کھانے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، بھوک ختم ہو جاتی ہے، بچے کمزور ہو جاتے ہیں، قد بھی نہیں بڑھتے، بچوں کو اِن چیزوں سے بچایا جائے۔

سوال: کیا سیرتِ مصطفےٰ پر مشتمل کتاب پڑھنے سے معلومات میں اِضافہ ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! عاشقانِ رَسول عُلَما کی کتابیں پڑھنی چاہئیں، اِس سے دِینی معلومات میں اِضافہ ہوتا ہے۔

سوال: اِس ہفتے کا رِسالہ **شانِ غوث اعظم** پڑھنے یا سُننے والوں کو امیر اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کیا دُعا دی؟

[1] جامع صغیر، ص325، حدیث:5258

www.dawateislami.net

جواب: یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ **شانِ غوثِ اعظم** پڑھ یا سُن لے اُس کو خواب میں غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کا دِیدار نصیب فرما اور اُس کی ماں باپ سمیت بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

تین دسمبر بروز اتوار کی مصروفیت

3 دسمبر بعد فجر کچھ دیر آرام کیا پھر مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں کے تربیتی اجتماع میں شرکت کی جس میں پاکستان بھر سے ڈویژن ذمہ دار، کراچی، لاہور، فیصل آباد کے ڈسٹرکٹ ذمہ دار اور ملک بھر کی فیضان صحابیات کے ناظمین اسلامی بھائی شریک تھے۔ بعد عصر ان سب کی نگران پاکستان مشاورت، رکن شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری مدظلہ کی خدمت میں حاضری ہوئی اور حاجی صاحب نے شعبے سے متعلق اور دیگر اصلاحی مدنی پھول دیئے۔ آخر میں حاضرین نے حاجی صاحب سے ملاقات کا شرف بھی پایا۔

www.dawateislami.net

تعارف علما و مشائخ فیصل آباد سٹی

شہر فیصل آباد کے چند علما و مشائخ کا تعارف ملاحظہ کیجئے:

احسان الحق قادری رضوی

عمدۃ المدرسین مولانا ابو البیان احسان الحق قادری رضوی کی ولادت شمس آباد ضلع اٹک کے علمی گھرانے میں ہوئی، حفظ قرآن کے بعد جامعہ میاں صاحب شرقپور میں داخل ہوئے، موقوف علیہ تک یہاں پڑھنے کے بعد دورہ حدیث شریف جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں کیا، آپ نے جامعہ رضویہ سمیت کئی مدارس میں تدریس اور کئی مساجد میں امامت و خطابت کے فرائض منصبی ادا کئے۔

آپ نے جامع مسجد ہجویری چھتری والا گراؤنڈ جناح کالونی فیصل آباد کی بنیاد رکھی اور یہاں حفظ و تجوید کا مدرسہ قائم فرمایا۔ آپ محدث اعظم پاکستان کے مرید، مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان اور قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کے خلیفہ تھے۔ آپ نے 63 سال کی عمر میں 12 ربیع الاول 1410ھ مطابق 14 اکتوبر 1989ء کو وصال فرمایا، مزار جامع مسجد ہجویری جناح کالونی سے متصل ہے۔[1]

1 روشن ستارے، ص229 تا 231...عاشق مدینہ، ص41

www.dawateislami.net

افتخار الحسن شاہ زیدی



شہباز خطابت حضرت مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ زیدی کی ولادت 1925ء کو سیالکوٹ کے علاقے الہڑ کے ایک دینی صوفی گھرانے میں ہوئی، والد حضرت علامہ سید محمد مسعود زیدی



اپنے علاقے کے بہت بڑے عالم دین و مناظر اور پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے ابتدائی صرف و نحو پڑھنے کے بعد دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لیا، اسی دوران دار العلوم السنۃ الشرقیہ میں بیرون دہلی گیٹ منشی فاضل کی تیاری کی، جامعہ نعمانیہ ٹکسالی گیٹ



اور جامعہ فتحیہ اچھرہ میں بھی پڑھتے رہے، دورہ حدیث جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں کیا، فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے جامع مسجد نور فیصل آباد میں امامت و خطابت کا سلسلہ شروع فرمایا، یہ خدمت 18 سال تک سرانجام دیتے رہے، پھر جامع مسجد فردوس منصور آباد میں منتقل ہوگئے اور یہاں تقریباً 30 سال رشد و ہدایت کے سلسلے کو جاری رکھا، آپ بہترین خطیب ہونے کے ساتھ منفرد ادیب بھی تھے، گیارہ کتب میں مقاماتِ نبوت، مقاماتِ صحابہ اور مقاماتِ

www.dawateislami.net

اولیاء وغیرہ یادگار ہیں، تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ میں حصہ لیا، آپ نے 13 محرم مطابق 14 جولائی 1992ء کو فیصل آباد میں وصال فرمایا اور مسجد فردوس منصور آباد فیصل آباد کے ایک گوشے میں دفن کئے گئے۔

زاہد علی شاہ قادری

مخدوم اہل سنت مولانا سید زاہد علی شاہ قادری کی پیدائش 1934ء کو محلہ کھکرا، پیلی بھیت یوپی، ہند کے علمی گھرانے میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی، 1953ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں داخل ہوئے اور یہاں سے 1962ء میں فراغت پائی۔ 24 اکتوبر 1958ء مطابق 10 ربیع الثانی 1378ھ آپ نے جامع مسجد بغدادی گلبرگ فیصل آباد کی بنیاد رکھی،



پھر ساری زندگی یہاں امامت وخطابت کرتے رہے، یکم رجب 1382ء میں آپ نے یہاں دار العلوم نوریہ رضویہ کا سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ نے محدث اعظم پاکستان سے بیعت اور مفتی اعظم ہند سے خلافت حاصل کی۔

آپ بہترین مبلغ تھے، میرے پیر و مرشد امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ فرماتے ہیں کہ مولانا سید زاہد علی قادری صاحب عرس اعلیٰ حضرت پر کراچی آئے اور دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی میں پرسوز بیان کیا، جس سے حاضرین پر بھی رقت

www.dawateislami.net

طاری ہوگئی، اس بیان میں مَیں بھی شریک تھا۔یہی آپ کی زندگی کا آخری بیان تھا۔آپ نے اسی دن 25 صفر 1398ھ مطابق 3 فروری 1978ء کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار بغدادی مسجد گلبرگ ٹاؤن فیصل آباد سے متصل ہے۔راقم الحروف یہاں حاضری کا شرف پاچکا ہے۔(1)

سردار احمد قادری چشتی اور ان کے صاحبزادگان



محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1323ھ مطابق 1905ء میں ضلع گورداسپور کے موضع دیال گڑھ مشرقی پنجاب ہند میں ہوئی اور یکم شعبان 1382ھ مطابق 29 دسمبر 1962ء کو کراچی میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک سنی رضوی جامع مسجد جھنگ بازار فیصل آباد سے متصل ہے۔ آپ علم دین جامعہ منظر اسلام بریلی اور جامعہ معینیہ اجمیر سے حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔ پیر طریقت حضرت خواجہ شاہ سراج الحق چشتی صابری سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ صاحبزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا نے بھی خلافت عطا فرمائی۔

(1) روشن ستارے، ص234تا241

www.dawateislami.net

تکمیل علوم درسیہ کے بعد بریلی شریف کے دو جامعات جامعہ منظر اسلام اور جامعہ مظہر اسلام میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث رہے، 1945ء میں حج کیا اور علمائے حرمین طیبین سے اسناد حاصل کیں، قیام پاکستان کے بعد بھکھی شریف ضلع منڈی بہاؤالدین میں کچھ عرصہ تدریس کے بعد 1949ء میں فیصل آباد آگئے،1950ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی بنیاد رکھی۔ آپ استاذ العلماء، محدثِ جلیل، شیخِ طریقت، بانیِ سنّی رضوی جامع مسجد و جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔



صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی (1942ء تا 29 ربیع الاخر 1442ھ مطابق 14 نومبر 2020ء)، صاحبزادہ غازی محمد فضل احمد رضا رضوی (1950ء تا 1998ء) اور صاحبزادہ حاجی فضل کریم (1954ء تا 4 جمادی الاخریٰ 1434ھ مطابق 15 اپریل 2013ء) آپ کے قابلِ فخر فرزند ہیں۔(1)

(1) حیاتِ محدثِ اعظم، ص22 تا 24

www.dawateislami.net

ظہور الحق چشتی صابری



ولی ابن ولی حضرت خواجہ شاہ محمد ظہور الحق چشتی صابری کی پیدائش حضرت خواجہ سراج الحق چشتی صابری کے ہاں گورداسپور، مشرقی پنجاب، ہند میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے بعد محکمہ پولیس میں بھرتی ہوگئے، پھر والد صاحب کی نظر کرم سے ملازمت چھوڑ کر آستانے کے امور کی جانب متوجہ ہوئے، بیعت و خلافت والد صاحب سے حاصل ہوئی، ان کے وصال کے بعد سجادہ نشین مقرر ہوئے، ساری زندگی روحانی سلسلے کی اشاعت میں بسر کرکے 10 ذوالحجہ 1404ھ مطابق 7 ستمبر 1984ء کو وصال فرمایا۔ مزار مرکز سراجیہ پیپلز کالونی فیصل آباد میں ہے۔ (1)

عبد القادر قادری رضوی

شہید اہل سنت حضرت مولانا عبد القادر قادری رضوی احمد آباد گجرات ہند کے ایک علمی گھرانے میں 27 مارچ 1922ء کو پیدا ہوئے، یہیں آپ نے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کئے، محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری کی ترغیب سے تحصیل علم دین کی جانب متوجہ ہوئے۔ بریلی شریف، سرگودھا اور شرقپور

(1) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/675 تا 676

www.dawateislami.net

میں موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کر کے شعبان المعظم 1329ھ میں محدث اعظم سے دورۂ حدیث شریف کرنے کی سعادت پائی۔



جب محدث اعظم پاکستان نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی بنیاد رکھی تو آپ نے اس کے قیام میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ ہی پہلے ناظم جامعہ مقرر ہوئے۔ ایک سال آپ جامع مسجد حنفیہ کولمبو کے خطیب بھی رہے۔ آپ ایک منجھے ہوئے خطیب اور بہترین مدرس تھے۔ 9رمضان 1383ھ میں آپ نے جامعہ قادریہ رضویہ اور جامع مسجد طیبہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی اور 14 رمضان 1383ھ میں شہید کر دیئے گئے۔ (1)

غلام رسول رضوی

شارح بخاری، شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی، استاذ العلماء، شیخ الحدیث بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد ہیں۔ آپ سیسنہ، امر تسر، ہند میں 20 ویں صدی کے اوائل یعنی 1906ء (جبکہ روشن ستارے ص 155 پر 1916ء لکھا ہے) میں پیدا ہوئے اور 27 شعبان 1422ھ مطابق 12 نومبر 2001ء میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ اعظم آباد فیصل آباد میں ہے۔

(1) روشن ستارے، ص196 تا 205

www.dawateislami.net

ابتدائی کتب وہاں پڑھنے کے بعد جامعہ فتحیہ اچھرہ لاہور آگئے، یہیں علامہ مہر محمد اچھروی نقشبندی سے دورہ حدیث کرنے کی سعادت پائی، دوبارہ دورہ حدیث کے لیے جامعہ مظہر اسلام بریلی میں داخلہ لیا اور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد چشتی قادری سے شرف تلمذ پایا۔اسی دوران مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان سے بیعت و خلافت سے مشرف ہوئے، تدریس کا آغاز شرق پور شریف سے کیا، چھ سال یہاں پڑھانے کے بعد پاکستان کے کئی مدارس میں تدریس کی، جس میں دار العلوم حزب الاحناف لاہور بھی ہے یہاں آپ چار سال رہے،1956ء میں آپ نے اندرون لوہاری گیٹ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی بنیاد رکھی، جو اب بھی ایک فعال ادارہ ہے، آپ چونکہ محدث اعظم پاکستان کے داماد بھی تھے، اس لیے 1962ء میں ان کا وصال ہوا تو آپ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں دورہ حدیث شریف کی تدریس کے لیے تشریف لے آئے۔ 1985ء میں آپ نے جامعہ سراجیہ رسولیہ رضویہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی اور تا وقت وفات یہاں تدریس فرماتے رہے۔11 جلدوں پر مشتمل تفہیم البخاری شرح صحیح البخاری آپ کی مشہور تصنیف ہے۔(1)



(1) تذکرہ حضور محدث کبیر پاکستان، ص23 تا100...روشن ستارے، ص146 تا 155

www.dawateislami.net

فقیر دیدار شاہ وارثی

حضرت قاری عبدالحق المعروف فقیر دیدار شاہ وارثی کی پیدائش 1916ء کو موضع نڑالہ کپورتھلہ، ہند میں ہوئی، سلسلہ وارثیہ میں حضرت بابا محبت شاہ پنجابی وارثی کے ذریعے داخل ہوئے۔ آپ بہترین قاری تھے، کافی عرصہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں تجوید و قراءت کے استاذ رہے۔ آپ کا وصال 1421ھ مطابق 8 دسمبر 2000ء میں ہوا۔ مزار شریف الٰہی ٹاؤن ملت روڈ فیصل آباد میں ہے۔ (1)

فقیر شفقت شاہ وارثی

حضرت بابا سراج الحق المعروف فقیر شفقت شاہ وارثی کی پیدائش 1901ء قصبہ گوپی پور ضلع جالندھر مشرقی پنجاب ہند کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ سلسلہ وارثیہ میں فقیر محبت شاہ پنجابی وارثی کے ذریعے داخل ہوئے، آپ کا وصال 1428ھ مطابق 5 نومبر 2007ء کو ہوا۔ تدفین دربار فقیر دیدار شاہ وارثی، الٰہی ٹاؤن فیصل آباد میں ہوئی۔ (2)

محمد افضل کوٹلوی

ادیب و شاعر حضرت مولانا محمد افضل کوٹلوی کی پیدائش کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں 1936ء میں ہوئی، آپ کو بچپن میں خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ محمد شریف کوٹلوی کی صحبت میسر آئی، جس سے دینی علوم اور مسلک اعلیٰ حضرت کی محبت پیدا ہوئی، والد

1 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 6/548 تا 549

2 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام 6/558 تا 559

www.dawateislami.net

صاحب فوج میں ملازم تھے، اس لیے ان کے ساتھ کئی شہروں میں رہے، آپ میٹرک کے بعد فوج میں ملازم ہوگئے اور اسی دوران بی اے تک دنیاوی تعلیم حاصل کی۔ 1954ء میں محدث اعظم پاکستان سے بیعت کا شرف پایا اور ان کی انفرادی کوشش سے ملازمت چھوڑ کر جامعہ رضویہ میں داخلہ لے لیا اور 1963ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ اس کے بعد جامعہ قادریہ رضویہ کے انتظامی امور میں مصروف ہوگئے، اسی دوران آپ نے ایم اے عربی، اسلامیات اور سیاسیات کی ڈگریاں حاصل کیں۔ آپ اچھے شاعر بھی تھے، عرش تمنا آپ کا شعری مجموعہ ہے۔ آپ کا وصال 24 رمضان 1421ھ مطابق 21 دسمبر 2000ء کو جامعہ قادریہ رضویہ میں ہوا۔ تذکرہ حضرت محدث اعظم اور تذکرہ حضرت شہید اہل سنت آپ کی یادگار کتب ہیں۔ [1]

محمد امیر الدین شکوری



امیر الاولیاء حضرت خواجہ محمد امیر الدین شکوری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1905ء کو ٹاہلی کھجور والا ضلع جالندھر مشرقی پنجاب ہند کے ایک کاروباری دینی گھرانے میں ہوئی۔ میٹرک کے بعد کاروبار میں مصروف ہوگئے، بیعت و خلافت کا شرف

[1] روشن ستارے، ص 396 تا 402

www.dawateislami.net

حضرت ہادی علی شاہ کانپوری سے حاصل کیا، بعد میں تاج الاولیاء حضرت پیر عبد الشکور جہانگیری سے بھی خلافت پائی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور پھر فیصل آباد آگئے۔ آپ کا حلقہ طریقت کافی وسیع تھا، آپ کا وصال 24 ربیع الاول 1388ھ مطابق 21 جون 1968ء بروز جمعہ کو ہوا۔ مزار مبارک دربار عالیہ پیپلز کالونی فیصل آباد میں ہے، جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔[1]

محمد امین نقشبندی اور ان کے دو بھائی





حضرت مولانا حکیم محمد شریف نقشبندی (مجاز طریقت آستانہ عالیہ اللہ شریف و بانی جامعہ گیلانیہ رضویہ گلبرگ)، حضرت مولانا حافظ محمد حنیف نقشبندی (مجاز طریقت آستانہ عالیہ چراغیہ)، حضرت مولانا محمد منشاء اور مصنف کتب کثیرہ، فقیہ العصر حضرت

1 روشن ستارے، ص351تا371

www.dawateislami.net

مفتی محمد امین نقشبندی (بانی جامعہ امینیہ رضویہ محمد پورہ، پیدائش یکم مارچ1926ء) چاروں بھائی حضرت مولانا الحاج میاں غلام محمد لاہوری کے فرزند ہیں۔

چاروں نے جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں محدث اعظم پاکستان سے دورہ حدیث شریف کرنے کی سعادت حاصل کی، اول الذکر نے 9ربیع الآخر1416ھ مطابق 6 ستمبر1995ء اورآخرالذکر نے 15 ربیع الاخر 1439ھ مطابق 3 جنوری 2018ء کو وصال فرمایا۔ مفتی محمد امین نقشبندی کی کتب آبِ کوثر اور البرہان کو شہرت عامہ نصیب ہوئی۔ مفتی محمد امین نقشبندی نے بیعت کا شرف حضرت رابع پیر مقبول الرسول للہی سے حاصل کیا، محدث اعظم پاکستان اور پیر محمد صادق صدیقی نقشبندی (آستانہ عالیہ سلطانیہ آگہار شریف کوٹلی) سے خلافت حاصل ہوئی۔ آپ کو اپنے علم، تقوے، عشق رسول اور کتب کی اشاعت وغیرہ کی وجہ سے مقبولیت عامہ حاصل ہوئی، نمازجنازہ میں تقریباً 50ہزار افراد نے شرکت کی۔

محمد بشیر الحق صدیقی

کثیر التصنیفات حضرت مولانا محمد بشیر الحق صدیقی موضع بھنگواں ضلع امرتسر، مشرقی پنجاب، ہند کے ایک علمی خاندان میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم والد گرامی مولانا محمد حسین صدیقی سے حاصل کر کے مولانا محمد عالم آسی امرتسری سے شرف تلمذ پایا۔ انجینئرنگ اسکول کپورتھلہ سے فنی تعلیم بھی پائی، والد صاحب کے پیرومرشد حضرت خواجہ احمد شاہ چوراہی سے بیعت کی، کچھ عرصہ سرکاری ملازمت کرتے رہے، غیر مسلم

www.dawateislami.net

افسر نے نمازِ جمعہ سے منع کیا تو ملازمت سے مستعفی ہوگئے، جامع مسجد حضرت کرمانوالہ شریف میں خطیب بھی رہے۔ مطالعے کا بہت شوق تھا، آپ اردو، فارسی اور پنجابی کے شاعر اور اچھے مصنف بھی تھے، آپ کی تصانیف میں بشیر الایمان، بشیر الانور، بشیر المؤمنین، بشیر القلوب، بشیر السالکین، بشیر الاذکار، بشیر الا قارب اور بشیر الاجناب فی ایصال ثواب وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا اور قیام پاکستان کے بعد مدن پورہ فیصل آباد میں تشریف لے آئے اور یہیں 12 نومبر 1998ء کو وصال فرمایا، تدفین مقامی قبرستان میں کی گئی۔

معین الدین شافعی قادری



معین الملت مولانا محمد معین الدین شافعی قادری رضوی 1929ء کو ممبئی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ نے اکثر علوم اسلامیہ بریلی شریف میں حاصل کئے، مفتی اعظم ہند کی آپ پر بہت شفقت تھی حتی کہ آپ ان کے گھر کا ایک فرد سمجھے جاتے تھے۔

دورہ حدیث آپ نے 1950ء میں محدث اعظم پاکستان سے فیصل آباد میں کیا۔

www.dawateislami.net

1954ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے قائم کرنے میں آپ برابر شریک رہے۔ جب جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد قائم کیا گیا تو آپ اس میں بھی پیش پیش تھے اور اس کی تعمیر وترقی میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔ ساری زندگی یہاں تدریس کرتے رہے، آپ نے 5 مئی 1997ء کو وصال فرمایا، مزار جامعہ قادریہ میں ہے، یہاں راقم حاضر ہو چکا ہے۔[1]

منظور حسین حمیدوی

عالم باعمل حضرت مولانا حافظ منظور حسین حمیدوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1348ھ مطابق 1930ء کو گاؤں نصیب پور لوکڑی نزد ملک وال میں ہوئی، والد گرامی مولانا محمد دین جامع مسجد چک حمید تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں امامت کرتے تھے، اسی لیے آپ حمیدوی کہلائے، آپ نے حفظ قرآن کی سعادت حافظ نذیر احمد صاحب سے حاصل کی، پھر دار العلوم عزیزیہ بگویہ بھیرہ اور آستانہ عالیہ سیال شریف کے دار العلوم میں کتب درس نظامیہ پڑھیں، اسی دوران استاذ العلماء علامہ عطا محمد بندیالوی سے شرف تلمذ پایا۔

آپ نے دورۂ حدیث شریف محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری سے کیا اور فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے بڑے بھائی صوفی محمد بخش نے آپ کو خواجہ حافظ عبد الکریم نقشبندی سے بیعت کروایا۔ محدث اعظم پاکستان نے خلافت عطا فرمائی۔ آپ نے زمانہ طالب علمی سے جامع مسجد ابرار، راجہ چوک، ریل بازار فیصل آباد میں امامت وخطابت شروع کی اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد مادر علمی جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں

1 روشن ستارے، ص242 تا 251

www.dawateislami.net

پڑھانے لگے۔ ساری زندگی درس و تدریس اور رشد وہدایت میں مصروف رہے، دورۂ انگلینڈ کے بعد عمرے کی سعادت حاصل کی اور رخصتی کے وقت 21 جمادی الاولیٰ 1414ھ مطابق 5 نومبر 1993ء بروز جمعہ ایک حادثے میں وصال فرمایا۔ اگلے دن مدینہ شریف میں نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔ [1]

نواب الدین رضوی



فقیہِ زماں حضرت علامہ مفتی حکیم محمد نواب الدین رضوی بمقام خان کوٹ ضلع امرتسر مشرقی پنجاب ہند میں دسمبر 1934ء میں پیدا ہوئے، حفظِ قرآن کے بعد علمائے امرتسر سے کتب درسِ نظامی پڑھیں، شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی آپ کے ہم سبق تھے، 1952ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد سے فارغ التحصیل ہوئے، آپ بہترین عالم دین، مفتی وفاضل، مفتی اعظم ہند کے مرید، محدث اعظم پاکستان کے شاگرد، خلیفہ اور داماد تھے، آپ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کے ناظم تعلیمات رہے اور جامع مسجد غلہ منڈی فیصل آباد کے خطیب تھے۔ [2]

آپ کا وصال 26 ذوالحج 1401ھ مطابق 21 اکتوبر 1981ء کو ہوا، آپ کی آخری

---

1. روشن ستارے، 295 تا 300
2. تعارف علمائے اہلِ سنت، ص 352 تا 353

www.dawateislami.net

آرام گاہ پاکستان چوک کے قریب نڑوالا روڈ پر موجود بڑا قبرستان میں ہے۔

نور بخش توکلی



مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1305ھ مطابق 1887ء کو موضع چک قاضیاں، ضلع لدھیانہ، مشرقی پنجاب ہند میں اور وفات 13 جمادی الاولیٰ 1367ھ مطابق 24مارچ 1948ء کو فیصل آباد پاکستان میں ہوئی، مزار حضرت نور شاہ ولی کے احاطے میں تدفین ہوئی، آپ نے ایم اے عربی کا امتحان علی گڑھ یونیورسٹی سے پاس کیا، علمائے اہل سنت سے علم دین حاصل کیا، حضرت سائیں توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرکے خلافت سے سرفراز ہوئے، آپ نے مختلف اسکولز و کالجز میں تدریس کی، دارالعلوم انجمن نعمانیہ کے ناظم تعلیمات اور ماہواری رسالے کے ایڈیٹر رہے۔

آپ نے 20 سے زائد کتب و رسائل تالیف فرمائے، آپ نے بطور مستفتی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کیا۔ ردِّ ابطال پر مشتمل بہترین کتاب انوارِ آفتابِ صداقت (وہ تاریخی کتاب جسے اعلیٰ حضرت نے مصنف سے خود سن کر تصدیق و تقریظ عطا فرمائی) کی تصدیق کرتے ہوئے لکھا: خاکسار نے انوارِ آفتاب صداقت مصنفہ مولانا مولوی حاجی قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی کو متعدد مقامات سے دیکھا۔ مصنف نے ہر جگہ عقیدۂ اہل سنت و جماعت کے ثبوت میں دلائل واضحہ و براہین قاطعہ پیش کئے ہیں

www.dawateislami.net

اور ان مسائل پر قلم اٹھایا ہے جن کی تردید نہایت ضروری ہے۔[1]

نور شاہ ولی سرکار عربی

بابا سید نور شاہ ولی سرکار عربی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق ملک عرب سے ہے، آپ تبع تابعین یا پانچویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں، آپ عرب سے یہاں آئے، آپ کی تدفین پکاماڑی گاؤں کے قریب کی گئی، جو اَب فیصل آباد کے علاقے طارق آباد میں ضم ہو گیا ہے۔ ماضی قریب میں دریائے چناب میں سیلاب آیا تو آپ کی قبر کھل گئی، قبر سے خوشبوؤں کی لپٹیں آرہی تھیں، آپ کا جسم سلامت اور تروتازہ تھا۔ جنرل بس اسٹینڈ کے قریب موجود آپ کا مزار دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے، کثیر لوگ یہاں حاضر ہو کر مستفیض ہوتے ہیں۔



1 سیرت رسول عربی، ص17 تا20... فتاوی رضویہ، 18/ 488، 501... انوارِ آفتاب صداقت، ص46

www.dawateislami.net

باب 2

جھنگ کا سفر



فیصل آباد سے جھنگ

بروز اتوار 3 دسمبر 2023ء بعد مغرب کھانا کھایا اور بعد عشاء جھنگ روانگی ہوئی۔ مولانا قاری محمد سہیل عطاری مدنی صاحب عثمان قریشی بھائی کے ہمراہ گاڑی لے کر آئے تھے۔ رات تقریباً 9 بجے جھنگ سٹی پہنچ گئے۔ شعبہ تحفظ اوراق مقدسہ کے پنجاب سطح کے ذمہ دار ڈاکٹر عدنان عطاری اور جھنگ ڈسٹرکٹ ذمہ دار محمد عامر عطاری وغیرہ نے استقبال کیا۔ رانا طارق عطاری نے اپنے گھر میں چائے وغیرہ سے مہمان نوازی کی۔ یہ ایک دن پہلے عمرہ اور حرمین طیبین کی زیارات کا شرف پا کر واپس آئے تھے، اس لیے انھوں نے آبِ زم زم اور کھجوروں کے تحائف بھی دیئے۔ اللہ پاک ان کے عمرے کو قبول فرمائے، گھر بار کی عافیت و سلامتی مقدر رہو۔ اس کے بعد سلیمان بھائی کے ہاں آرام کے لیے چلے گئے، اس سے پہلے اگلے دن کی مصروفیت بیان کی جائیں پہلے جھنگ کا تعارف ملاحظہ کیجئے:

جھنگ کا تعارف



جھنگ سٹی صوبہ پنجاب کے وسط میں واقع آبادی کے اعتبار سے پاکستان کا 18 واں بڑا شہر ہے، اس کی آبادی 4 لاکھ 63 ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ دریائے چناب

www.dawateislami.net

کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔اس کی بنیاد 1288 عیسوی میں رائے سیال نے رکھی۔ 1849ء میں اسے ضلع (District) کا درجہ دیا گیا۔اس وقت یہ فیصل آباد ڈویژن کا سب سے بڑا ڈسٹرکٹ ہے، یہ 8809 مربع کلو میٹر پر پھیلا ہوا ہے، اس کے مشرق میں فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، مغرب میں خوشاب، بھکر اور لیہ، شمال میں چینوٹ، سرگودھا اور جنوب میں خانیوال اور مظفر گڑھ ہیں۔اس کی چار تحصیلیں: جھنگ، احمد پور سیال، شورکوٹ اور اٹھارہ ہزاری ہیں، ڈسٹرکٹ کی کل آبادی تقریباً 33 لاکھ 53 ہزار ہے۔

جھنگ میں مصروفیت

بعد فجر بیان

چار دسمبر بروز پیر صبح نماز فجر سے پہلے عثمان قریشی بھائی گاڑی لے کر آئے اور جامعہ مسجد صدیقیہ، ملت کالونی پرانا چینوٹ روڈ، جھنگ میں نماز فجر باجماعت ادا کرکے بیان کیا، بعد بیان حاضرین سے ملاقات کی۔کچھ دیر امام صاحب کے حجرے میں بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ معلومات ملیں کہ اس مسجد کے امام و خطیب مولانا قاری محمد سہیل عطاری مدنی صاحب دینی کاموں میں کافی متحرک ہیں۔مسجد میں جز وقتی اور کل وقتی مدرسۃ المدینہ کے ذریعے تعلیم قرآن عام کرنے میں مصروف ہیں۔ان کی کوششوں سے کئی مساجد کی تعمیر و ترقی ہوئی ہے اور دعوت اسلامی کے دینی کاموں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ایک محلے دار نے بھی بتایا کہ قاری صاحب کی کوششوں سے مسجد کے نمازیوں میں کافی اضافہ ہوا ہے، بچوں کے تعلیم قرآن کا مدرسہ بھی بچوں سے بھرا ہوا ہے۔دعوت اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں

www.dawateislami.net

شرکت کرنے کے لیے یہاں سے ایک گاڑی بھی جاتی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ ایک امام مسجد دینی کاموں میں متحرک ہو تو وہ لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی امام مسجد کو محلے کا بے تاج بادشاہ قرار دیتے ہیں، تھوڑی دیر بعد انصاف اللہ عطاری بھائی گاڑی لے کر آ گئے۔

الٰہی بخش میموریل اسکول میں دعا

ہم مختصر وقت کے لیے الٰہی بخش میموریل اسکول ملت کالونی گئے،اس اسکول کی دو شاخیں ہیں،سات سو سے زائد طلبہ وطالبات کے جدا جدا کیمپس ہیں، صبح اسمبلی میں تلاوت ونعت کے ساتھ درس کا سلسلہ ہوتا ہے،اسکول کے پرنسپل ملک سمیع اللہ عطاری دینی و دنیاوی علوم سے آراستہ اور شریعت وسنت کے پابند ہیں۔یہاں دعا کر کے ہم رانا احسن عطاری کے گھر روانہ ہوئے۔

پرانی عید گاہ جھنگ میں حاضری

رانا احسن عطاری کے ہاں ناشتہ کیا،ناشتے کا وسیع انتظام تھا۔اس خاندان نے کافی محبتوں سے نوازا، جس پر فقیر قادری ان سب کا شکر گزار ہے۔کچھ دیر آرام کے بعد ہم رانا نوید عطاری صاحب کی گاڑی میں مدرسہ عربیہ حنفیہ غوث الاسلام پرانی عید گاہ جھنگ صدر میں حاضر ہوئے۔مدرسہ کے مہتمم ومدرس،مصنف کتب کثیرہ مولانا محمد عاطف رمضان سیالوی صاحب سے ملاقات کی۔انہوں نے دورانِ گفتگو امیر اہل سنت سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ بچپن میں انہوں نے امیر اہل سنت کی مایہ ناز تصنیف فیضان

www.dawateislami.net

سنت کو دو سو روپے ہدیئے پر خریدا۔ انہوں نے اپنی نئی تصنیف بُستان العارفین فی شرح ریاض الصالحین کی دوسری جلد تحفۃً دی۔ پھر یہاں دعوتِ اسلامی کے شعبہ تحفظ اوراق مقدسہ نے ایک ڈرم لگایا اور دعا کا سلسلہ ہوا۔

واپسی پر رانا نوید صاحب کے گھر آئے، چند دن پہلے ان کے ہاں پوتے کی ولادت ہوئی تھی، انہیں مبارکباد دی، ان کے پوتے کو ہاتھوں میں لیا۔ دعا کے بعد وہاں سے دعوت اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ مدن شاہ جھنگ روانہ ہوئے۔ یہ مدنی مرکز جھنگ ڈسٹرکٹ میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کا بھی مرکز ہے، اس کے بارے میں کچھ معلومات ملاحظہ کیجئے:

فیضانِ مدینہ جھنگ



مدنی مرکز فیضانِ مدینہ محلہ مدن شاہ جھنگ کا قیام 1996ء میں ہوا، یہ 12 کنال یعنی ڈیڑھ ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے، اس میں ایک بڑی مسجد، ڈویژنل آفس، جامعۃ المدینہ بوائز، مدرسۃ المدینہ بوائز اور تحفظ اوراق مقدسہ وغیرہ کی عمارات ہیں، یہاں قائم مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ کے طلبہ کی تعداد 350 ہے۔ کچھ عرصہ قبل یہاں جامعۃ المدینہ گرلز کی عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے۔ ان شاء اللہ الکریم اس تعلیمی سال یعنی 2024 سے اس میں کلاسز کا آغاز ہو جائے گا۔

www.dawateislami.net

تربیتی اجتماع میں بیان

یہاں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ مدن شاہ جھنگ میں شعبہ تحفظ اوراق مقدسہ کا تربیتی اجتماع تھا، کثیر اسلامی بھائی جمع تھے۔ علما و ائمہ، جامعۃ المدینہ کے فارغ التحصیل اور دیگر شخصیات اسلامی بھائیوں کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ فقیر قادری نے اس اجتماع میں اللہ پاک کی عبادت، فرائض و سنن کے ساتھ نوافل بالخصوص نمازِ تہجد کی ترغیب دلائی۔ بعد اجتماع ملاقات پھر شعبہ تحفظ اوراق مقدسہ کے اسٹور و دفتر کا افتتاح ہوا۔ دعا کے بعد مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جھنگ میں قائم مرکزی جامعۃ المدینہ کا ویزٹ کیا۔

جامعۃ المدینہ جھنگ

فیضانِ مدینہ جھنگ میں قائم مرکزی جامعۃ المدینہ 12 کمروں پر مشتمل ہے، اس میں گیارہ اساتذہ اولیٰ تا سادسہ تک کے درجات پڑھاتے ہیں، طلبہ کی تعداد 230 ہے۔ ویزٹ کے بعد ناظم صاحب کے دفتر میں اساتذہ کے ساتھ مختصر سی میٹنگ کر کے اجازت لی کیونکہ ہمیں وہاں سے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ جھنگ پہنچنا تھا۔

ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ جھنگ

انصاف اللہ عطاری بھائی کی گاڑی پر ہم ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ جھنگ روانہ ہوئے، راستے میں رش ہونے کی وجہ سے مین راستے کے بجائے پچھلی جانب سے کورٹ میں داخل ہوئے۔ کورٹ میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ تحفظ اوراق مقدسہ اور شعبہ رابطہ برائے جز و

www.dawateislami.net

وکلا کی جانب سے ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ وہاں تحفظ اوراق مقدسہ کے لیے ایک ڈرم لگایا گیا تھا، اس میں کثیر وکلا اور تین ججز نے شرکت کی، فقیر قادری نے دعا کی اور پھر ججز کے دفتر میں جاکر ملاقات کی۔ شعبہ رابطہ برائے ججز و وکلا کے ذمہ دار اسلامی بھائی نے ججز کو دعوت اسلامی کا تعارف کروایا۔ وہاں چائے کا انتظام کیا گیا تھا۔ چائے پینے کے بعد وہاں سے ہم بس اڈے پر آئے اور عوامی بس سروس کے ذریعے لاہور روانہ ہوئے۔

نماز ظہر کی ادائیگی میں مشکل

نماز ظہر کا وقت ہو چکا تھا، پہلے سے یہی کوشش تھی نماز ظہر پڑھ کر ہی گاڑی میں بیٹھا جائے مگر مصروفیت کی وجہ سے بس ٹائم سے دس منٹ ہم لیٹ ہو چکے تھے۔ بس ڈرائیور سے نماز ظہر اڈے پر ہی پڑھنے کی درخواست کی مگر وہ راضی نہ ہوا، بہرحال جب ہم لاہور اسلام آباد موٹروے پر پہنچے اور ڈرائیور سے دوبارہ ریکوسٹ کی تو وہ مان گیا، ایک مسجد کے پاس گاڑی کو روک دیا۔ ہم نیچے اترے، وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا جس نے نماز کی توفیق دی۔

جھنگ سٹی کے علما و مشائخ کا تعارف

جھنگ شہر (City) کے چند علما و مشائخ کا تعارف ملاحظہ کیجئے:

احمد کبیر

حضرت سید احمد کبیر رحمۃُ اللہِ علیہ جھنگ کے ولی اللہ ہیں، مزار جھنگ شہر میں داخل

www.dawateislami.net

ہوتے ہی دائیں جانب ہے۔[1]

امان اللہ سلطان ہاتھیوان





سلطان ہاتھیوان حضرت سید امان اللہ زیدی قادری کی پیدائش 1098ھ مطابق 1687ء کو دہلی ہند میں ہوئی۔ آپ نے طویل عمر پا کر تقریباً 1225ھ مطابق 1810ء کو





جھنگ میں وصال فرمایا۔ مزار شریف جھنگ سٹی میں ہے۔ آپ نے غوث پاک کے حکم سے ست گھرہ (Satghara) ضلع اوکاڑہ میں آکر حضرت سید غلام غوث گیلانی (سجادہ نشین حضرت سید محمد غوث بالا پیر) سے بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ تین سال یہاں

[1] تذکرہ اولیائے جھنگ، ص394

www.dawateislami.net

رہے پھر اوچ اور ملتان سے ہوتے ہوئے جھنگ آئے، یہاں کے حاکم نواب ولی داد خان سیال نے اکرام کیا، آپ سے خاص وعام نے استفادہ کیا، امیر وغریب سب آپ کے معتقد تھے۔ آپ سے کئی کرامات کا صدور ہوا۔(1)

بابا پھولا مجذوب

بابا پھولا مجذوب ولی اللہ تھے، 30 سال حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی کی درگاہ پر رہے، قیام پاکستان کے بعد جھنگ میں آئے، آپ صاحب کرامت تھے۔ وصال 1957ء میں ہوا، مزار قدیمی قبرستان جھنگ میں ہے۔(2)

باقی شاہ مجذوب

مجذوب بزرگ حضرت سید باقی شاہ بخاری چشتی صابری عبادت وریاضت اور فقرو فاقہ میں مشہور تھے۔ لوگوں سے دور رہتے۔ آپ کا وصال 1178ھ مطابق 1764ء کو ہوا۔ مزار بھبھرانہ جھنگ صدر میں ہے۔(3)

جمال محمد بخاری

حضرت حافظ جمال محمد بخاری نقشبندی کی پیدائش 1322ھ مطابق 1903ء کو قصبہ سنبھالہ کہ ضلع پانی پت حضرت پیر عبد اللہ شاہ بخاری کے ہاں ہوئی، آپ مادرزاد ولی تھے، 8 سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا، پھر علوم اسلامیہ کو حاصل کیا، 6 جمادی الاخریٰ

1 تاریخ ابن کرم، 2/916تا932
2 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص161
3 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/190

www.dawateislami.net

مطابق 1938ء کو والد صاحب کی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے، آپ مستقبل کی جو خبر دیتے ویسا ہی ہوتا تھا، قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے مختلف علاقوں میں رہنے کے بعد جھنگ میں تشریف لے آئے اور یہیں 11 جمادی الاخریٰ 1374ھ کو وصال فرمایا۔ جھنگ روڈ صدر کے قریب مزار مبارک ہے۔[1]

حاجی احمد درویش

حضرت حاجی احمد درویش چشتی قادری ڈیرہ اسماعیل خان کے بلوچ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، پیدائش 1268ھ میں ہوئی۔ چشتی پھر قادری سلسلے سے مستفیض ہوئے، مرشد کے حکم سے 22 سال کی عمر میں جھنگ آئے اور بقیہ زندگی یہیں گزاری، شریعت کے پابند، کم گو، ذاکر و عبادت گزار اور قانع بزرگ تھے، ریل بازار میں اشراق وچاشت کے بعد نماز ظہر تک برتنوں پر قلعی کا کام کرتے، پھر بقیہ وقت عبادت میں گزارتے، ان سے کئی کرامات کا صدور ہوا۔ 1371ھ میں وصال فرمایا اور تدفین جامع مسجد نور، شہید روڈ، جھنگ صدر کے احاطے میں ہوئی۔[2]

دل نواز نقشبندی

استاذ العلماء علامہ محمد دل نواز احمد نقشبندی کی ولادت تقریباً 1960ء میں حافظ عبد الرحیم کے ہاں محمد پورہ فیصل آباد میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف خوشاب میں داخلہ لیا، استاذ الکل علامہ عطا محمد بندیالوی اور تاج العلماء

1 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص 168 تا 171

2 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص 100 تا 104

www.dawateislami.net

علامہ محمد عبد الحق بندیالوی سے شرف تلمذ پایا۔ دورہ حدیث شریف جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد میں شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی صاحب سے کرنے کی سعادت پائی۔ نقش لاثانی پیر سید علی حسین شاہ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ ثانی لاثانی، علی پور سیداں ضلع نارووال سے بیعت کی۔ کافی عرصہ کراچی میں تدریس و امامت و خطابت کرتے رہے، جامعہ نوریہ رضویہ کلفٹن اور جامعہ حامدیہ رضویہ گلشن رضا میں مدرس رہے۔[1] آجکل جھنگ میں ایک مدرسہ چلا رہے ہیں۔ جب کراچی آتے ہیں تو راقم کو بھی ملاقات سے نوازتے ہیں۔





دھجی پیر صاحب

دھجی پیر حضرت سید فیض اللہ بخاری قادری کی پیدائش 1105ھ کو ٹھسکہ میراں، ضلع کرنال، ہند میں ہوئی، آپ شریعت کے پابند اور صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے 1165ھ میں جھنگ آئے، دنیا سے دور و نفور تھے، آپ کا وصال 1180ھ میں ہوا، دربار نزد سول ہسپتال جھنگ صدر میں ہے۔[2]

1 تذکرہ فضلا بندیال، ص359، 360

2 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص197، 198

www.dawateislami.net



سائیں بلاق شاہ

سائیں بلاق شاہ مجذوب بزرگ تھے، جھنگ میں تقریباً 20سال رہے، طویل عمر پا کر 1183ھ میں وصال فرمایا، مزار محلہ بلاق شاہ جھنگ صدر میں ہے۔[1]

سعد اللہ نقشبندی

غوث زماں شیخ سعد اللہ نقشبندی





1099ھ مطابق 1687ء کو قندھار افغانستان میں پیدا ہوئے،

1 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص144

www.dawateislami.net



آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت اور صاحبِ رُشد و ہدایت تھے۔ آپ نے حضرت شیخ سعدی بخاری (سعدی پارک، مزنگ لاہور) سے بیعت و خلافت حاصل کی پھر جامع مسجد چوڑی گراں محلہ بازار لوہاراں نزد پنڈی جھنگ صدر کو مرکزِ رشد و ہدایت بنایا، کئی کفار مسلمان ہوئے، یہیں 1178ھ مطابق 1764ء وصال فرمایا۔ آپ کا مزار علاقہ و چھن ضلع جھنگ میں ہے۔ (1)

شیخ احمد لاہوری اور مبارک شاہ سندھی

حضرت بابا حافظ شیخ احمد لاہوری قادری اور حضرت پیر سید مبارک شاہ سندھی دونوں قبیلہ پگاڑو کے روحانی پیشوا حضرت پیر مہر محمد بقا قادری کے مرید تھے۔ جب ان کے مرشد پیر سید عبد القادر شاہ جیلانی (آستانہ عالیہ پیر کوٹ سدھانہ ضلع جھنگ) سے ملنے سندھ گئے تو انہوں نے اپنے ان دونوں مریدوں کو آپ کے ساتھ بھیج دیا۔ دونوں باکرامت ولی اللہ تھے۔ اول الذکر کا وصال 1185ھ مطابق 1771ء کو ہوا۔ مزار محلہ شیخ لاہوری جھنگ

1 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 2/136 تا 137

www.dawateislami.net

صدر میں جامع رحیمیہ سے متصل ہے۔ جبکہ آخر الذکر کا وصال 1187ھ مطابق 1773ء میں ہوا، ان کا مزار محلہ پنڈی جھنگ صدر میں ہے۔[1]

عبدالکریم نقشبندی

حضرت حافظ عبدالکریم نقشبندی قادری کا تعلق ملتان سے ہے، آپ گیارہویں صدی ہجری کے بزرگ ہیں۔ آپ عالم دین، صاحب تصنیف و کرامت تھے، ان کا پنجابی منظوم رسالہ نجات المؤمنین لوگوں کے پاس ہے۔ کہا جاتا ہے ناپاک شخص آپ کے مزار پر حاضری نہیں دے سکتا کیونکہ اسے خوف محسوس ہوتا ہے۔ آپ کا وصال 1175ھ میں ہوا، مزار مبارک جٹیانہ قبرستان نزد ضلع کچہری جھنگ صدر میں ہے۔[2]

علی شیر قادری

حضرت سید علی شیر قادری بن حضرت سید فتح خاں رحمۃ اللہ علیہ سلطان ہاتھیوان کے پوتے، خلفیہ اور سجادہ نشین ہیں۔ آپ کی پیدائش 1193ھ مطابق 1780ء کو جھنگ میں ہوئی۔ آپ حافظ قرآن، عالم اور مسائل شرعیہ پر عبور رکھتے تھے، حالات کی خرابی کی وجہ سے آپ جھنگ سٹی سے میرک سیال (Meerak Sial) نزد شورکوٹ منتقل ہو گئے، آپ کا وصال 1183ھ مطابق 1866ء میں ہوا۔[3]

1. انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/328تا335
2. تذکرہ اولیائے جھنگ، ص248
3. تاریخ ابن کرم، 2/936تا943

www.dawateislami.net

فتح شاہ قلندری

حضرت فتح شاہ قلندری مجذوب بزرگ تھے۔1307ھ میں جھنگ آئے اور یہیں 1336ھ مطابق 1917ء میں وصال فرمایا۔قبرستان حسنانہ جھنگ صدر میں مزار ہے۔(1)

گل محمد ناگا

حضرت پیر گل محمد ناگا سلطان ہاتھیوان کے تربیت یافتہ تھے،ان کا مزار قبرستان گل محمد ناگا قبرستان نزد مٹی کا بند جھنگ میں ہے۔(2)



گوہر شاہ



پیر گوہر شاہ جیلانی قادری قصبہ چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھتے تھے، پیدائش 1102ھ میں ہوئی، مرشد گرامی پیر سید عبد القادر شاہ جیلانی سدھانوی کے حکم سے جھنگ میں آئے، آپ شریعت کے پابند اور صاحب کرامت تھے۔ آپ نے

(1) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 5/141

(2) تاریخ ابن کرم، 2/929

www.dawateislami.net

74سال کی عمر میں1176ھ کو وصال فرمایا، مزار محلہ گوہر شاہ جھنگ صدر میں ہے۔[1]

مائی ترک صاحبہ

مائی تُرک صاحبہ 13 ویں صدی ہجری کی ولیہ تھیں، تُرک قبیلے سے تعلق کی وجہ سے مائی تُرک مشہور ہوئیں، ان کی تدفین جہاں ہوئی اسکے چاروں جانب لوگوں نے اپنے مردے دفن کرنا شروع کر دیئے جو قدیمی قبرستان جھنگ صدر کے نام سے مشہور ہے۔[2]

محمد احسن

پیر محمد احسن ساہیوال کے رہنے والے تھے، مرشد کے حکم سے سیالوں کے دورِ حکومت میں جھنگ آئے، مزار جامع مسجد میاں دلو جھنگ میں ہے۔[3]

محمد عبد الرشید جھنگوی

شیخ الحدیث مولانا الحاج محمد عبد الرشید جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 13 جمادی الاولیٰ 1338ھ مطابق 3 فروری 1920ء کو چک 233 ضلع جھنگ کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم والد گرامی علامہ حکیم محمد قطب الدین جماعتی سے حاصل کی، پھر مدرسہ ریاض الاسلام جھنگ میں علامہ غلام فرید قریشی صاحب سے پڑھا، دو تین مزید علما سے پڑھ کر دورہ حدیث محدث اعظم پاکستان سے کیا اور فارغ التحصیل ہوئے، محدث

---

1 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص282، 283

2 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص167

3 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص397

www.dawateislami.net

اعظم پاکستان سے ہی بیعت و خلافت کا شرف پایا۔ سیالکوٹ اور جامعہ رضویہ فیصل آباد میں پڑھانے کے بعد اپنے جائے پیدائش میں جامعہ قطبیہ رضویہ کی بنیاد رکھی، سنی رضوی جامع مسجد فیصل آباد میں خطیب بھی رہے۔ آپ جید عالم دین، مدرس، مناظر اور بہترین خطیب تھے۔ 14 رجب 1432ھ مطابق 16 جون 2011ء کو وصال فرمایا۔[1]

محمد عثمان نقشبندی

حضرت میاں محمد عثمان نقشبندی شیخ طریقت اور بہترین واعظ تھے، آپ حضرت حافظ علی محمد نقشبندی کے مرید و خلیفہ تھے، ان کی پیدائش 1127ھ اور وفات 1199ھ میں ہوئی۔ تدفین متصل صحن جامع مسجد میاں عثمان ریل بازار جھنگ صدر میں ہوئی۔[2]

محمد علی نقشبندی

حضرت خواجہ حافظ محمد علی نقشبندی حافظِ قرآن، عالم باعمل، شیخ طریقت اور صاحبِ کرامت تھے۔ آپ کی پیدائش 1107ھ مطابق 1695ء ہرات افغانستان میں ہوئی، تجارت کے لیے جھنگ آئے تو شیخ سعد اللہ نقشبندی سے بیعت و خلافت حاصل کی اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ پیر و مرشد کے وصال کے بعد سجادہ نشین بنے۔

آپ کا وصال 1180ھ مطابق 1766ء میں ہوا۔ مزار شریف چوک بازار جھنگ صدر میں ہے۔[3]

1. تعارف علمائے اہل سنت، ص147 تا 149... حیات محدث اعظم، ص357
2. تذکرہ اولیائے جھنگ، ص251،250
3. انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام 2/138 تا 139



مدن شاہ

حضرت مدن شاہ کا مزار جھنگ کی گنجان آبادی محلہ مدن شاہ میں ہے۔(1) اب اس سے متصل دعوت اسلامی کا مدنی مرکز فیضان مدینہ، جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور عالی شان مسجد بن چکی ہے۔

مراد شاہ نقشبندی



حضرت مراد شاہ نقشبندی صاحب کرامت و تصرف بزرگ ہیں، یہ حضرت حافظ عبد الکریم نقشبندی کے مرید و شاگرد تھے۔ ان کا مزار جامع مسجد محلہ برجی والا کے قریب بر لب مال روڈ جھنگ صدر میں ہے۔(2)

1 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص 397

2 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص 313، 314

www.dawateislami.net

مزاراتِ شہیدانِ چشت

مزاراتِ شہیدانِ چشت بازار لوہاراں کی ابتدا میں جانب شمال گلی میں ہیں، چاروں جانب دیوار ہے، ان کے تفصیلی حالات نہیں ملتے۔[1]

نور شاہ مداری

حضرت نور شاہ مداری مکن پور ہند کے رہنے والے تھے، پیدائش 901ھ اور وصال 990ھ میں ہوا، سلسلہ مداریہ سے منسلک تھے۔ آپ صاحبِ کرامت اور مرجع خاص وعام تھے، ان کے نام پر جھنگ شہر کی فصیل کا ایک دروازہ **مداری گیٹ** بھی ہے جو آپ کے مزار کے قریب ہے۔[2]



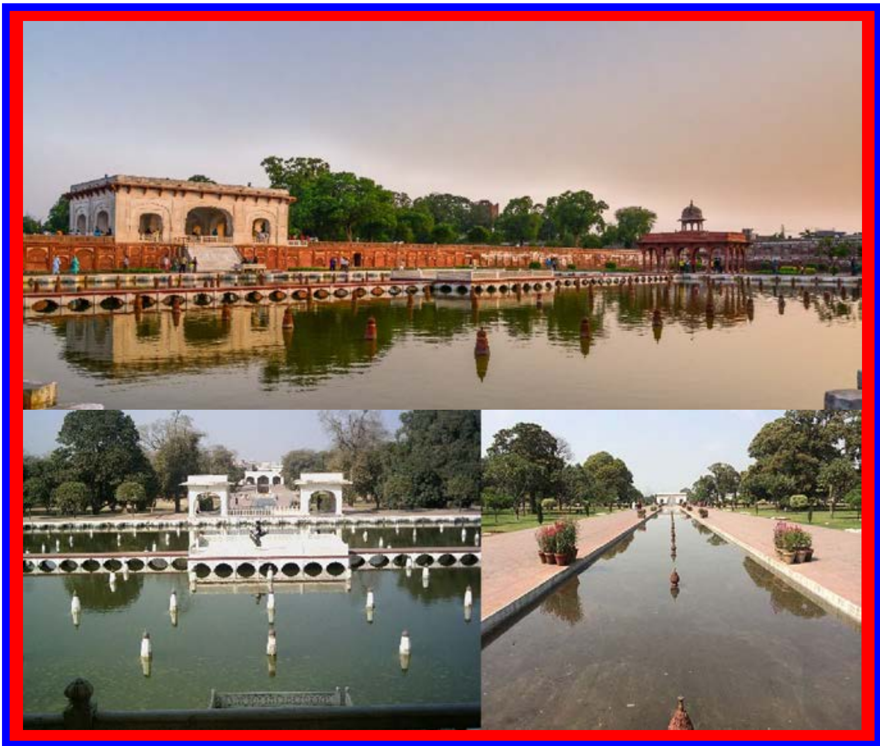
1 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص 228

2 تذکرہ اولیائے جھنگ، ص 341

www.dawateislami.net

باب 3

شالامار ٹاؤن

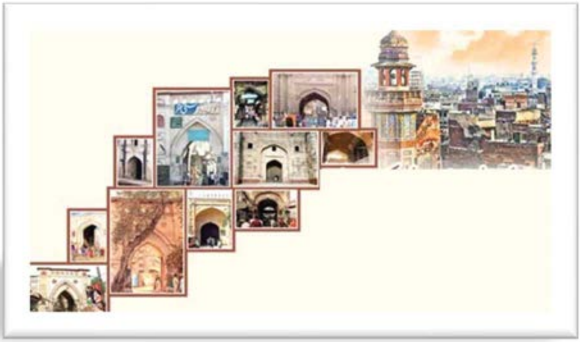


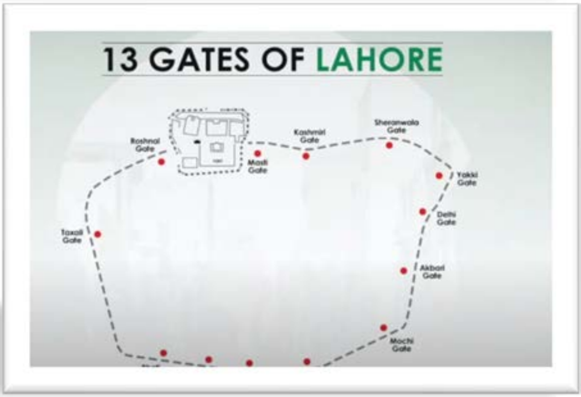
لاہور کا سفر

بروز پیر 4 دسمبر 2023ء راقم مولانا حافظ محمد افضل عطاری مدنی اور ڈاکٹر محمد عدنان عطاری کے ہمراہ ساڑھے چار بجے کے بعد لاہور بس ٹرمینل پہنچا۔

لاہور کا تعارف

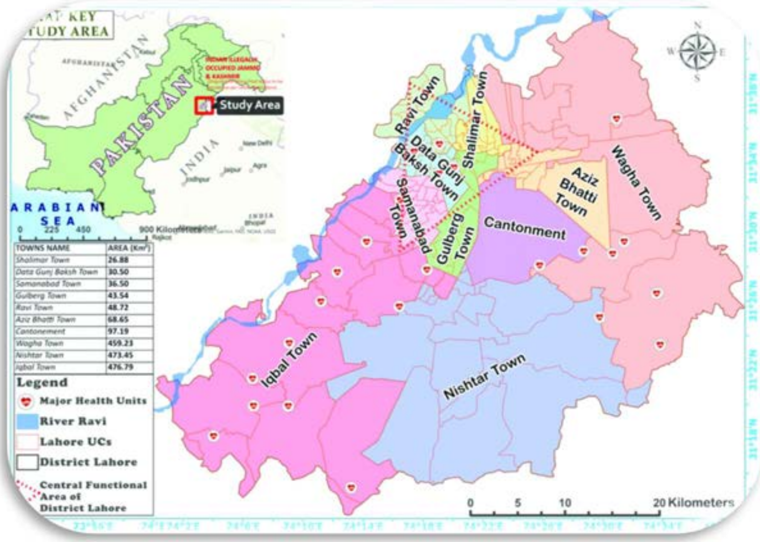
لاہور شہر پاکستان کا آبادی کے اعتبار سے دوسرا اور دنیا کا 26واں بڑا شہر ہے۔ اس کا شمار ایشیا کے قدیم ترین شہروں میں ہوتا ہے۔ یہ تعلیمی، ثقافتی، مذہبی اور تاریخی مرکز پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر ہے۔ قدیم لاہور شاہی قلعے سے متصل ایک فصیل (چار دیواری) کے اندر تھا جس کے 13 دروازے تھے۔





www.dawateislami.net

اَب اس کی آبادی کم و بیش ایک کروڑ 40 ہزار اور رقبہ 1172 کلو میٹر ہے۔



یہاں کثرت سے اولیائے کرام آئے اور یہیں بس گئے، ان کے سرخیل حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری ہیں جو افغانستان سے 1030ء کے بعد یہاں تشریف لائے، ان



www.dawateislami.net

کی کوششوں سے غیر مسلموں کو دولت اسلام نصیب ہوئی۔

آپ کا مزار پر انوار بھاٹی دروازے کے باہر مرجع خاص و عام ہے۔ فقیر قادری نے اپنا بچپن اور لڑکپن لاہور میں گزارا ہے، اس لیے کافی عرصہ تقریباً ہر ماہ والد گرامی حاجی محمد صادق مرحوم کے ساتھ بروز جمعرات داتا دربار حاضری کا شرف حاصل کرتا رہا



ہے۔ بلاشبہ آپ اولیائے کرام کے سردار ہیں اور آپ کا دربار فیوض و برکات کا منبع ہے۔ اللہ پاک ہمیں مزید ان کے فیضان سے مالا مال کرے۔

www.dawateislami.net

فصل 1: لاہور میں مصروفیت

لاہور سٹی بس ٹرمینل بند روڈ نزد یتیم خانہ چوک میں نماز عصر ادا کی، کچھ دیر بعد نماز مغرب کا وقت ہو گیا، یہاں کی مسجد میں نمازِ مغرب باجماعت ادا کی۔ اس کے بعد والدہ محترمہ کے پاس لاہور کینٹ گیا، والدہ اور بھائیوں سے ملا۔ اس کے بعد وہیں قیام کیا۔ دوسرے دن نماز ظہر سے پہلے قریبی جامعۃ المدینہ کے ناظم محترم مولانا محمد افضل عطاری مدنی صاحب لینے کے لیے آ گئے۔

تین دن کا مدنی قافلہ

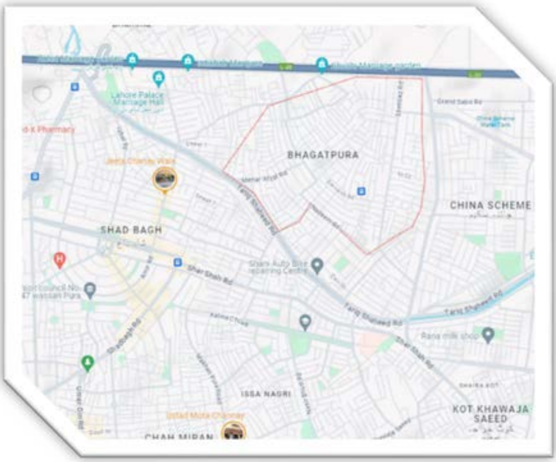
6،5 اور 7 دسمبر تین دن کے مدنی قافلے میں سفر تھا، اس لیے جامع مسجد فیضانِ بلال بھگت پورہ نزد کوٹ خواجہ سعید لاہور میں نماز ظہر سے پہلے پہنچ گیا، اس مدنی قافلے میں شعبہ معاونت برائے اسلامی بہنیں اور شعبہ تحفظ اوراق مقدسہ کے ذمہ داران یعنی لاہور سے قاری عبد الماجد عطاری، مولانا عبد الرحمن عطاری مدنی، ناصر عطاری، علی حسنین عطاری، عرفان عطاری، شاہد عطاری اور ادریس عطاری، کراچی سے ابو قربان عرفان عطاری، ملتان سے مولانا محمد افضل عطاری مدنی، لالہ موسیٰ سے قاری حافظ محمد عثمان عطاری، رنگ محل سے ڈاکٹر عدنان عطاری، قصور سے ابرار عطاری، ننکانہ سے قمر اسحاق عطاری اور شیخوپورہ سے بابا خالد عطاری نے شرکت کی۔ قافلے کے آخری دن بہاولنگر سے

www.dawateislami.net

مولانا سید خالد شاہ کرمانی عطاری مدنی، فیصل آباد سے مولانا محمد شہباز عطاری مدنی اور گوجرانوالہ سے حکیم محمد احسان عطاری بھی تشریف لائے تھے۔ ہمارا قافلہ لاہور کے جس حصے میں تھا اسے بھگت پورہ کہا جاتا ہے۔ اس کا کچھ تعارف ملاحظہ کیجئے:

بھگت پورہ

بھگت پورہ(Bhaghatpura) لاہور کے شالامار ٹاؤن کی ایک یوسی(UC 15) ہے۔ اس کے شمال میں لاہور رنگ روڈ(Lahore Ring Road) مشرق میں گجر پورہ چائنہ سکیم، مغرب میں شادباغ اور بادامی باغ اور جنوب میں کوٹ خواجہ سعید اورچاہ میراں وغیرہ ہیں اسی جانب جی ٹی روڈ ہے۔ جی ٹی روڈ (Grand Trunk Road) سے عموماً لوگ بھوگیوال روڈ (Bhogiwal Road) کے



ذریعے اس جانب آتے ہیں۔ روڈز کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کے مشرق میں چائنہ روڈ، جنوب مغرب میں طارق شہید روڈ اور شمال میں رنگ روڈ ہے۔ یوں یہ علاقہ مساوی مثلث(equilateral triangle) کی طرح ہے۔

اس کی گلیاں اور سڑکیں قدرے تنگ ہیں۔ ریڑھی اور چنگ چی والوں کی کثرت

www.dawateislami.net

سے ان کے تنگ ہونے کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ یہاں کے اکثر لوگ متوسط الحال ہیں۔ کہیں کہیں بھینسیں بندھی نظر آئیں۔ اس کی اہم مساجد میں جامع مسجد گلزار محمدی، جامع مسجد حنفیہ غوثیہ، مہر لبھا مسجد، جامع مسجد امین، جامع مسجد المعراج، جامع مسجد غلام عنایت، جامع مسجد الممتاز خوشبوئی پیر والی، جامع مسجد مدنی نزد طیبہ کالونی پارک وغیرہ ہیں۔

بھگت پورہ چونکہ لاہور کے شالامار ٹاؤن میں واقع ہے۔ لہٰذا کچھ اس ٹاؤن کا تعارف بھی ملاحظہ کیجئے:

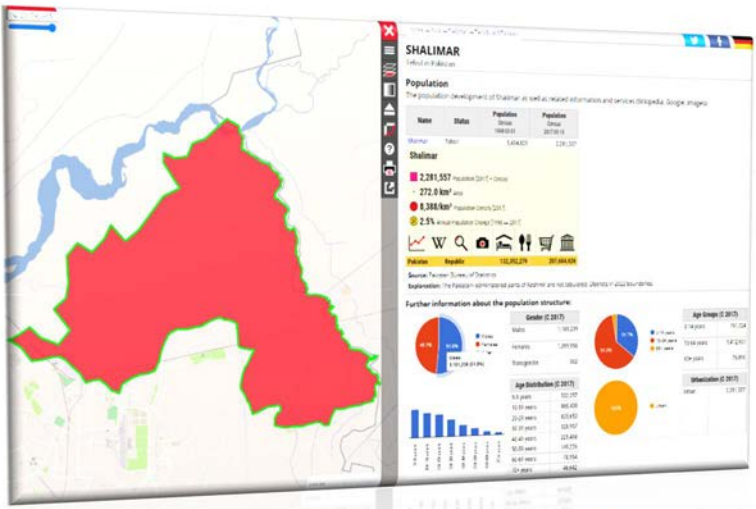
شالامار ٹاؤن

شالامار ٹاؤن لاہور کے 10 ٹاؤنز (تحصیلوں) میں سے ایک ہے۔ یہ لاہور کے قدیم ترین علاقوں پر مشتمل ہے۔ اسے شالیمار ٹاؤن بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں آبادکاری 15 ویں صدی عیسوی مغلیہ سلطنت میں شروع ہوئی۔ 1047ھ مطابق 1640ء میں شاہ جہاں بادشاہ نے یہاں باغ بنوایا۔ اس کا نام شہلا باغ یعنی خوبصورت باغ رکھا مگر یہ شالامار باغ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ باغ 80 ایکڑ (160 کنال) پر پھیلا ہوا ہے، اس میں ایک نہر اور باغ کے تین حصے ہیں، اس کے کئی دروازے تھے۔

شالامار باغ کے جانب جنوب مشہور جی ٹی روڈ واقع ہے۔ اس علاقے کو 1962ء میں شالامار ٹاؤن کا نام دیا گیا۔ اس میں 18 یوسی بھگت پورہ، گجر پورہ، رحمت پورہ، بیگم پورہ، چاہ میراں، بلال باغ، مکھن پورہ، کوٹ خواجہ سعید، شاد باغ، وسن پورہ، فیض باغ، فاروق گنج، کراؤن پارک، مادھولال حسین، محمد دین کالونی، باغبانپورہ، انگوری باغ اور مجاہد آباد (رانگڑھ) شامل ہیں۔

www.dawateislami.net

2017ء کی مردم شماری کے مطابق اس ٹاؤن کی آبادی 22 لاکھ 81 ہزار سے زیادہ افراد پر مشتمل ہے۔ انگوری باغ اور مجاہد آباد کے علاوہ تمام یونین کونسلیں مشرق سے مغرب ایک ہی مقام پر ہیں مگر یہ دونوں یونین کونسلیں شالامار باغ کے جانب جنوب ہیں۔



شالامار باغ ٹاؤن میں بیگم پورہ (Begampura) وہ علاقہ ہے جو مغل دور میں اشرافیہ یعنی حکمران اور امراء طبقے کے رہنے کی جگہ تھی۔ اسے حاکم لاہور خان بہادر زکریا خان کی والدہ بیگم جان نے آباد کیا تھا۔ اس میں بلند و بالا مکانات، حویلیاں، محلات اور بہترین بازار تھے۔ اس کا داخلی دروازہ ابھی بھی موجود ہے۔[1]

1 تاریخ لاہور، ص161، 208 وغیرہ

شالامار ٹاؤن میں دعوتِ اسلامی کا دینی کام

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر تنظیم دعوتِ اسلامی کا آغاز 3 ذیقعدہ 1402ھ مطابق 2 ستمبر 1981ء بروز بدھ پاکستان کے مشہور شہر کراچی میں ہوا اور اَب دنیا بھر میں اس کے تحت دینی کام ہو رہے ہیں۔ موقع کی مناسبت سے یہاں شالامار ٹاؤن میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی تفصیلات تحریر کی جاتی ہیں:

اسلامی بھائیوں کے دینی کام

شالامار ٹاؤن میں تقریباً 450 مساجد ہیں، ان کی ایک تعداد میں دعوتِ اسلامی کے دینی کام ہو رہے ہیں۔ نومبر 2023ء کی ماہانہ کارکردگی کے مطابق مساجد و چوکوں وغیرہ میں مبلغین دعوتِ اسلامی جو فیضانِ سنت اور دیگر کتب و رسائل سے درس دیتے ہیں، ان کی تعداد 1200 ہے، ہفتہ وار مدنی مذاکرے کے 14 مقامات پر اجتماعات ہوتے ہیں، جس میں شرکا کی اوسطاً تعداد 1148 ہے، جبکہ گھروں میں دیکھنے والوں کی تعداد جدا ہے۔ دعوتِ اسلامی کا ایک دینی کام ہفتے میں ایک رسالہ پڑھنا بھی ہے، شعبہ ہفتہ وار رسالہ کے تحت ہر ہفتے ایک نئے موضوع پر رسالہ شائع ہوتا ہے، شالامار ٹاؤن میں ماہ نومبر 2023 کی کارکردگی کے مطابق اس ماہ 10 ہزار 232 اسلامی بھائیوں نے اس رسالے کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کے لیے مساجد اور دیگر مقامات پر لگنے والے مدرسۃ المدینہ بالغان کی تعداد 403 ہے جن میں پڑھنے والے 2067 ہیں۔ ماہِ نومبر میں اس ٹاؤن سے تین دن کے 103 اور ایک ماہ کے ایک مدنی قافلے نے سفر کیا، ان 104 مدنی قافلوں میں شرکا کی تعداد 727 تھی۔ اس ٹاؤن کے قریب دعوتِ اسلامی کا ہفتہ

www.dawateislami.net

وار اجتماع جامع مسجد اقصیٰ جی ٹی روڈ بیرون شیر انوالہ گیٹ لاہور میں ہوتا ہے جس میں سینکڑوں اسلامی بھائی ہر جمعرات کو شرکت کرتے ہیں۔

اسلامی بہنوں کے دینی کام

شالامار ٹاؤن میں اسلامی بہنوں کا دینی کام بھی اچھے انداز میں ہو رہا ہے، ان کے ہفتہ وار اجتماعات کی تعداد 112 ہے جس میں اوسطاً ہر ہفتے اڑھائی ہزار سے زائد اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں۔ 32 مدرسۃ المدینہ بالغات میں 352 کی تعداد میں اسلامی بہنیں روزانہ شریک ہو کر قرآنِ کریم پڑھنا سیکھتی ہیں۔ ماہِ نومبر میں ہفتہ وار رسالہ مطالعہ کرنے والیاں 7069 ہیں۔ شعبہ گلی گلی مدرسۃ المدینہ کے تحت 45 مدرسۃ المدینہ ہیں جن میں 387 بچیاں پڑھتی ہیں۔

دعوت اسلامی کے اداراتی کام

دعوت اسلامی نے اس ٹاؤن میں تعلیم قرآن کے لیے بچوں بچیوں کے مدارس المدینہ، درس نظامی کے لیے جو جامعات المدینہ بنائے ہیں، ان کی تعداد 44 ہے جن میں ہزاروں طلبہ وطالبات دینی تعلیم سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

(1) جامعۃ المدینہ بوائز شیلر چوک، کرم النساء المعروف مائی گھمی روڈ نزد شالامار باغ

(2) جامعۃ المدینہ بوائز جامع مسجد فاطمہ شاہ دین عالیہ ٹاؤن عقب شالامار باغ

(3) جامعۃ المدینہ بوائز کھوکھر روڈ قبرستان نزد رنگ روڈ

(4) جامعۃ المدینہ گرلز یثرب کالونی بھگت پورہ نزد گندا نالہ نیو شاد باغ

(5) جامعۃ المدینہ گرلز پلی سکھ نہر خضری آباد، اسلام پورہ، باغبانپورہ

www.dawateislami.net

(6)جامعۃ المدینہ گرلز الٰہی پارک نزد طارق ہسپتال کاچھو پورہ مصری شاہ

(7)جامعۃ المدینہ گرلز چڑامنڈی نزد لال مسجد گھوڑے شاہ

(8)جامعۃ المدینہ گرلز ناظم آباد، شاد باغ روڈ تاج پورہ

(9)مدرسۃ المدینہ بوائز کوٹ خواجہ سعید نزد تانگے والا اڈا

(10)مدرسۃ المدینہ بوائز جیولر مارکیٹ باغبان پورہ

(11)مدرسۃ المدینہ بوائز الجنت مسجد شیلر چوک شالیمار باغ

(12)مدرسۃ المدینہ بوائز پیر رونقی عامر روڈ گندا نالہ بند روڈ

(13)مدرسۃ المدینہ بوائز جامع مسجد امام حسن حبیب اللہ پارک رشید پورہ کوٹلی پیر عبد الرحمن باغبانپورہ

(14)مدرسۃ المدینہ بوائز بلاک گجر پورہ چائنہ سکیم

(15)مدرسۃ المدینہ بوائز دربار چاہ میراں حسین زنجانی

(16)مدرسۃ المدینہ بوائز سحر روڈ باغبانپورہ

(17)مدرسۃ المدینہ بوائز نزد دفتر یوسی ناظم طیبہ کالونی، بھگت پورہ

(18)مدرسۃ المدینہ بوائز جامع مسجد فاطمہ شاہ دین عالیہ ٹاؤن عقب شالامار باغ

(19)مدرسۃ المدینہ بوائز فیض عالم مسجد 2 نمبر سکیم دلدار خان چوک

(20)مدرسۃ المدینہ بوائز وسن پورہ شاد باغ

(21)مدرسۃ المدینہ بوائز مکی مسجد نسیم پارک نزد باباجٹ والی گلی بھگت پورہ

(22)مدرسۃ المدینہ بوائز مدینہ مسجد ندیمی چوک شاد باغ

www.dawateislami.net

(23) مدرسۃ المدینہ بوائز نور الاسلام مین بازار کاچھو پورہ، مصری شاہ

(24) مدرسۃ المدینہ بوائز گلی نمبر 3 حیدری محلہ چاہ میراں

(25) مدرسۃ المدینہ بوائز شیر شاہ روڈ بھوگیوال

(26) مدرسۃ المدینہ بوائز، مسجد فیضان زم زم شہباز روڈ بھگت پورہ

(27) مدرسۃ المدینہ بوائز طفیل مسجد ڈگری کالج باغبان پورہ

(28) مدرسۃ المدینہ بوائز گول گراؤنڈ شاد باغ

(29) مدرسۃ المدینہ بوائز سک نہر محلہ مسلم پورہ

(30) مدرسۃ المدینہ بوائز ناظم آباد تاج پورہ

(31) مدرسۃ المدینہ گرلز سویوں والا کارخانہ، بھوگیوال

(32) مدرسۃ المدینہ گرلز مکہ چوک، شاہین پارک بھگت پورہ

(33) مدرسۃ المدینہ گرلز مدینہ چوک، افضل ٹاؤن، بھگت پورہ

(34) مدرسۃ المدینہ گرلز نزد مدینہ مسجد ندیمی چوک، جہانگیر پارک، شاد باغ

(35) مدرسۃ المدینہ گرلز پلی سکھ نہر خضری آباد، اسلام پورہ

(36) مدرسۃ المدینہ گرلز شوالہ چوک سنگھ پورہ

(37) مدرسۃ المدینہ گرلز تیزاب احاطہ سلطان پورہ

(38) مدرسۃ المدینہ گرلز الٰہی پارک نزد طارق ہسپتال کاچھو پورہ مصری شاہ

(39) مدرسۃ المدینہ گرلز ناظم آباد، شاد باغ روڈ تاجپورہ

(41) مدرسۃ المدینہ گرلز طیبہ نیو شاد باغ، یثرب کالونی، بھگت پورہ

(42) مدرسۃ المدینہ گرلز چمڑا منڈی نزد لال مسجد گھوڑے شاہ

www.dawateislami.net

(43)مدرسۃ المدینہ گرلز نزد جامع مسجد امام حسن رشید پورہ

(44)مدرسۃ المدینہ گرلز ٹیلر چوک، کوٹ خواجہ سعید چائنہ سکیم۔

چھ دسمبر کی مصروفیات

جامع مسجد فیضانِ بلال بھگت پورہ میں مدنی قافلے میں مدنی مرکز کی جانب سے دیئے گئے شیڈول میں شرکت رہی۔6 دسمبر کو یہاں کے علما و مشائخ کے مزارات پر حاضری کے لیے گئے۔ اس دوران جن مزارات پر حاضری کی سعادت ملی، ان کی تفصیلات فصل نمبر 5 میں ذکر کی گئی ہیں۔

علما و مشائخ کے مزارات پر حاضری و دعا کے بعد مدنی قافلے والی مسجد فیضان بلال بھگت پورہ واپس آئے نمازِ عشا باجماعت ادا کی۔ درس و بیان میں شرکت کی، اس کے بعد مرکزی جامعۃ المدینہ جوہر ٹاؤن لاہور کے سینئر مدرس حضرت مولانا شہزاد احمد نقشبندی تشریف لے آئے ان سے مختلف موضوعات مثلاً نصاب جامعۃ المدینہ، شعبہ فلکیات و توقیت اور علمی کتب پر کام اور اشاعت پر گفتگو کی۔

سات ستمبر کا شیڈول

7 دسمبر فجر کی نماز جامع مسجد مکی بھگت پورہ میں ادا کرنے کا طے تھا اس لیے قاری عبد الماجد عطاری بھائی مجھے یہاں نمازِ فجر سے پہلے لے گئے۔ اس مسجد کے امام و خطیب نے نمازِ فجر کی جماعت کروانے کا فرمایا، فقیر قادری نے نماز پڑھانے کے بعد اصلاحی بیان اور نمازیوں سے ملاقات کی۔ قاری عبید المرتضی عطاری پاکستان شعبہ تعلیم مدرسۃ المدینہ بھی اپنی مسجد میں نمازِ فجر پڑھا کر نمازیوں کے ہمراہ تشریف لائے، قاری صاحب اور دیگر

www.dawateislami.net

اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے بعد مسجد فیضانِ بلال میں آکر کچھ دیر آرام اور پھر مدنی قافلے کے شرکا کے ساتھ ناشتہ کیا۔

جامع مسجد نگینہ جامعہ یوسفیہ کے مہتمم صاحب سے ملاقات

عامر بھائی کی گاڑی پر اسلامی بھائیوں کے ساتھ 7 دسمبر کو 9 بجے کے بعد جامع مسجد نگینہ و جامعہ یوسفیہ گجرپورہ، چائنہ سکیم روانہ ہوئے۔ اس ادارے کے مہتمم حضرت مولانا مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی صاحب نے مین دروازے پر آکر استقبال کیا، دفتر میں بیٹھے۔ انھوں نے بتایا کہ ہماری انجمن اشاعت دین اسلام کے تحت کئی ادارے علمی، فلاحی اور اشاعتی کام میں مصروف ہیں۔ بانی انجمن والد گرامی حضرت مولانا الحاج منیر احمد یوسفی ہیں۔ ان کا مزار جامع مسجد نگینہ کے ایک گوشے میں ہے۔ انھوں نے اپنے ادارے کی کئی کتب بطور تحفہ دیں جس پر فقیر قادری ان کا شکر گزار ہے۔ بانی انجمن حضرت مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب کا ان کے ساتھ مل کر مزار پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی۔ مختصر تعارف فصل نمبر 5 میں ملاحظہ فرمائیے۔

جامعۃ المدینہ داتا نگر میں حاضری

جامع مسجد نگینہ و جامعہ یوسفیہ گجرپورہ سے مہتمم صاحب سے ملاقات کرنے کے بعد ہم جامعۃ المدینہ داتا نگر روانہ ہوئے۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے جامعۃ المدینہ، کھوکھر روڈ متصل رنگ روڈ، داتا نگر حاضری ہوئی، یہ غیر مقیم طلبہ کا ادارہ ہے اس میں طلبہ کی تعداد 125 اور ناظم و اساتذہ 7 ہیں۔ اساتذہ کے نام یہ ہیں: مولانا محمد نعمان عطاری، مولانا خادم حسین عطاری مدنی، مولانا فیاض عطاری مدنی، مولانا عبد الماجد عطاری مدنی، مولانا مکرم

www.dawateislami.net

عطاری مدنی، مولانا انس عطاری مدنی اور مولانا حامد عطاری مدنی۔

یہاں فقیر قادری نے علم دین حاصل کرنے کے فوائد پر بیان کیا۔ بعد میں طلبہ واساتذہ سے ملاقات ہوئی۔ ظہر کا وقت قریب ہونے کی وجہ سے ان سے اجازت لے کر واپس جامع مسجد فیضان بلال حاضر ہوئے، مدنی قافلے کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور نمازِ ظہر جامع مسجد مدنی میں ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔

جامع مسجد مدنی و مدرسۃ المدینہ میں بیان

نماز ظہر جامع مسجد مدنی و مدرسۃ المدینہ بھگت پورہ میں ادا کی اور بعدِ نماز نمازیوں اور مدرسۃ المدینہ کے طلبہ میں قرآن پاک کے فضائل پر بیان اور پھر ملاقات ہوئی۔

یہ مدرسۃ المدینہ 2003ء میں قائم ہوا، اس میں ہماری مجلس معاونت برائے اسلامی بہنیں و مدرسۃ المدینہ بالغات کے ذمہ دار قاری عبد الماجد عطاری مدرس پھر ناظم رہے۔ اس وقت (دسمبر 2023ء) میں یہاں طلبہ کی تعداد 150 اور مدرسین 6 ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ناظم مدرسۃ المدینہ محمد ثمران عطاری، حفظ قرآن کے مدرس، قاری ندیم عطاری، قاری مبشر عطاری، قاری نذیر عطاری، قاری محمد بلال عطاری اور ناظرۂ قرآن کے مدرس قاری محمد بلال عطاری ہیں، ان سب سے ملاقات ہوئی۔

کراچی واپسی

سات دسمبر کو چونکہ کراچی واپسی تھی اس لیے یہاں سے حسن عطاری بھائی کی گاڑی پر لاہور سٹی ریلوے اسٹیشن روانہ ہوئے۔ ہماری ٹرین قراقرم ایکسپریس تھی۔ کچھ انتظار

www.dawateislami.net

کے بعد وہ پلیٹ فارم نمبر 5 پر آئی تو ہم سوار ہو گئے۔



ٹرین نماز عصر کیلئے رک نہیں رہی تھی اس لیے حکم شرعی کے مطابق قبلہ رخ جائے نماز بچھا کر نمازِ عصر ادا کی۔ تقریباً پانچ بجے ٹرین فیصل آباد پہنچ گئی نمازِ مغرب کا وقت ہو چکا تھا، نیچے اتر کر نماز مغرب باجماعت ادا کی۔ عرفان بھائی نے ٹرین میں موجود کچن والے کو کھانے کا آرڈر کیا، تھوڑی دیر میں کھانا آ گیا، مل کر کھانا کھایا۔ نمازِ عشا کیلئے یہ طے کیا کہ خانیوال میں باجماعت ادا کریں گے، الحمد للہ! ایسے ہی کیا، پھر سو گئے۔ نماز فجر کے وقت بھی ٹرین رک نہیں رہی تھی، لہٰذا حکم شرعی کے مطابق نماز فجر ٹرین میں ہی ادا کی۔ ٹرین سوا نو بجے حیدر آباد اور تقریباً ساڑھے بارہ بجے ڈرگ روڈ اسٹیشن کراچی پر پہنچی، ہم یہیں اتر گئے اور بذریعہ رکشہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آئے۔ اللہ پاک یہ سفر قبول فرمائے اور اسے آخرت کے لیے ذخیرہ بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

www.dawateislami.net

فصل 2: شالامار ٹاؤن کے 100 سے زائد علما و مشائخ کا تعارف

شالامار ٹاؤن میں کثیر علما و مشائخ کے مزارات ہیں، ہم ان مزارات میں سے جن پر حاضری دے سکے ان کا تفصیلی تذکرہ آپ فصل نمبر 5 میں پڑھ سکیں گے، مگر اس سے پہلے ان علما و مشائخ کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کے مزارات پر ہم حاضر نہ ہو سکے، اس تذکرے میں مقام و مرتبہ یا زمانے کا لحاظ رکھنے کے بجائے بزرگوں کے ناموں کے پہلے پہلے حرفِ تہجی کا لحاظ رکھا گیا ہے:



احمد بخش یکدل چشتی



فخر الشعراء حضرت مولانا احمد بخش یکدل چشتی علامہ دہر پیر مُہکا حضرت خواجہ نظام الدین چشتی کے خاندان سے ہیں، علم دین علامہ حافظ روح اللہ لاہوری سے حاصل کیا، زندگی بھر درس و تدریس، رشد و ہدایت اور تصنیف و تالیف

www.dawateislami.net

میں گزارا۔ آپ بہترین شاعر بھی تھے۔1840ء میں دارالحکومت دہلی گئے، مغل بادشاہ بہادرشاہ ظفر کے دربار میں رسائی ہوئی، چونکہ آپ فارسی کے اچھے شاعر تھے اس لیے بادشاہ نے آپ کو فخرالشعراء کا لقب دیا اور خلعت سے نوازا۔ آپ کی پیدائش یکم اگست 1797ء اور وصال 2نومبر 1898ء کو ہوا۔ مزار جامع غوثیہ لال مسجد بر لب سلطان روڈ کے عقب میں ہے۔ صاحب تحقیقات چشتی و یادگار چشتی نور احمد چشتی، مولانا محمد علی پر دل اور مولانا محرم علی چشتی آپ کے بیٹے ہیں۔[1] یادگارِ چشتی مولانا نور احمد چشتی صاحب کی قبر مبارک آپ کے مزار شریف کے بغل میں ہی ہے۔

احمد (غلام) نبی چوراہی

حضرت خواجہ پیر سید احمد (غلام) نبی چوراہی کی پیدائش 1280ھ مطابق 1863ء کو تیزئی شریف، علاقہ تیراہ، افغانستان میں حضرت خواجہ سید فقیر محمد چوراہی کے گھر ہوئی، آپ علمائے عصر سے علوم اسلامیہ حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے، بیعت کا شرف جد امجد خواجہ سید نور محمد تیراہی سے اور خلافت والد گرامی سے پائی، والد صاحب کی وفات کے بعد مضافات لاہور میں اپنے عقیدت مند چوہدری وسن بابا کے پاس چلے آئے اور وہاں ایک حجرے میں قیام پذیر ہوئے، جلد ہی یہاں آبادی ہوگئی، یہ علاقہ وسن پورہ کہلاتا ہے، آپ نے یہاں ایک مسجد بنائی جو پیراں والی مسجد، چوک پیراں والی کے نام سے موسوم ہے۔ آپ کا انتقال یہیں 5 شوال 1345ھ مطابق 1926ء کو بروز جمعہ ہوا، نمازِ جنازہ امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری نے پڑھائی، نماز جنازہ میں کثیر ازدحام تھا،

1 مدینۃ الاولیاء، ص295... تذکرۃ العلماء والمشائخ لاہور، ص64

www.dawateislami.net

تدفین چورہ شریف ضلع اٹک میں کی گئی۔ آپ ولی کامل، صاحبِ کرامت، جود و سخا کے پیکر اور دنیا سے بے رغبت تھے۔ (1)

اقبال احمد فاروقی

رئیس التحریر حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) کے ایک موضع شہاب دیوال کے ایک علمی فاروقی گھرانے میں 1346ھ مطابق 4 جنوری 1928ء کو پیدا ہوئے۔ علم دین کا حصول مدرسہ نبویہ میں علامہ نبی بخش حلوائی، دیگر اداروں اور علمائے اہل سنت لاہور سے کیا، پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے ایل ایل بی کا امتحان دے کر ڈگری حاصل کی اور حکومتی اداروں میں جاب کرتے رہے، ساتھ ساتھ دینی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ آپ پہلے اندرون لاہور میں رہتے تھے پھر شادباغ میں گھر لے لیا، زندگی کے آخری سال ریواز گارڈن (Riwaz Garden) نزد چوبرجی ملتان روڈ میں گزارے۔ آپ ایک متحرک عالم دین، دینی و دنیاوی تعلیم سے مرصع، مکتبہ نبویہ کے بانی، ناشر رضویات، مدیر ماہنامہ جہانِ رضا لاہور، روح رواں مجلس رضا، ہمدرد قوم وملت، خوش اخلاق، مہمان نواز اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے، چھوٹے بڑے سب کو اہمیت دیتے اور علمی کاموں پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے، راقم کو کئی مرتبہ ان کی زیارت و ملاقات کا موقعہ ملا، یہ مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے اور اپنا کراچی والا دوست کہا کرتے تھے۔ تقریباً 89 سال کی عمر میں 16 صفر المظفر 1435ھ مطابق 20 دسمبر 2013ء کو لاہور میں وصال فرمایا، ان کی تدفین میانی صاحب قبرستان میں خواجہ محمد طاہر بندگی کے

(1) جواہر نقشبندیہ، ص 465 تا 470

www.dawateislami.net

مزار اقدس سے متصل ہوئی۔ صوفی اللہ دتہ صاحب ان کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں: آپ ایک سچے اور پکے اہل سنت ہیں اور مسلک اہل سنت کا درد رکھنے والے ہیں۔ (1)

اللہ دتہ معصومی



پیر طریقت حضرت صوفی اللہ دتہ معصومی رحمۃ اللہ علیہ



مبلغ اسلام حضرت صوفی محمد معصوم مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجددیہ نوابیہ موہری شریف ضلع گجرات کے مرید و خلیفہ ہیں۔ انھوں نے لاہور کے علاقے سلطان پورہ میں آستانہ معصومیہ اللہ ھو والا ڈیرہ قائم کیا اور بعد وفات یہیں تدفین ہوئی۔ صاحبزادہ محمد زبیر معصومی اور صاحبزادہ حبیب الرحمن معصومی خادم دربار ہیں۔

امام قادری قلندر

حضرت سائیں امام قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اپنے وقت کے بلند مرتبہ اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ آپ کا مزار سٹریٹ نمبر 50 بھوگیوال سے سائیں امام سٹریٹ نمبر 71 میں جائیں تو گلی کے درمیان میں ایک اونچے چبوترے پر ایک احاطے میں واقع ہے۔ (2)

1 مجالس علماء، ص 232...لاہور کے اولیائے نقشبند، ص 256

2 مدینۃ الاولیاء، ص 563

www.dawateislami.net

ایزد بخش نقشبندی

حضرت مولانا ایزد بخش نقشبندی کی پیدائش 1831ء کو انبالہ ہند میں ہوئی۔ ابتدائی علم حاصل کرنے کے بعد دربار عالیہ نقشبندیہ مجددیہ آلومہار شریف ضلع سیالکوٹ اور پھر یہاں سے چورہ شریف ضلع اٹک جاکر حضرت خواجہ سید فقیر محمد شاہ نقشبندی چوراہی سے بیعت اور پھر خلافت حاصل کی۔ وہاں کافی عرصہ لنگر کے نگران رہے، بعد میں لاہور آگئے اور دربار داتا گنج بخش پر 12 سال عبادت و چلہ کشی میں مصروف رہے پھر باغبانپورہ آگئے۔ یہاں مغلیہ دور کی چاہ بھنگیاں والی مسجد کو آباد و تعمیر کیا۔ آپ کی کوششوں سے یہاں سلسلہ نقشبندیہ کا فیضان عام ہوا۔ آپ کے مرید کثیر تھے۔ آپ کا وصال 1350ھ مطابق 1931ء میں ہوا۔ باغبانپورہ میں مذکورہ مسجد سے متصل جانب جنوب میں مزار ہے۔[1]

بابا اُجاگر شاہ





حضرت بابا اُجاگر شاہ حضرت شاہ مقیم حجرہ گیلانی کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ان کا یوم عرس 24 ذوالحجہ ہے۔ ان کا مزار چاہ میراں خورد سے کوٹ خواجہ سعید

1 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 2/335، 336... مدینۃ الاولیاء، ص 450

www.dawateislami.net

جانے والی سڑک کے کنارے ایک تکیہ میں ہے۔ اس کے بالمقابل تکیہ گھنگرو شاہ ہے۔[1]

بابا ٹھوکر چنگا پیر

بابا ٹھوکر چنگا پیر قلندری باکرامت مجذوب بزرگ تھے۔ آپ کا مشرب قلندری تھا۔ آپ کا وصال 21نومبر 1972ء کو ہوا، تدفین شادباغ قبرستان میں ہوئی۔ بعد میں مزار تعمیر کیا گیا۔[2]

بابا چھتری والی سرکار

مجذوب بزرگ صوفی سلامت علی شاہ رشی قادری المعروف چھتری والی سرکار کا تعلق کشمیر سے ہے۔ کم و بیش 1965ء میں مصری شاہ لاہور آئے۔ جامع مسجد مصری شاہ







1 مدینۃ الاولیاء، ص543

2 مدینۃ الاولیاء، ص590

www.dawateislami.net

چوک اور اس کے پیچھے ذخیرہ کے علاقے میں 12 سال رہے۔ پھر بڈھا دریا نزد مینار پاکستان مستقل ٹھکانہ بنالیا۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ لوگ کثرت سے آتے، یہ انہیں چائے پلایا کرتے تھے۔ آپ سے کئی کرامات ظاہر ہوئیں۔

آپ نے 18 نومبر 1976ء کو بروز جمعرات وصال فرمایا، جائے قیام پر تدفین ہوئی۔ کچھ عرصہ قبل انہیں بوجوہ دریائے راوی کے قریب گاؤشالا قبرستان نزد بتی چوک میں منتقل کردیا گیا، یہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔[1]

بابا حضوری شاہ



حضرت بابا حضوری شاہ کا نام حضور ولد منظور علی ہے، آپ کے آباؤ اجداد دہلی کے رہنے والے تھے، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد موضع مبادیاں نزد نارنگ منڈی تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ کے ایک درویش سے سلسلہ قادریہ میں بیعت ہوئے مگر آپ کا مشرب قلندرانہ تھا۔ سکھ حکومت کے آخری دور (کم وبیش 1840ء) میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار قدیم چاہ میراں چوک کے جنوب مشرقی کونے میں ہے۔[2]

---

1 مدینۃ الاولیاء، ص 607

2 تذکرہ اولیائے لاہور، ص 522 تا 525

www.dawateislami.net

بابا فیض عالم

حضرت بابا فیض عالم کا مزار باغبانپورہ کے محلے نبی پورہ آرائیاں نزد یونس پورہ میں ایک بڑے احاطے کے وسط میں چوکھنڈی بلند جگہ واقع ہے۔ ان کا عرس ہر سال ہوتا ہے۔

بابا یعقوب شاہ

حضرت بابا یعقوب شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ تھے۔ ان کا مزار انگوری باغ نزد شالامار باغ ایک گلی میں اونچے چبوترے پر ہے، شالیمار لنک روڈ سے اسے راستہ جاتا ہے۔[1]

بشیر احمد مجددی

حضرت مولانا مفتی بشیر احمد مجددی صاحب کی پیدائش 1952ء میں حاجی ثناء اللہ نقشبندی کے گھر لاہور میں ہوئی، ابتدائی تعلیم مقامی اسکول واداروں سے حاصل کرکے پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی کا امتحان پاس کیا۔ والد صاحب آستانہ عالیہ مجددیہ لاثانیہ علی پور سیدان ضلع نارووال میں مرید اور نقش لاثانی پیر سید علی حسین شاہ صاحب کے معتمد تھے۔ آپ بھی ان سے 1975ء میں مرید ہوئے اور 1976ء میں ان کے ہمراہ حج کی سعادت پائی، نقش لاثانی نے انہیں علوم اسلامیہ حاصل کرنے کی ترغیب دلائی چنانچہ آپ نے باقاعدہ درس نظامی میں داخلہ لیا اور علامہ عبد الغفور نقشبندی لنڈے والے سے موقوف علیہ تک کتب درسی نظامی مکمل کرکے پہلے دارالعلوم حزب الاحناف اور پھر جامعہ نعیمیہ میں دورہ حدیث کرکے فارغ التحصیل ہوئے، جامعہ نعیمیہ میں ہی تخصص فی الفقہ کیا

1 مدینۃ الاولیاء، ص 563

www.dawateislami.net

اور اس کے امتحان میں پہلے پوزیشن لی۔ آپ نے تفسیر قرآن اور کئی اسلامی کورسز بھی کئے، 1989ء میں فخر لاثانی مولانا سید عابد حسین شاہ صاحب نے آپ کو خلافت سے نوازا، ان کی اجازت سے آپ نے 1999ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے انداز میں اسلامی کورسز کروانے کے لیے ادارہ تعلیمات قرآن پاکستان دلاور روڈ، سلیم پارک، چاہ میراں لاہور قائم کیا۔ یہاں بالمشافہ اور بذریعہ خط و کتابت علم القرآن، علم الحدیث، علم المیراث اور درس نظامی کورس کروائے جاتے ہیں۔ تحفظ اوراق مقدسہ کے لیے لاثانی قرآن محل بھی بنایا ہے۔ آپ عرصہ دراز سے جامع مسجد مدنی، اقبال روڈ سلیم پارک، چاہ میراں میں امامت و خطابت فرما رہے ہیں۔ آپ نے لفظی و با محاورہ ترجمہ قرآن بنام کنز العرفان بھی کیا ہے اس کے علاوہ اپنے مشائخ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے تذکار پر مشتمل کتاب انوار لاثانی کامل آپ کی کوششوں کا ثمر ہے۔[1]

بلاول شاہ قادری لاہوری



حضرت سیّد بلاول شاہ قادری لاہوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 976ھ مطابق 1568ء کو شیخوپورہ کے ایک سادات گھرانے میں ہوئی۔ لاہور میں علم دین حاصل کیا اور حضرت شیخ سید شمس الدین قادری مزنگی سے بیعت کی اور خلافت پائی۔

[1] انوار لاثانی کامل، ص 837 تا 840

www.dawateislami.net

آپ نے تمام زندگی درس و تدریس اور عبادت و مجاہدات میں گزاری۔ مرشد کے فرمانے پر دریائے راوی کے کنارے پر آگئے اور عبادت میں مصروف ہوگئے۔ آپ عالمِ دین، ایک مدرسے کے بانی و مدرس، صاحبِ کرامات ولی اللہ، کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے تھے۔



آپ نہایت غریب پرور اور سخی تھے۔ غریبوں، بھوکوں کو کھانا کھلانے میں رغبت رکھتے تھے۔ ان کا لنگر خانہ بھی وسیع تھا، یہ جامع الصفات، خوش اخلاق اور لوگوں کو اخلاق و دین داری کی تلقین کرنے والے تھے، خاص و عام میں مشہور و مقبول تھے۔ آپ کا وصال 28 شعبان 1046ھ مطابق 1636ء شاہجہاں کے عہد (1628ء تا 1658ء) میں ہوا۔

مزار مبارک یحییٰ کالونی، متصل بھوگیوال، گھوڑے شاہ سلطان پورہ روڈ پر جامع مسجد بلاول شاہ کے عقب میں دو منٹ کے فاصلے پر ایک چاردیواری میں ہے۔[1] حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ ان کے دربار گہربار پر ذکر الٰہی کے لیے ٹھہرا کرتے تھے۔[2]

1 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/184 تا 187... تذکرہ اولیائے لاہور، ص216 تا 226... تاریخ لاہور، ص107

2 مدینۃ الاولیاء، ص133

www.dawateislami.net

پنج پیر



حضرت پنج پیر یہ مزارات گھوڑے شاہ روڈ پر بالمقابل چلہ شاہ بدر دیوان گجر پورہ میں واقع ہیں۔ مزارات کافی بلندی پر ہیں، خانقاہ میں جائیں تو وہاں پانچ مزارات ہیں۔ ساتھ قبرستان ہے، یہ مزارات ایک چاردیواری میں ہیں۔(1)



دربار حضرت سید بہاؤالدین جھولن المعروف گھوڑے شاہ سے جانب شمال مغرب سراج روڈ پر جائیں تو جانب مغرب پنج پیر روڈ ہے جس پر محلہ سادات مصری شاہ میں دربار پنج پیر، جامع مسجد پنج پیر اور پنج پیر پارک ہے۔



تاجے شاہ مجذوب



فقیر تاجے شاہ مجذوب لاہور کے رہنے والے تھے جو کہتے وہی ہو جاتا، 102 سال عمر پاکر 1261ھ مطابق 1845ء کو وصال

(1) مدینۃ الاولیاء، ص 542

www.dawateislami.net

فرمایا۔ مزار تکیہ تاجے شاہ چیمبر لین روڈ پرانی سبزی منڈی، چوک گوال منڈی لاہور برلب سڑک نزد جامع مسجد تاجے شاہ واقع ہے۔[1]

جان محمد سہروردی

عالم باعمل حضرت علامہ شیخ جان محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ پرویز آباد موجودہ کوٹ خواجہ سعید لاہور کے رہنے والے تھے۔ آپ نے نوعمری میں ابتدائی علم دین کے لیے مرید و خلیفہ میاں وڈا حضرت مولانا عبد الحمید لاہوری کی شاگردی اختیار کی۔ ایک دن اپنے استاذ کے ساتھ میاں وڈا حضرت حافظ محمد اسماعیل سہروردی کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان سے بیعت کی، انھوں نے فرمایا: برخوردار! جب تم پڑھ لکھ کر عالم فاضل بن جاؤ گے تو میرے ساتھ حدیث کا دورہ کیا کرنا۔

انھوں نے علم دیں حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھا، علامہ شیخ تیمور سے علوم کی تکمیل کی اور متبحر عالم بن کر ابھرے۔ آپ نے تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ پیر اور جمعہ کو اپنے پیرو مرشد میاں وڈا صاحب سے حدیث شریف کا دورہ کرتے اور جہاں کہیں شبہ پیدا ہوتا تو مراقبہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے تصحیح فرمالیتے۔ آپ جید عالم دین، درس نظامی کے بہترین استاذ اور میاں وڈا صاحب کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کی وفات 1120ھ مطابق 1708ء میں ہوئی۔ پرویز آباد موجودہ کوٹ خواجہ سعید میں تدفین ہوئی۔ بوجوہ تین سال بعد ان کی میت کو خانقاہ میاں وڈا صاحب منتقل کر دیا گیا۔[2]

1 تذکرہ اولیائے لاہور، ص515 تا 517

2 تذکرہ اولیائے لاہور، ص299 تا 301

www.dawateislami.net

چراغ شاہ چبوترے والا

بابا چراغ شاہ چبوترے والا کا مزار حضرت شیخ مادھو لال حسین کے بالمقابل ہے۔ جانب مشرق صدر دروازہ ہے۔ مقبرہ سنگ مرمر سے مزین ہے۔اس کے چاروں طرف غلام گردش ہے،کافی خوبصورت مزار ہے،ان کی تاریخ پیدائش و وصال کا علم نہ ہوسکا۔[1]

حاجی جمعیت صاحب

حضرت شیخ حاجی عبد الجمیل المعروف حاجی جمعیت صاحب حضرت شیخ رنگ بلاول کے مرید تھے۔ آپ نے سات حج کئے، نقش قدم رسول کو حرمین طیبین سے لائے تھے۔ انھوں نے درگاہ قدمِ رسول نزد مسجد دائی انگہ لاہور ریلوے اسٹیشن 1030ء میں تعمیر کروائی، ریلوے اسٹیشن کی تعمیر کی وجہ سے یہ نقش قدم رسول درگاہ حضرت شیخ لال حسین باغبانپورہ میں منتقل کر دیا گیا جو مرجع خاص وعام ہے۔

آپ کی وفات 1080ھ مطابق 1669ء کو ہوئی، ان کا مزار اندرون چاردیواری مزار حضرت شیخ لال حسین میں ہے۔[2]

حاکم علی شاہ مجددی

حضرت سید حاکم علی شاہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سیالکوٹ میں ہوئی۔ بیعت و خلافت کا شرف حضرت سید فضل شاہ حسنی مجددی سے حاصل کیا۔لاہور میں آکر سلطان

1 مدینۃ الاولیاء، ص563

2 مدینۃ الاولیاء، ص167... تحقیقات چشتی، ص424

www.dawateislami.net

پورہ میں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ آپ مستجاب الدعوات تھے، لوگوں کو نماز کی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا وصال 7 جمادی الاولیٰ 1355ھ مطابق 27 جولائی 1936ء کو ہوا۔ تدفین مقبرہ سید محمد شاہ مجددی احاطہ انجینئرنگ یونیورسٹی جی ٹی روڈ لاہور میں ہوئی۔ حضرت سید علی حسینی آپ کے صاحبزادے اور جانشین ہیں۔[1]

حاکم علی نقشبندی

حضرت پروفیسر حاکم علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ موضع مکیریاں ضلع ہوشیار پور مشرقی پنجاب ہند کے ایک امیر مگر غیر مسلم سکھ گھرانے میں 1869ء کو پیدا ہوئے۔ سن شعور کو پہنچے تو اسلام کی جانب مائل ہوئے اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ قرآن کریم مسجد خیر الدین امرتسر سے پڑھا پھر قرآن کریم، تفسیر، حدیث پاک و شروح حدیث اور فقہی کتب کا مطالعہ کرکے علوم اسلامیہ سے واقف ہوئے، نہایت عبادت گزار، پرہیزگار اور راسخ العقیدہ تھے، آپ ذہین و فطین بھی تھے، اسکول اور کالج کے امتحانات میں امتیازی حیثیت میں کامیاب ہوتے رہے۔ عربی، انگریزی، ریاضی، فزکس اور کیمسٹری پسندیدہ مضامین تھے۔ آپ نے 1891ء میں بی اے کرنے کے بعد ایف سی کالج کے شعبہ ریاضی میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ملازمت کا آغاز کیا پھر اسلامیہ کالج آگئے۔ کچھ عرصہ پروفیسر رہنے کے بعد سات سال کالج کے پرنسپل رہے۔ سوائے تین سال کے 1920 تک کالج میں پڑھاتے رہے۔ آپ طلبہ پر شفقت فرماتے اور غریب طلبہ کی مالی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ کالج میں رہتے ہوئے بھی شریعت کے پابند، باریش اور کرتہ شلوار پہنا کرتے

1 مدینۃ الاولیاء، ص 448

www.dawateislami.net

تھے۔ آپ انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل کے ممبر بھی تھے اور کالج کی ترقی کے لیے بھرپور کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ اردو، پنجابی، عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں دسترس رکھتے تھے، انگریزی، پنجابی اور فارسی میں شعر بھی کہا کرتے تھے۔ ریاضی و کیمسٹری کا پروفیسر ہونے کے باوجود ہنس مکھ اور خوش اخلاق تھے۔ اولیائے کرام سے خاص محبت کیا کرتے۔ حضرت سیّد میر جان کابلی نقشبندی سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ زندگی کے آخری سالوں میں دربار حضرت ایشاں سیّد خاوند محمود بخاری کے حجرے میں ذکر و فکر میں مصروف رہتے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے خاص رابطہ تھا۔ ان سے ملاقات کے لیے بریلی بھی تشریف لے جایا کرتے۔ آپ اعلیٰ حضرت کی علمیت کے قائل تھے اور آپ کو مجدد کہا کرتے، نیز آپ دینی و مسلکی بلکہ سیاسی معاملات مثلاً تحریک ترک موالات و خلافت میں بھی اعلیٰ حضرت سے مکمل اتفاق رکھتے تھے۔

اعلیٰ حضرت بھی ان سے محبت کرتے تھے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں:

آپ نے اپنا لقب مجاہد کبیر رکھا ہے مگر مَیں اپنے تجربے سے آپ کو مجاہد اکبر کہہ سکتا ہوں۔ حضرت مولانا الاسد الاسد الاشد مولوی محمد وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا لہجہ جلد از جلد حق قبول کرنے والا مَیں نے آپ کے برابر نہ دیکھا۔ اپنے جمے ہوئے خیال سے فوراً حق کی طرف رجوع لے آنا جس کا مَیں بارہا آپ سے تجربہ کر چکا، نفس سے جہاد ہے اور نفس سے جہاد، جہادِ اکبر ہے، تو آپ اس میں مجاہد اکبر ہیں۔

بارک اللہ تعالیٰ و تقبل اٰمین۔ (1)

---

1 فتاویٰ رضویہ، 27/200

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت نے ان کے سوالات کے جوابات پر دو رسائل؛ نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان اور المحجة المؤتمنة فی اٰية الممتحنة تحریر فرمائے۔



پروفیسر صاحب تصنیف وتالیف میں بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ قوانین قدرت، رؤیت ہلال، عملی نامیاتی کیمیامترجم، موجودہ زمانے کے حالات عرف ساڈیاں عملاں دی شامت وغیرہ آپ کی تحریر کردہ کتب ہیں۔

آپ کاوصال 1925ء میں ہوااور دربارحضرت ایشاں میں تدفین ہوئی۔ آپ کی ایک ہی بیٹی تھی، جس کی شادی سردار غلام نبی موضع آدھن ضلع قصور سے کی، جس سے دو بیٹے سردار محمد اختر اور سردار محمد اصغر پیدا ہوئے۔[1]

حبیب الرحیم فاروقی قادری



باباجی مبارک سرکار، اللہ والے حضرت خواجہ ابوالفیض حبیب الرحیم فاروقی قادری سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت، عالم دین اور بانی آستانہ عالیہ قادریہ گجرپورہ لاہور ہیں۔

[1] پروفیسر مولوی حاکم علی، ص12، 13، 19، 52، 62، 66... تذکرہ خانوادۂ ایشاں، ص315

www.dawateislami.net



آپ کا وصال 26رمضان 1408ھ مطابق 13مئی 1988ء میں ہوا۔ تدفین جامع مسجد الفاروق حنفیہ، قادریہ اسٹریٹ 14، رحیم پاک، گجرپورہ گھوڑے شاہ روڈ لاہور سے متصل ہوئی، بعد میں مزار تعمیر کیا گیا۔ جس پر سبز گنبد ہے۔ ہر سال ان کا عرس ہوتا ہے۔

حسن دین قادری



حضرت سائیں بابا حسن دین قادری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ قلندریہ کے شیخ طریقت تھے۔ آپ کے پیر و مرشد افریقہ میں تھے، آپ وہاں سے گجرات ہند میں آئے اور وہاں 6 سال قیام فرمایا، پھر روحانی اشارے پر لاہور آگئے۔ لاہور میں آپ کا قیام 40 سال تک رہا۔ یہیں ستمبر 1968ء کو وصال فرمایا۔ آپ کا مزار ٹیپو سلطان سٹریٹ نمبر 134 میں واقع ہے، ایک میناری مسجد حمد فیضی سٹریٹ نمبر 140 باغبانپورہ قریب ہی

www.dawateislami.net

ہے۔ آپ کا عالیشان مزار اونچے چبوترے پر ہے۔[1]

حضرتِ ایشاں

حضرتِ ایشاں، پیر سیّد خاوند محمود بخاری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حافظ قرآن، عالِمِ دین وعارف، عابد وزاہد، مفتی و مصنف اور نقشبندی سلسلے کے جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ کی ولادت 971ھ بخارا، ازبکستان میں ہوئی۔ 14 سال کی عمر میں علوم وفنون میں مہارت حاصل کرلی۔18 سال کی عمر میں حضرت خواجہ محمد اسحاق دہ بیدی سے بیعت اور پھر خلافت حاصل کی۔ آپ کا شجرہ طریقت 8 واسطوں سے خواجۂ خواجگان حضرت بہاؤالدین نقشبند سے مل جاتاہے۔ رشد وہدایت کا سلسلہ اپنی جائے پیدائش سے شروع کیا، آپ خاص وعام میں مقبول تھے۔کچھ عرصہ بعد آپ سیاحت کے لیے گھر سے نکلے۔ بلخ، سمرقند، ہرات، قندھار اور کابل سے ہوتے ہوئے کشمیر آئے۔ سری نگر کشمیر میں آپ نے خانقاہ اور مسجد ومدرسہ قائم کیا۔پھر مغل بادشاہ شاہجہاں کی خواہش پر لاہور آئے۔ شاہجہاں نے انہیں لاہور میں خانقاہ اور مسجد ومدرسہ بنا کر دیا۔

آپ حق گو، سنت کے پابند اور شریعت پر عمل کرنے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروانہیں کرتے تھے۔ 1025ھ میں آپ نے رسالۂ محمود کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی۔ آپ نے 12 شعبان 1052ھ کو وصال فرمایا۔

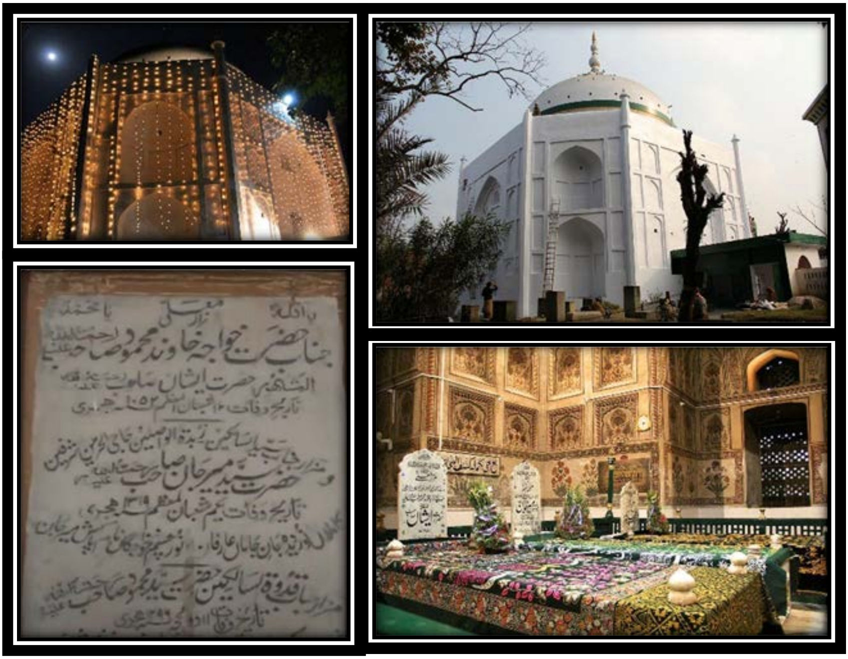
آپ کا مزار عالیشان انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے عقب میں بالمقابل یتیم خانہ دار الفرقان بھوگیوال روڈ پر بیگم پورہ میں واقع ہے۔آپ کا مزار مقبرہ حضرت ایشاں

[1] مدینۃ الاولیاء، ص566

www.dawateislami.net

(Tomb of Hazrat Eshaan) کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

یہ ہشت پہلو، محرابی شکل اور قدیم طرز کا ہے۔ مینار اور تہ خانے میں جانے کے لیے جدا جدا اسیڑھیاں ہیں۔ اصل مزار تہ خانے میں ہے۔ اب وہاں جانے کا رستہ بند ہے۔[1]



آپ کے چھ صاحبزادے تھے:

(1) خواجہ تاج الدین حسین (انھوں نے 21 سال کی عمر میں وفات پائی)

(2) خواجہ معین الدین ہادی (وفات: 19 محرم 1085ھ مدفون خانقاہ نقشبندیہ سری نگر کشمیر)

(3) خواجہ قاسم خاوند

---

1 تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص 54 تا 109

www.dawateislami.net

(4) خواجہ محمد خاوند

(5) خواجہ احمد خاوند (وفات: 1073ھ مطابق 1662ء مدفون دربار حضرت ایشاں)

(6) خواجہ بہاؤ الدین خاوند (مدفون، دربار حضرت ایشاں)۔[1]

خدا بخش نقشبندی

خواجہ حکیم خدا بخش نقشبندی کی پیدائش 1900ء کو میانوالی میں ہوئی، ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور آئے اور مشہور شیخ طریقت مہر محمد صوبہ مرتضائی کے خلیفہ حضرت سید جلال الدین مرتضائی سے بیعت و خلافت پائی۔

زندگی بھر رشد و ہدایت میں مصروف رہ کر 29 رمضان المبارک 1359ھ مطابق یکم نومبر 1940ء کو فوت ہوئے۔ قبرستان کوٹ خواجہ سعید میں قبر شریف ہے۔[2]

خلفائے شیخ لال حسین

شیخ لال حسین کے خلفا کثیر تھے آپ کے وہ خلفا جن کی تدفین ان کے مزار کے احاطے میں ہوئی، ان میں شاہ غریب ہزاروی، دیوان مادھو قادری، دیوان گورکھ قادری، دیوان اللہ دیوان قادری، خاکی مولا بخش قادری، خاکی شاہ قادری، بلاول شاہ رنگ قادری، بلاول بدھو قادری، بلاول شاہ قادری وغیرہ شامل ہیں۔[3]

---

1. تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص119 تا 127... مدینۃ الاولیاء، ص430
2. تذکرہ اولیائے لاہور، ص425 تا 427
3. انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/145

www.dawateislami.net

دربار پیر خانے والے سرکار



دربار پیر خانے باغبانپورہ قبرستان نزد جانی خان پارک میں واقع ہے۔ دو قبریں ایک ساتھ موجود ہیں، ایک حضرت پیر خانے والے سرکار اور دوسری قبر حضرت شاہ جی سرکار کی ہے۔

ڈورے یا دوری شاہ قادری

حضرت ڈورے یا دُوری شاہ قادری ولی کامل تھے۔ ان کا سلسلہ طریقت یوں ہے:

حضرت ڈورے شاہ، شیخ حاجی جمعیت صاحب، حضرت رنگ بلاول، حضرت مادھو لال حسین، حضرت شاہ لال حسین۔ آپ بعہد شاہجہاں (1628ء تا1658ء) ہند میں آئے، شہزادہ دارا شکوہ آپ کا معتقد تھا اور آپ کو مادھو ثانی کہا کرتا تھا۔ آپ کا وصال 14 رجب 1050ھ میں ہوا۔ حضرت ہمراہ شاہ آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ مزار مبارک برلب سڑک سلطان پورہ لاہور میں بالمقابل کوچہ محمدی ہے۔[1]

رحمت اللہ چشتی سہروردی

حضرت سید رحمت اللہ چشتی سہروردی خاندان شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا ملتانی کے چشم وچراغ اور صاحب کرامت بزرگ تھے، سانپ کے ڈسے کو دم کرتے تو وہ شفایاب ہو جاتا، اسی وجہ سے سپانوالہ پیر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ خاص وعام کے مرجع تھے۔

1 تحقیقات چشتی، ص526... مدینۃ الاولیاء، ص520

www.dawateislami.net

نواب عبد الصمد دلاور جنگ انہی کا مرید تھا۔ آپ کا وصال 1120ھ مطابق 1708ء میں ہوا، مزار مبارک بنام سپانوالہ کھوہ دربار (Sapaan Wala kooh Darbar) شریف پارک، بیگم پورہ لاہور میں مقبرہ دائی انگہ کے عقب میں واقع ہے۔ آپ کے مزار کے ساتھ دوسری قبر آپ کے بیٹے سیّد برکت اللہ شاہ کی ہے۔[1]

رحیم اللہ قادری نوشاہی المعروف سوہنے شاہ

حضرت مولانا مفتی رحیم اللہ قادری نوشاہی المعروف سوہنے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم دین، مفتی اسلام اور امام و خطیب مسجد وسن پورہ تھے۔ آپ نے بیعت و خلافت حضرت شیخ عیدے شاہ نوشاہی سے حاصل کی۔ مزار چوک عمر دین روڈ پر بائیں جانب مسجد کے پاس ایک تکیے میں ہے۔[2]

سائیں تبرک حسین جھمکے شاہ قصوری قادری

حضرت سائیں تبرک حسین جھمکے شاہ قصوری قادری تارک الدنیا فقیر اور سجادہ نشین دربار حضرت شیخ لال حسین سائیں صوبے شاہ کے خادم تھے۔

آپ دربار حضرت ڈورے شاہ کے متولی بھی تھے۔ انھوں نے اس کی تولیت مصنف تحقیقات چشتی نور احمد چشتی کے سپرد کر دی۔ اس دربار کے قریب جامع غوثیہ لعل مسجد بر لب سلطان روڈ ہے۔[3]

---

1. تذکرہ اولیائے لاہور، ص350...بزرگان لاہور، ص218
2. مدینۃ الاولیاء، ص246، 247
3. تحقیقات چشتی، ص526 تا 533

www.dawateislami.net

سائیں چھٹانکی شاہ







سائیں چھٹانکی شاہ حضرت پیر محمد باقر لاہوری سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت تھے، آپ کے مرشد حضرت جعفر شاہ قادری تھے۔ لاہور میں اپنے زمانے کے مشہور طبیب حکیم سید عنایت شاہ قادری (وفات 23 ذوالحجہ 1260ھ) انہی کے مرید ہیں جنھوں نے اپنے پیر صاحب کی شان میں منظوم تین چھٹانکی نامے تحریر کئے جن میں دو اردو میں اور ایک فارسی میں ہے۔ آپ کا وصال کم و بیش 1253ھ مطابق 1839ء میں ہوا۔ مزار مبارک کوچہ پیر چھٹانکی، فاروق گنج، مصری شاہ نزد پولیس فلیٹ روڈ میں ہے۔(1)

(1) مدینۃ الاولیاء، ص 232

www.dawateislami.net

سراج الدولہ گیلانی المعروف کالا برج



حضرت پیر سیّد سراج الدولہ گیلانی المعروف کالا برج رحمۃ اللہ علیہ زہد و تقویٰ میں مشہور باکرامت ولی اللہ تھے۔وصال 10 محرم الحرام 1140ھ میں ہوا، ان کا مزار باغبانپورہ لاہور میں مقبرہ نواب جانی خان کے شمال میں واقع ہے۔ قبر تہ خانے میں ہے،اس مزار اور علاقے کو کالا بُرج کہا جاتا ہے، اس مزار کے قریب ایک مسجد ہے۔[1]



سَید محمود آغا کابلی



حضرت سیّد سَید محمود آغا کابلی حضرت سیّد میر جان کابلی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ اپنے بڑے بھائی کی تلاش میں بغداد، کشمیر اور دہلی سے ہوتے ہوئے لاہور آئے۔ آپ بھی علوم وفنون کے جامع تھے، بیعت و خلافت کا شرف بڑے بھائی حضرت سیّد میر جان کابلی سے



1 تحقیقاتِ چشتی، ص967...مدینۃ الاولیاء، ص521

www.dawateislami.net

حاصل ہوا۔ آپ ولی کامل، صاحب کرامت اور شاعر بھی تھے۔ آپ کا وصال بڑے بھائی کی حیات ظاہری میں 11 ذوالحجہ 1299ھ مطابق 1882ء میں ہوا اور حضرتِ ایشاں کے مزار سے متصل تدفین ہوئی۔[1]

شاہ بخاری

حضرت شاہ بخاری مغل بادشاہ عہد محمد شاہی (ستمبر 1719ء تا اپریل 1748ء) کے بزرگ ہیں، ہر وقت جذب میں رہتے تھے، آپ سے کئی کرامات کا صدور ہوا۔ آپ کا وصال 4 صفر 1050ھ مطابق 1737ء کو ہوا۔ مزار مبارک (Shrine of Shah Bukhari) محمد گنج سٹریٹ 65 اور صدیق سٹریٹ 55 کے ملنے کے مقام پر باغبانپورہ میں ہے۔ کالا برج قریب ہی ہے۔[2]



شاہ بدر دیوان



حضرت شاہ بدر دیوان سید حسن بدر الدین جیلانی مسانوی کی پیدائش بغداد معلیٰ میں 871ھ یا 861ھ میں خاندان غوث الاعظم میں ہوئی، والد گرامی حضرت شرف الدین بن علاؤ الدین جیلانی ہیں، ان سے علم وعرفان حاصل کیا، بیعت کرکے

1 تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص 332 تا 337

2 مدینۃ الاولیاء، ص 521

www.dawateislami.net

خلافت سے نوازے گئے۔ آپ بغداد سے لاہور آئے اور یہاں بیگم کوٹ کے علاقے میں کافی عرصہ قیام پذیر رہے۔اس کے بعد آپ امرتسر اور بٹالہ دونوں میں کچھ کچھ عرصہ رہ کر مسانیاں شریف تشریف لے گئے۔ اس قصبے کی بنیادآپ نے ہی رکھی۔آپ کی کوششوں سے کئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔آپ کا وصال 12ربیع الاول1018ھ کو ہوا۔ مزار مبارک مسانیاں شریف، تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب ہند میں ہے۔(1)

شاہ عبد اللہ

حضرت شیخ شاہ عبد اللہ صاحبِ جذب و سکر اور کامل بزرگ تھے۔آپ شیخ شہیاں کے ہم عصر تھے، آپ کا مزار قبرستان کے قریب کافی بلند وسیع و عریض ٹیلے پر واقع ہے جو مقبرہ نواب میاں خان اور مزار پیر شہیاں کے قریب گلی کی نکڑ پر ہے۔(2)

شہاب الدین شاہ نہرا بخاری





حضرت سیّد شاہ شہاب الدین نہرا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 964ھ کو حضرت سیّد موج دریا بخاری کے ہاں ہوئی۔ آپ اسلامی علوم وفنون میں ماہر، ولی کامل، صاحب

1 حالات شاہ بدر دیوان، ص38تا46، 81...اذکار الابرار، ص20

2 مدینۃ الاولیاء، ص540

www.dawateislami.net

کرامات اور سلسلہ سہروردیہ کے عظیم المرتبت شیخ طریقت تھے۔ آپ نے اکثر بٹالہ میں خدمات دینیہ سر انجام دیں۔ مغل بادشاہ اکبر آپ کی عظمت کا قائل تھا۔

آپ کا وصال 11 ذوالحجہ 1041ھ میں ہوا۔ مزار مبارک محلہ اسلام پورہ بھوگیوال نزد خواجہ کوٹ سعید لاہور میں ہے۔ (1)

حضرت سیّد بہاؤ الدین بخاری برادرِ خورد شاہ شہاب الدین نہرا اور حضرت سیّد مصطفی شاہ بخاری صاحبزادۂ شاہ شہاب الدین نہرا کے مزارات آپ کے مزار پر انوار کے جوار میں ہیں۔

شیخ شہیاں

حضرت پیر شیخ شہیّاں اپنے وقت کے بلند مرتبہ اولیائے کرام میں سے تھے۔ آپ کے بارے میں آتا ہے کہ شیر پر سواری فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا مزار سٹریٹ نمبر 50 بھوگیوال میں واقع ہے۔ (2)

شیخ محترم نقشبندی

حضرت شیخ محترم نقشبندی عابد و زاہد، متقی و پرہیز گار اور سلسلہ نقشبندیہ کے بڑے بزرگ تھے۔ بادشاہ اکبر کے دور (1556ء تا 1605ء) میں لاہور آئے اور 1690ء میں فوت ہوئے۔ آپکا مزار جی ٹی روڈ پر شازو لیبارٹریز (Schazoo Laboratories) کے

1 تحقیقات چشتی، ص 227 تا 230

2 مدینۃ الاولیاء، ص 509

www.dawateislami.net

قریب سوامی نگر کی ایک کوٹھی میں ہے۔[1]

شیر شاہ ولی پنج پیر

حضرت سید شیر شاہ ولی اور دیگر بزرگوں کے یہ مزارات مقبرہ نواب مہابت خان المعروف باغیچی سیٹھیاں والی اور مزار حضرت پیر سید سراج الدولہ گیلانی المعروف کالا برج باغبانپورہ کے درمیان واقع ہیں، قریب ہی قبرستان حافظ پورہ ہے۔[2]

شیر شاہ قادری نوشاہی المعروف قادو شاہ

حضرت بابا شیر شاہ قادری نوشاہی المعروف قادو شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حضرت شیخ پیر محمد سچ یار نوشہروی کے سلسلے کی شاخ برقنداز سے تھا، آپ نے پیر میاں غلام حسن جالندھری سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ آپ کی وفات 1301ھ مطابق 1884ء کو ہوئی۔ مزار جامع مسجد سلطان پورہ برلب سڑک ایک حجرے میں ہے۔[3]

صفدر علی شاہ گیلانی

حضرت سید صفدر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ زمانہ قدیم کے بزرگ ہیں، ان کا مزار ٹبہ قلعہ خزانہ، نیو کرول مین لائن، بھوگیوال نواں سلطان محمود روڈ نزد محمود بوٹی میں ہے، ساتھ ایک مسجد بھی ہے۔

---

1. مدینۃ الاولیاء، ص431تا433
2. مدینۃ الاولیاء، ص541
3. مدینۃ الاولیاء، ص241

www.dawateislami.net

عالم فقری



مصنف کتب کثیرہ عالم فقری مرحوم کا نام عالم حسین تھا، آپ 5 شوال 1364ھ مطابق 13 ستمبر 1945ء کو چاہ میراں نزد دربار میراں حسین زنجانی میں پیدا ہوئے، والد



صاحب کی وفات کے بعد گھر کے واحد کفیل ہونے کی وجہ سے میٹرک کے بعد ایک حکومتی محکمے لینڈ اینڈ واٹر ڈویلپمنٹ بورڈ میں بطور کلرک



ملازم ہوگئے اور ملازمت کے دوران ہی ایف اے، بی اے، ایم اے اسلامیات و اردو اور ایل ایل بی کے امتحانات 1975ء تک پاس کئے۔ دینی تعلیم میں ناظرہ قرآن پاک، ابتدائی صرف و نحو پڑھ کر علامہ مہر الدین جماعتی سے ترجمہ قرآن اور تفسیر کے اسباق پڑھے۔ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔

1973ء کے بعد کتب و رسائل لکھنے کا سلسلہ شروع کیا، پہلی کتاب اللہ میری توبہ

www.dawateislami.net

تحریر کی، انہی دنوں آپ نے چند احباب کے ساتھ مل کر ادارہ پیغام القرآن چاہ میراں قائم کیا جس نے کئی کتب ورسائل کو شائع کرکے مفت تقسیم کیا۔ 1986ء میں آپ نے شبیر برادرز سے معاہدہ کیا اور آپ کی کتب یہاں سے شائع ہونے لگیں۔ آپ اپنی زندگی میں 260 کتب ورسائل لکھنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ کا وصال بروز بدھ 10 رجب 1439ھ مطابق 28 مارچ 2018ء کو ہوا۔ نماز جنازہ دربار میراں حسین زنجانی پر ادا کی گئی۔ تربت موضع جلو پارک مین جلو پارک روڈ لاہور میں ہے۔[1]

عبدالحمید شکوری



باباجی قطب زماں حضرت پیر صوفی عبدالحمید شکوری سلسلہ قادریہ چشتیہ ابو العلائیہ جہانگیریہ کے شیخ طریقت تھے، آپ کے پیرو مرشد باباجی جلوہ نما پیر حاجی غلام محمد شاہ شکوری (مدفون سیٹلائٹ ٹاؤن قبرستان راولپنڈی) اور دادا مرشد تاج الاولیاء حضرت پیر عبدالشکور جہانگیری (مدفون جیون ہانہ گارڈن، فیروزپور روڈ لاہور) تھے۔ آپ کو اپنے پیرو مرشد سے خلافت حاصل ہوئی۔ زندگی بھر ذکر و فکر اور رشد و ہدایت میں بسر کرکے آپ نے 7 جولائی 1997ء مطابق یکم ربیع الاول 1418ھ کو

1 حیات فقری، ص41، 48، 50، 150، 158

www.dawateislami.net

وصال فرمایا۔ تدفین دربار عالیہ شاد باغ نزد شیر شاہ روڈ لاہور میں ہوئی۔

عبد الرزاق شاہ



ولی کامل حضرت بابا سید عبد الرزاق شاہ نہایت صاحب جذب بزرگ تھے، آپ کا مزار جامع مسجد سید المرسلین، کوچۂ محمدی، نورانی سٹریٹ نمبر 8 سلطان پورہ میں واقع ہے۔[1]

عبد الغنی قادری



حضرت شاہ عبدالغنی قادری رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں میر فاروقی کے خلیفہ اور ارائیں



1 مدینۃ الاولیاء، ص538

www.dawateislami.net

خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کی وفات بعہد شاہجہاں 1050ھ مطابق 1640ء میں ہوئی۔ آپ کی مرقد ایک مقبرے میں ہے جسے شہزادہ دارا شکوہ نے حضرت میاں میر کے مقبرے کی طرز پر تعمیر کروایا تھا۔ یہ مزار مشہور بزرگ حضرت شیخ لال حسین کے مزار اور شالامار باغ کے درمیان قبرستان شاہ عبد الغنی میں ہے۔[1]

عبد اللطیف نقشبندی

منہاج العابدین، مخزن علم و حکمت حضرت حکیم عبد اللطیف نقشبندی چاہ میراں کے مشہور شیخ طریقت تھے، مرکزی مجلس رضا نے 15 جمادی الاولیٰ 1402ھ مطابق 12 مارچ 1982ء بروز جمعہ صبح نو بجے چاہ میراں محبوب روڈ پر جامع مسجد رضا کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب منعقد کی تو آپ نے حکیم سید امین احمد وغیرہ کے ہمراہ اس میں شرکت کی اور دیگر اکابرین کے ہمراہ ایک اینٹ رکھ کر اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔[2] آپ حضرت پیر قندھاری خواجہ سید فیض محمد بخاری آستانہ عالیہ فیض آباد شریف نزد تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کے خلیفہ تھے۔[3]

عبد اللہ پاک بندگی

حضرت شیخ عبد اللہ پاک بندگی لاہور کے محلہ حاجی نالہ کے رہنے والے اور سلسلہ چشتیہ صابریہ کے شیخ طریقت تھے، آپ نے بیعت و خلافت کا شرف حضرت نظام الدین

1. تحقیقات چشتی، ص718... تذکرہ اولیائے لاہور، ص194... مدینۃ الاولیاء، ص146
2. ماہنامہ مہر و ماہ، مارچ 1982ء، ص5
3. الفیض، ص100

www.dawateislami.net

بلخی سے حاصل کیا۔ آپ کی تدفین باغ بھگت رام (جو آج کل بھگت پورہ بن چکا ہے) میں کی گئی مگر اب آپ کا مزار نظر نہیں آتا۔[1]

عبد اللہ مسافر صحرائی قادری

حضرت عبد اللہ مسافر صحرائی قادری کی پیدائش سرخ ڈھیری ضلع مردان میں 1914ء میں ہوئی۔ مردان پھر پشاور سے علم دین حاصل کیا۔ بیعت کا شرف خواجہ حسیب اللہ شاہ قادری شطاری سے پایا۔ ممبئی پھر لاہور میں رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔

آپ صاحبِ کرامت اور مستجاب الدعوات تھے۔ شالامار باغ کے قریب خواجہ ایاز شاہجہانی مسجد کی تعمیر جدید کرکے اسے آباد کیا۔ آپ نے لمبی عمر پائی، آپکا وصال 5 رجب المرجب 1329ھ مطابق 16 مارچ 1921ء کو ہوا، مزار باغبانپورہ قبرستان میں ہے جس کا گنبد سبز رنگ کا ہے۔[2]

عبد المجید صدیقی مجددی



حضرت صوفی عبد المجید صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ خاندان صدیقی کے چشم و چراغ تھے۔ والد گرامی حافظ محمد شفیع صدیقی نقشبندی جید حافظ قرآن تھے، تقریباً 40 سال نمازِ تراویح

---

1. مدینۃ الاولیاء، ص279
2. تذکرہ اولیائے لاہور، ص437 تا 439...مدینۃ الاولیاء، ص246

www.dawateislami.net

میں ختم قرآن کی سعادت پائی۔ آپ محکمۂ ریلوے میں ملازم تھے، اس سلسلے میں قلعہ احمد آباد (قدیم قلعہ سوبھا سنگھ) ضلع نارووال سے لاہور آگئے اور یہیں مصری شاہ میں رہائش اختیار کرلی۔ صوفی عبد المجید صدیقی کی پیدائش 1924ء میں یہیں ہوئی۔

صوفی صاحب نے ابتدائی علم حاصل کرنے کے بعد درس نظامی کیا اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں اپنے والد گرامی کے مرشد حضرت خواجہ صوفی نواب دین مجددی موہری شریف ضلع گجرات سے بیعت اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔ آپ نے جامع مسجد جمال عزیز روڈ مصری شاہ میں امامت و خطابت شروع فرمائی اور زندگی بھر یہ خدمت سرانجام دیتے رہے، اس مسجد کے علاوہ آپ نے تمغہ اخوان مسجد بھی تعمیر کروائی۔ آپ کا وصال 23 ربیع اول 1411ھ مطابق 13 اکتوبر 1990 بروز ہفتہ ہوا۔ تدفین جامع مسجد جمال، عزیز روڈ مصری شاہ کے ایک گوشے میں کی گئی۔ (1)

عترت علی شاہ گیلانی

سید عترت علی شاہ گیلانی بن سیّد تراب علی شاہ حضرت بدر دیوان کے خاندان سے ہیں۔ آپ کا وصال 7 رجب 1384ھ مطابق 11 نومبر 1964ء میں ہوا۔ سید راحت علی شاہ آپ کے صاحبزادے اور جانشین مقرر ہوئے۔ انھوں نے چلہ گاہ شاہ بدر دیوان سے جانب جنوب اپنے والد گرامی کا مزار تعمیر کروایا۔ مزار کا سبز گنبد دور سے نظر آتا ہے۔ (2)

(1) حضرت صوفی عبد المجید صدیقی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں معلومات آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا محمد احمد صاحب نے دیں جس پر فقیر قادری ان کا شکر گزار ہے۔

(2) مدینۃ الاولیاء، ص 565

www.dawateislami.net

علاؤ الدین بخاری

حضرت سیّد علاؤ الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ عہد بادشاہ اکبر کے بزرگ اور خاندان غوث الاعظم کے چشم وچراغ ہیں۔ ان کا مزار چلہ شاہ بدر دیوان کے قریب واقع ہے، اس مزار کو 1939ء میں تعمیر کیا گیا ہے۔



حضرت شاہ بدر دیوان نے جس جگہ چلہ کیا تھا اس جگہ ایک علامتی قبر بنا کر اس پر سبز رنگ کا ایک گنبد بنایا گیا ہے۔ علامتی قبر کے کتبے پر یہ تحریر ہے: انوار تجلیات۔ چلہ گاہ وعلامتی قبر۔ حضرت سید حسن بدر الدین المعروف شاہ بدر دیوان (مسانوی) سن ولادت 861ھ، سن وصال:1018۔

بارہ ربیع الاول کو یہاں عرس ہوتا ہے۔ اس مقبرے کے چاروں جانب قبرستان ہے۔



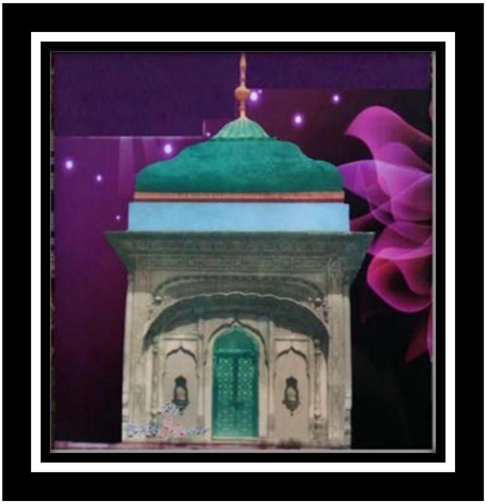
گھوڑے شاہ روڈ پر قبرستان کا ایک عظیم الشان گیٹ بنایا گیا ہے جس پر یہ عبارت کندہ تھی: چلہ گاہ سید حسن بدر الدین القادری الجیلانی البغدادی قبلہ وکعبہ المعروف حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ۔ [1]

(1) تحقیقات چشتی، ص426... تاریخ لاہور، ص211

www.dawateislami.net

غلام مرتضی نقشبندی

پیر قلعہ والے حضرت پیر غلام مرتضی نقشبندی موضع پرانی بھینی نزد شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے آرائیں خاندان میں تقریباً 1228ھ مطابق 1813ء میں پیدا ہوئے، بعد میں آپ موضع قلعہ لال سنگھ نزد شرقپور شریف میں مقیم ہو گئے۔ آپ نے اپنے علاقے میں ابتدائی علم حاصل کرنے کے بعد ریاست بہاولپور کا سفر کیا اور عربی، فارسی، تفسیر و حدیث،



فقہ و فلسفہ وغیرہ علوم میں عبور حاصل کیا۔اس کے بعد شیخ طریقت میاں بدر الدین نقشبندی آف چوہنگ سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کی۔ کافی عرصہ چلوں اور مجاہدوں میں مصروف رہے، پھر خلافت سے نوازے گئے۔ رزقِ حلال کے لیے کھیتی باڑی کرتے تھے، آپ کی شہرت پیر صاحب قلعہ والے کے لقب سے ہوئی۔ آپ سے کئی کرامات بھی ظاہر ہوئیں۔1896ء میں آپ کے ایک مخیر مرید مستری احمد بخش نے عثمان گنج میں تقریباً 5 کنال سے زیادہ زمین پیش کی، یہاں بھی آپ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ آپ کی تصانیف میں قصیدہ حضوریہ اور منظوم ترجمہ قصیدہ بردہ شریف ہیں۔

ساری زندگی رشد و ہدایت میں مصروف رہ کر آپ کا وصال 22 ذیقعدہ 1320ھ

www.dawateislami.net

مطابق 21 فروری 1903 میں ہوا، عالیشان مزار ریلوے لائن سے متصل عثمان گنج لاہور میں ہے۔ آپ کے خلفا میں آپ کے صاحبزادے فنا فی الرسول حضرت خواجہ نور محمد مرتضائی اور خواجہ مہر محمد صوبہ مرتضائی وغیرہ ہیں۔[1]

غلام مصطفےٰ سرکار

حضرت بابا غلام مصطفےٰ سرکار کا مزار شالامار لنک روڈ کے قریب مسلم کالونی کی ایک گلی میں ہے۔اس کے جانب مشرق عسکری پبلک اسکول سسٹم کی شاخ ہے۔[2]

غلام نبی قادری

صاحبِ حجرہ حضرت شاہ غلام نبی قادری رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ محمد عظیم قادری کے پوتے اور ان کے بیٹے شیخ سیّد محمود قادری (وفات:1215ھ) کے بیٹے ہیں۔ یہ بھی باکرامت بزرگ تھے۔ان کی وفات 1248ھ میں ہوئی، ان کا مزار بیگم کوٹ میں ہے۔[3]

فضل دین صدیقی

حضرت مولانا فضل دین صدیقی لاہور کے عالم دین اور مشہور صدیقی خاندان کے چشم وچراغ تھے، آپ کے والد گرامی ملک الصحاف حافظ محمد بخش صدیقی بن حافظ رحمت اللہ سہروردی نے لاہور میں مکتبہ صحافیہ قائم کیا۔آپ کی شائع شدہ کتب اور مصحف

1 خواجگان مرتضائیہ، ص423 تا 454... تذکرہ اولیائے لاہور، ص384 تا 390... مدینۃ الاولیاء، ص444 تا 446

2 مدینۃ الاولیاء، ص548

3 خزینۃ الاصفیاء، ص1 / 326... مدینۃ الاولیاء، ص224

www.dawateislami.net

شریف (قرآن پاک) ہند، ایران اور افغانستان جایا کرتے تھے۔

مولانا فضل دین صدیقی نے بھی اپنے والد صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت میں گزاری، وصال کے بعد آپ کی تدفین دربار سید بہاؤ الدین جھولن شاہ کے قریب تیزاب احاطے میں کی گئی۔ بعد میں ان کے بیٹے مولانا فیروز دین صدیقی (وفات: 1931) کو بھی ان کے ساتھ دفن کیا گیا۔

آخر الذکر کے صاحبزادے محمد جمال الدین صدیقی (وفات: 14 جولائی 1965ء) لاہور کی چار درگاہوں (درگاہ حضرت حامد قاری سہروردی، درگاہ حضرت عبد المنان برقع پوش نقشبندی، درگاہ حضرت کریم سہروردی اور درگاہ پیر روڑاں والی سید عبد اللہ شاہ گیلانی) کے متولی تھے اور ان کی تعمیر و ترقی میں کوشاں رہا کرتے تھے۔

فضل شاہ

عبد الغنی روڈ اور حق نواز روڈ کے درمیانی علاقے میں پیر سید فضل شاہ صاحب کا مزار ہے جو مقبرہ سیّد فضل شاہ (Shrine of Pir Syed Fazal Shah) کے نام سے معروف ہے۔ حضرت شاہ عبد الغنی قادری اور پیر سیّد فضل شاہ کے مزارات قریب ہیں۔

فضل شاہ چوراہی

حضرت پیر فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت پیر خواجہ حیدر شاہ چوراہی کے بیٹے ہیں، ان کی پیدائش چورہ شریف ضلع اٹک میں ہوئی، والد صاحب کی وفات کے بعد 1964ء میں وسن پورہ لاہور آ گئے، آپ حلیم الطبع، ملنسار، مہمان نواز اور شب بیدار بزرگ تھے۔

www.dawateislami.net

آپ کا وصال یکم ربیع الاول 1389ھ مطابق 18 مئی 1969ء کو جوانی کی عمر میں ہوا۔ تدفین چورہ شریف میں کی گئی، حضرت پیر کبیر علی شاہ اور حضرت پیر شبیر علی شاہ آپ کے قابل فخر فرزند ہیں۔[1]

قطب الدین قادری

حضرت سیّد قطب الدین گیلانی قادری حضرت شاہ مقیم حجروی کے خاندان سے تھے، والد قطب الانام سیّد صدر الدین قادری المعروف شیر خدا اور دادا سیّد میر محمد عبد الرزاق قادری تھے۔ آپ کی پیدائش 1180ھ مطابق 1766ء کو لاہور میں ہوئی اور یہیں 6 جمادی الاولیٰ 1250ھ مطابق 10 اکتوبر 1834ھ کو وصال فرمایا، آپ کی تدفین بیگم کوٹ میں ہوئی۔ بعد میں بوجوہ ان کی میّت کو حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ میں منتقل کر دیا گیا۔

آپ عالم دین، ولی کامل، صاحبِ استغراق و جذب، جود و سخاوت کے پیکر اور اپنے زمانے کے اولیائے کرام کے سردار تھے۔ آپ سے کثیر کرامات صادر ہوئیں۔[2]

قطب شاہ قادری

حضرت سائیں قطب شاہ قادری عظیم المرتبت بزرگ ہیں، رات میں عبادت اور دن میں رزق حلال کے لیے محنت و مزدوری کرتے تھے، جولاہوں کا کام بھی کرتے رہے۔ صاحب کرامت اور مستجاب الدعوات تھے، لوگوں سے بچتے تھے مگر لوگ انہیں تلاش کر

1 جواہر نقشبندیہ، ص475

2 مدینۃ الاولیاء، ص225

www.dawateislami.net

کے دعا کرواتے تھے۔ دنیا سے بے طمع اور خوددار تھے۔ آپ کا وصال 1290ھ مطابق 1873ء کو ہوا۔ مزار مبارک چاہ میراں کے مشرقی جانب ہے۔ مزار کے شمال میں مزار حضرت شاہ بلاول، مغرب میں شہزادہ پرویز کا مقبرہ، جنوب میں حجرہ میر مہدی واقع ہے۔

کرم شاہ ولی

حضرت سید کرم شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار جی ٹی روڈ پر شازو لیبارٹریز (Schazoo Laboratories) سے شہر کی جانب آئیں تو بائیں ہاتھ ریلوے کی کوٹھیوں کے ساتھ واقع ہے۔ لوگ یہاں آتے اور فاتحہ کرتے ہیں، تربت پر مقبرہ بنا ہوا ہے۔[1]

کریم شاہ سہروردی

حضرت پیر سیّد کریم شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مین جی ٹی روڈ اور ویٹ مین روڈ کے چوک کے ساتھ باغبانپورہ نزد کوٹھی میاں معراج دین ہاؤس کے قریب واقع ہے۔[2]

گجا پیر

حضرت گُجا پیر باکرامت ولی اللہ تھے، ان کا مزار دو موریہ پل کے اوپر ریلوے لائن سے جانبِ شمال مصری شاہ میں بُلندی پر واقع ہے۔ یہ ایک کمرے میں ہے، اس میں تین قبریں ہیں مگر نمایاں قبر آپ کی ہے۔ دربار پر سبز گنبد مع تمغہ کلس تعمیر کیا گیا ہے۔[3]

---

1 مدینۃ الاولیاء، ص545

2 لاہور کے اولیائے سہرورد، ص214... تحقیقات چشتی، ص518

3 مدینۃ الاولیاء، ص532

www.dawateislami.net

گوہر پیر

حضرت بابا شاہ گوہر پیر رحمۃ اللہ علیہ کا اصل نام پیر سیّد علی گوہر حسینی ہے۔ آپ کی ولادت 11 ربیع الآخر 729ء بروز جمعہ اوچ شریف ضلع بہاولپور میں ہوئی۔ علوم ظاہری







والد صاحب علامہ پیر سیّد حسن کبیر الدین حسینی سے حاصل کی، انہیں سے بیعت ہوئے۔ پھر عبادت وریاضت میں مشغول ہو کر کامل ہوگئے۔ والد صاحب نے خلافت سے بھی نواز دیا۔ آپ نے تبلیغ دین کے لیے کشمیر اور پھر لاہور کا سفر فرمایا۔

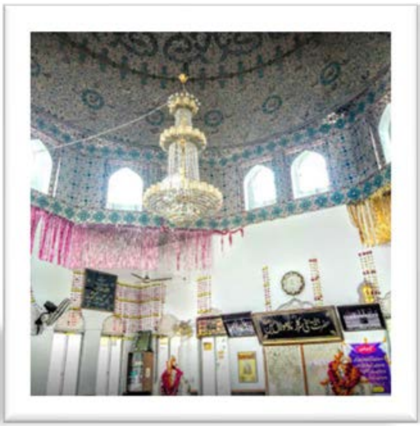
www.dawateislami.net

لاہور میں آپ نے دریائے راوی کے کنارے ایک ویرانے میں قیام فرمایا جسے اَب محمود بوٹی کہا جاتا ہے۔ یادِ الٰہی میں ایسے گم ہو گئے کہ قلندرانہ کیفیات میں چلے گئے۔ کئی حضرات کو آپ سے فیض ملا اور کئی کرامات بھی ظاہر ہوئیں۔ آپ کا وصال 21 رمضان 825ھ کو ہوا۔ جائے قیام میں تدفین ہوئی۔ آپ کا مزار محمود بوٹی عقب شالامار باغ میں واقع ہے۔ مزار ایک بلند چبوترے پر واقع ہے اس کا سبز گنبد قدرے بڑا ہے۔ عمارت مغلیہ طرز تعمیر پر بنائی گئی ہے۔[1]



مادھو لال حسین قادری

دَرویشِ کامل حضرت لال حسین قادری المعروف شیخ مادھو اور لال شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 938ھ مطابق 945ء میں ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ہوئی اور 29 یا 30 جمادی الاخریٰ 1008ھ کو وصال فرمایا، مزار باغبان پورہ لاہور میں ہے۔ آپ حافظِ قرآن، عالمِ دین، حضرت بہلول شاہ قادری کے مرید و خلیفہ، صاحبِ دیوان صوفی شاعر اور مشہور ولیُّ اللہ ہیں۔



---

1 تذکرہ اولیائے لاہور، ص107 تا 109

www.dawateislami.net

کہا جاتا ہے کہ آپ کا تعلق صوفیا کے ملامتی گروہ سے ہے۔[1]

محرم علی چشتی لاہوری

محب اعلیٰ حضرت مولانا محرم علی چشتی لاہوری کی پیدائش لاہور کے ایک علمی وروحانی چشتی خاندان میں 6 محرم 1280ھ مطابق 23 جون 1863ء کو ہوئی۔ آپ نے اسلامی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دنیاوی تعلیم کی طرف توجہ دی، علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے کیا، بعد میں وکالت کا امتحان بھی پاس کیا۔

آپ کو عربی، فارسی، اردو اور انگریزی میں عبور حاصل تھا، میدان صحافت میں قدم رکھا اور اخبار رفیق ہند کا آغاز کیا، وکالت بھی کرتے رہے، آپ اچھے اسلامی صاحب دیوان شاعر بھی تھے، کئی اسلامی کتب بھی لکھیں۔

آپ کا شمار انجمن نعمانیہ کے بانی اراکین میں ہوتا ہے، پھر بالترتیب جنرل سیکرٹری، صدر ثانی، صدر اور دار العلوم نعمانیہ کے ناظم اعلیٰ کے عہدوں پر کام کرتے رہے۔ آپ کی کوششوں سے امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری لاہور تشریف لائے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ آپ ذہانت وفطانت، جودتِ طبع، تیزیِ خیالات اور ہمدردی قوم وملت میں مشہور تھے، بیرون شہر کے علما جب لاہور آتے تو آپ کے ہاں ٹھہرا کرتے تھے۔

آپ حضرت مستان شاہ کابلی کے مرید اور قبلہ عالم پیر سید مہر علی شاہ صاحب کے عقیدت مند تھے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب سے آپ کا بہترین رابطہ تھا، آپ

1 انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/ 140 تا 146

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت کے نہ صرف قدرداں تھے بلکہ ترجمان بھی تھے۔ یہ بڑے اثرورسوخ والے تھے، جسے چاہتے لاہور میونسپل کمیٹی کا ممبر منتخب کروادیتے تھے۔ اس لیے بادشاہ گر مشہور تھے۔ پہلے ان کی رہائش شیخوپوریوں والے بازار میں تھے پھر ہیرا منڈی کے عقب میں ایک وسیع حویلی میں رہنے لگے۔

آپ نے 15 جمادی الاخری 1330ھ کو اعلیٰ حضرت کو دس سوالات روانہ کئے، اعلیٰ حضرت نے اس کے جواب میں ایک تاریخی فتویٰ لکھا[1] جو مسلمانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ آپ نے یکم رمضان 1353ھ مطابق 8 ستمبر 1934ء کو وفات پائی۔

تدفین دربار پیر مستان شاہ دہلی میں ہوئی۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ابراہیم علی چشتی رکن مجلس عاملہ انجمن نعمانیہ لاہورونگران لائبریری انجمن ہذا تھے۔ ان کی وفات 1968ء میں ہوئی، تدفین تکیہ صابر شاہ عقب بادشاہی مسجد لاہور میں کی گئی اور مولانا قائم علی چشتی مہروی فاضل گولڑہ شریف آپ کے دوسرے فرزند تھے۔[2]

محمد باقر دھڑیالوی

حضرت مولانا محمد باقر دھڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ موضع دھڑیال ضلع جہلم میں پیدا ہوئے پھر اندرون بھاٹی گیٹ لاہور منتقل ہوگئے۔ آپ جید عالم دین، صوفی باصفا، مصنف کتب اور شیخ طریقت تھے۔ آپ نے بیعت و خلافت کا شرف حضرت سیّد میر جان کابلی سے حاصل

1 فتاویٰ رضویہ، 29/591 تا 611

2 امام احمد رضا اور علمائے لاہور، ص35 تا 53... تجلیات مہر انور، ص817... فتاویٰ رضویہ، 29/591 تا 611... صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور، ص102، 154، 194... مدینۃ الاولیاء، ص296

www.dawateislami.net

کیا۔ آپ کی تصانیف میں مصباح الحقیقت، نسیم سحر شرح دیوان حافظ اور مصباح النورانی درحالات خواجہ محکم الدین سیرانی مترجم شامل ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش ووصال اور مقام تدفین کے بارے میں معلومات نہ مل سکیں۔(1)

محمد حسین چشتی صابری

حضرت پیر محمد حسین چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کے شیخ طریقت تھے، بیعت وخلافت پیر محمد شاہ چشتی سے حاصل تھی، آپ کا وصال 10 جمادی الاخری 1372ھ مطابق 26 فروری 1953ء کو ہوا۔ مزار مبارک قبرستان بدھوکا آوا میں ہے۔ ساتھ ہی آپ کے خلیفہ حاجی محمد صادق چشتی (وصال:26 شوال 1393ھ مطابق 22 نومبر 1972ء) مدفون ہیں۔(2)

محمد سعید شاہ زنجانی چشتی المعروف سید قطب شاہ

حضرت خواجہ سیّد محمد سعید شاہ زنجانی چشتی المعروف سید قطب شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1251ھ مطابق 1835ء کو بھرتھ نزد شاہدرہ لاہور حضرت میراں یعقوب صدر دیوان زنجانی کے خاندان میں ہوئی۔ آپ نے علم دین والد گرامی مولانا حکیم سیّد حیدر شاہ زنجانی، مولانا سلطان احمد نقشبندی کرولوی، مفتی ولی اللہ لاہوری وغیرہ سے حاصل کیا، بیعت وخلافت کا شرف حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی سے حاصل ہوا۔ آپ جید

(1) تذکرہ خانوادۂ ایشاں، ص317تا320

(2) مدینۃ الاولیاء، ص312

www.dawateislami.net

عالم دین، بہترین خطیب اور صاحب تصنیف ہیں۔ تصانیف میں مر آۃ العاشقین مشہور ہے۔ آپ کا وصال 1328ھ مطابق 1910ء کو ہوا۔ مزار مبارک احاطہ قبور سادات زنجانی برلب سڑک براستہ دربار شیخ لال حسین، باغبانپورہ لاہور میں ہے۔[1]

محمد شاہ

حضرت پیر شیخ محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کثیر الفیض تھے، لاہور اور امرتسر میں کئی مرید تھے۔ آپ کا وصال جمادی الاولیٰ 1283ھ مطابق 27 ستمبر 1866ء کو لاہور میں ہوا۔ آپ کی تربت مزار گھوڑے شاہ کے بالمقابل تہ خانے میں ہے، جس کے اوپر گنبد ہے، قریب ہی ایک مسجد ہے۔[2]

محمد شاہ نقشبندی مجددی

پیر طریقت حضرت سیّد محمد شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ امرتسر مشرقی پنجاب کے رہنے والے تھے، انھوں نے بیعت و خلافت حضرت پیر سیّد اسماعیل حسن لدھیانوی مجددی سے حاصل کی۔ قیام پاکستان سے قبل شمال مشرقی لاہور میں آئے اور رشد وہدایت میں مصروف رہے۔ آپ کا وصال 9 ذوالحجہ 1339ھ مطابق 1920ء کو ہوا۔ آپ کا مزار مقبرہ بدھو کا آواہ کے بالقابل احاطہ انجینئرنگ یونیورسٹی جی ٹی روڈ لاہور میں مسجد کے ساتھ ہے جو مقبرہ سیّد محمد شاہ مجددی کے نام سے جانا جاتا ہے۔[3]

1. فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 1/223 تا 234
2. بزرگان لاہور، ص 276
3. مدینۃ الاولیاء، ص 448، 449

www.dawateislami.net

محمد شفیق احمد قادری

سراج السالکین حضرت خواجہ حافظ محمد شفیق احمد قادری چشتی کی پیدائش 1260ھ مطابق 1844ء کو فاروق گنج لاہور کے ایک علمی و صوفی گھرانے میں ہوئی، انھوں نے حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی کے خلیفہ خواجہ سید عباس علی شاہ گیلانی اور دیگر بزرگوں سے خلافت حاصل کی۔

آپ عالم، زاہد، عبادت گزار اور قصیدہ بردہ شریف کے عامل تھے۔ آپ کا وصال 29جمادی الاولیٰ 1376ھ مطابق یکم جنوری 1957ء کو ہوا، مزار میانی صاحب قبرستان میں دل افروز اسٹریٹ میں تکیہ نظام شاہ و مستان شاہ کے قریب واقع ہے۔ یہ آستانہ عالیہ کدھر شریف نزد کٹھیالہ شیخاں ضلع منڈی بہاؤ الدین کے سجادہ نشین ڈاکٹر محمد فرخ حفیظ کے ناناجان ہیں۔[1]

محمد عظیم قادری بیگم کوٹی

حضرت شیخ سیّد محمد عظیم شاہ قادری گیلانی بیگم کوٹی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ مقیم حجروی کے خاندان سے اور صاحب تصرف، جامع کمالات ظاہری و باطنی بزرگ تھے۔ آپ کا وصال 1181ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار عثمان سٹریٹ بیگم کوٹ لاہور میں ہے، مزار کے ساتھ قبرستان اور مسجد بھی ہے۔[2]

1 فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، 7/141 تا 143

2 خزینۃ الاصفیاء، ص 1/314... مدینۃ الاولیاء، ص 204

www.dawateislami.net

محمد عمر دین اصغر چشتی صابری

حضرت خواجہ محمد عمر دین المعروف اصغر چشتی صابری کی پیدائش کوٹ میراں ضلع امرتسر ہند میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کے بعد محکمہ ڈاک میں ملازم ہوگئے اور ترقی کرکے پوسٹ ماسٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ بیعت و خلافت کا شرف صوفی محمد صدیق چشتی آف کالیکی منڈی تحصیل و ضلع حافظ آباد سے حاصل کیا۔ زندگی کا ایک حصہ بدوملہی ضلع نارووال میں گزرا، یہاں عظیم صابری مسجد تعمیر کروائی۔ آپ کا وصال 28 ذوالحجہ 1388ھ مطابق 28 مارچ 1968ء کو لاہور میں ہوا، تدفین کوٹ خواجہ سعید قبرستان آرائیاں، مہر محمد حنیف روڈ لاہور میں ہوئی، جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔ (1)

محمد مطیع الحق پیامی مجددی

حضرت علامہ مولانا محمد مطیع الحق پیامی حنفی چشتی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل، صوفی باصفا، صاحب ضیاء العقائد، اسلامی شاعر اور ناظم کتب خانہ ضیاء العلوم فیض باغ لاہور تھے۔ آپ کی تربت گھوڑے شاہ قبرستان میں ہے۔

محمد نواز نقشبندی

یادگار اسلاف حضرت مولانا قاری حافظ ابو الفیاض محمد نواز نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ میانوالی کے رہنے والے تھے، علامہ نبی بخش حلوائی کے شاگرد اور حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری کے مرید تھے۔ عرصہ دراز تک جامع مسجد حبیب گنج، مصری شاہ

(1) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 3/582 تا 584

www.dawateislami.net

لاہور میں فی سبیل اللہ امامت وخطابت اور حفظ القرآن کی تدریس کرتے رہے۔ تلاوت قرآن کرتے تو سننے والوں کو لطف آجاتا۔ مطالعہ کے شوقین اور کتاب دوست تھے۔ آپ کی ذاتی لائبریری میں کثیر کتب تھیں۔ آپ کا وصال 1970ء میں ہوا۔ نمازجنازہ میں لوگوں کا ازدحام تھا، فقط حفاظ کی تعداد 112 تھی۔ مقامی جنازگاہ میں جگہ کی کمی کی وجہ سے نمازِ جنازہ انجینئرنگ یونیورسٹی میں ادا کی گئی۔ (1)

محمود شاہ مجددی

خواجہ محمود شاہ مجددی کوچہ کوٹھی داران کشمیری بازار لاہور کے رہنے والے تھے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ عبدالکریم مجددی سے بیعت وخلافت پائی جوکہ حضرت خواجہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ تھے۔ نہایت عابدوزاہد، رشدوہدایت میں مصروف، سیرت و صورت میں خوبصورت اور کثیر الفیض تھے، لاہور وامرتسر میں ہزارہا مرید تھے۔

آپ نے 1280ھ مطابق 1862ء میں وفات ہوئی۔ آپ کا مزار حضرت سید بہاؤ الدین گھوڑے شاہ کے بالمقابل جامع مسجد اکبری کے عقب میں واقع ہے، قبرتہ خانے میں ہے۔ مزار پر گنبد تعمیر کیا گیا ہے۔ (2)

مخدوم علی شاہ ولی

حضرت مخدوم علی شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ مغل بادشاہ شاہجہاں کے دور میں فوج کے ایک

1. مدینۃ الاولیاء، ص 461... مجالس علماء، ص 115
2. تذکرہ اولیائے لاہور، ص 432، 433

www.dawateislami.net

دستہ کے سالار اور بڑے رعب دبدبہ والے تھے، پھر طبیعت میں انقلاب آیا اور درویشی اختیار کرلی۔ درجہ ولایت پر فائز ہو کر مرجع خاص وعام ہو گئے۔

جب وصال ہوا تو شاہی خرچ پر آپ کے مزار پر مقبرہ تعمیر ہوا۔ یہ مقبرہ پاکستان ٹکسال باغبان پورہ سے آگے جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔ مقبرہ سے کچھ آگے فردوس مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ (1)

مستان شاہ قریشی چشتی

حضرت مستان شاہ قریشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1086ھ میں ہوئی اور آپ نے 114 سال کی عمر میں 27 ربیع الاخر 1200ھ میں وصال فرمایا۔ ان کا مزار تکیہ مستان شاہ کوٹ خواجہ سعید سٹریٹ میں ہے۔ اس تکیہ کے ساتھ مغل شہزادہ پرویز کے مہاوت یعنی فیل بان حضرت سیّد احمد شاہ کا مقبرہ بھی ہے۔ سائیں رنگ علی اور سیّد سردار شاہ کے مزارات بھی اسی تکیہ مستان شاہ میں ہیں۔ (2)

مسعود عالم حمیدی جہانگیری

باباجی سرکار حضرت پیر مسعود عالم حمیدی جہانگیری حضرت پیر صوفی عبد الحمید شکوری کے جانشین مقرر ہوئے۔ ان کا وصال 22 جمادی الاخریٰ 1438ھ مطابق 22 مارچ 2017ء کو ہوا۔ تدفین دربار عالیہ شاد باغ نزد شیر شاہ روڈ لاہور میں ہوئی۔

---

1 مدینۃ الاولیاء، ص508

2 تحقیقات چشتی، ص965... مدینۃ الاولیاء، ص292

www.dawateislami.net

مقبول الرحمن شاہ



حضرت پیر سید مقبول الرحمن شاہ آستانہ عالیہ موہڑہ شریف کے خلیفہ تھے۔ان کا وصال 27 رمضان 1431ھ مطابق 7 ستمبر 2010ء میں ہوا، تدفین دربار عالیہ نقشبندیہ موہڑہ شریف راجپوت روڈ وسن پورہ میں والد گرامی حضرت سخی شاہ بادشاہ پیر سید نور حسن شاہ نقشبندی کے مزار سے متصل ہوئی۔ مزار پر سبز رنگ کا گنبد ہے۔

مکھن شاہ

حضرت مکھن شاہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل بزرگ تھے، ان کا مزار چاہ میراں گلی نمبر 9 میں واقع ہے، اس کے قریب جامع مسجد نعمانیہ المعروف مسجد مکھن شاہ، حویلی کمبواں اور قبرستان کمبواں ہے۔(1)

مہر محمد صوبہ مرتضائی

حضرت قبلہ مہر محمد صوبہ نقشبندی، مجددی، مرتضائی کی پیدائش 1250ھ مطابق 1835ء کو چوہٹہ قاضی اللہ داد اندرون یکی دروازہ کے ارائیں خاندان میں ہوئی۔ قرآن پاک اور ابتدائی فارسی واردو تعلیم محلے کے امام مسجد سے حاصل کی۔ والدین کا انتقال بچپن میں ہو گیا، بھائیوں کی کفالت کے لیے کچھ عرصہ ملازمت اختیار کی، اس کے بعد کوٹ

(1) مدینۃ الاولیاء، ص544

www.dawateislami.net

خواجہ سعید اور وسن پورہ میں آباواجداداور کرائے کی زمین میں کھیتی باڑی کرنے لگے۔اس میں کامیابی ملی اوربڑے زمیندار ہوگئے۔دین سے محبت بچپن سے تھی،صوم وصلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ اورادِ فتحیہ اوردیگر وظائف کے پابند تھے۔پیر قلعہ والے حضرت پیر غلام مرتضی نقشبندی سے بیعت اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔صوبہ کا لقب انھوں نے ہی عطا کیا۔اپنے رہائش گاہ پر ہفتہ وار حلقہ ذکر اور محفل نعت منعقد کیا کرتے تھے۔حلقہ احباب وسیع تھا۔آپ متبع سنت،عاشق مرشد،رقیق القلب اور کثیر الکرامات تھے۔آپ کے صاحبزادے میاں کرم الٰہی مرتضائی سمیت خلفا کی تعداد 8 ہے۔آپ نے 20صفر 1364ھ مطابق 4فروری 1945ء کو وصال فرمایا۔میانی صاحب قبرستان میں برلب بہاولپور روڈ آپ کا پروقار مقبرہ روڈ سے نظر آتا ہے۔(1)

میر جان کابلی



حضرت سیّد میر جان کابلی رحمۃ اللہ علیہ حسینی بخاری سادات کے ہاں کم وبیش 1800ء کو کابل میں پیدا ہوئے۔ننھیال کی جانب سے آپ کا شجرہ حضرت ایشان سیّد خاوند محمود بخاری سے مل جاتا ہے۔آپ اپنے والد گرامی خواجہ سیّد میر حسن بخاری سے علوم وفنون اور معرفت کے اسباق پڑھ کر ظاہری وباطنی علوم کے جامع ہوئے۔آپ

(1) خواجگان مرتضائیہ،ص460تا467

www.dawateislami.net

کی کوششوں سے کثیر غیر مسلم مسلمان اور ہزاروں فساق تائب ہوئے۔

1865ء میں آپ حج کر کے واپس ممبئی روانہ ہوئے تو سمندری طوفان کی وجہ سے آپ کی زوجہ محترمہ اور صاحبزادے سمندر میں ڈوب کر شہید ہوگئے۔ آپ کو بیعت و خلافت کا شرف حضرت علامہ سیّد احمد یار بخاری خلیفہ حضرت شیخ محمد شریف قندھاری نقشبندی سے حاصل ہوا۔ لاہور آکر آپ نے حضرتِ ایشاں، پیر سیّد خاوند محمود بخاری سے بھی روحانی فیضان پایا۔ شروع میں آپ کا قیام اندورن لاہور کی اونچی مسجد میں تھا۔

حضرت ایشاں کے وصال کے بعد آپ کشمیر، استنبول وغیرہ میں بھی تشریف لے گئے۔ آپ تقریباً 30 سال لاہور میں مقیم رہ کر رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ آپ کا وصال یکم شعبان 1319ء مطابق 13 نومبر 1901ء میں ہوا، تدفین حضرت ایشاں اور برادر اصغر حضرت سیّد سَید محمود آغا کی قبور کے درمیان میں ہوئی۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، اسلامی شاعر اور باکرامت ولی اللہ تھے۔[1]

نور حسن شاہ نقشبندی



حضرت پیر سیدنور حسن شاہ نقشبندی المعروف سخی شاہ بادشاہ دربار عالیہ نقشبندیہ موہڑہ شریف پیرانوالہ روڈ وسن پورہ کے بانی ہیں، آپ کو باباجی سرکار حضرت پیر محمد قاسم موہڑوی کوہِ مری ضلع راولپنڈی سے بیعت

[1] تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص280 تا 290

www.dawateislami.net

وخلافت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے 5 ربیع الاول 1347ھ کو وصال فرمایا۔ تدفین آستانے میں کی گئی۔ پیر سید مقبول الرحمن شاہ صاحب آپ کے صاحبزادے اور جانشین تھے۔

نور محمد مرتضائی

فنافی الرسول حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد نقشبندی، مجددی، مرتضائی، خواجہ غلام مرتضیٰ نقشبندی کے ہاں 28 جمادی الاخریٰ 1314ھ مطابق 4 دسمبر 1896ء کو محلہ عثمان گنج بادامی باغ لاہور میں



پیدا ہوئے، چھ سال کی عمر میں والد گرامی وفات پاگئے۔ آپ مدرسہ حمیدیہ میں پڑھتے رہے پھر سنہری مسجد اندرون لاہور کے امام و خطیب مفتی محمد یار خلیق سے اسلامی علوم وفنون میں عبور حاصل کیا۔ والد صاحب نے بچپن میں ہی بیعت کرکے خلافت سے نواز دیا تھا۔ آپ جید عالم دین، بہترین مفسر ومحدث، امام المناظرین اور کثیر الفیض شیخ طریقت تھے۔ زندگی بھر رشد وہدایت میں مصروف رہ کر 2 ذیقعدہ 1377ھ مطابق 21 مئی 1958ء وصال فرمایا۔ والد صاحب

www.dawateislami.net

کی تربت کے ساتھ عثمان گنج لاہور میں تدفین ہوئی۔[1]

وحید حسن قادری

حضرت پیر وحید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت تھے، آپ کا وصال 11 ربیع الاول 1391ھ مطابق 1971ء کو ہوا۔ مزار قبرستان بدھوکا آواہ میں ہے۔ آپ کے مزار کے ساتھ صاحبِ دیوان پنجابی شاعر بلبل پنجاب بابو فیروز دین شرف کی قبر بھی ہے۔[2]

ہاشم علی شاہ سہروردی

حضرت پیر سید ہاشم علی شاہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ رتڑ چھتڑ مکان شریف نزد ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب ہند کے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے پیر قلندر شاہ سہروردی (پیدائش:1185ھ،وفات:27رمضان1248ھ) سے بیعت اور خلافت کا شرف پایا۔ آپ صاحب مجاہدہ و توکل تھے۔ آپ کا مزار شریف کوٹ خواجہ سعید لاہور میں ہے۔[3]

1 خواجگان مرتضائیہ، ص551 تا1051... تذکرہ اولیائے لاہور، ص420 تا425

2 مدینۃ الاولیاء، ص255

3 لاہور کے اولیائے سہرورد، ص121، 215

www.dawateislami.net

فصل 3: شالامار ٹاؤن کے 12 تاریخی مقامات

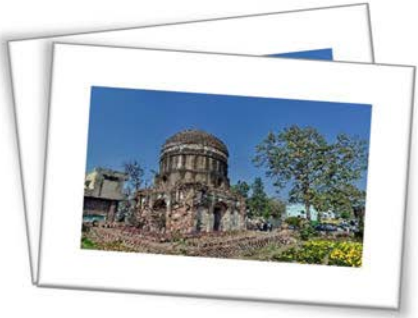
شالامار ٹاؤن کے تاریخی مقامات میں سرفہرست تو شالامار باغ ہے جس کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے، اس کے علاوہ بھی کئی تاریخی واہم مقامات اور ادارے ہیں جن کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

باغ مہابت خان

باغ مہابت خان (Garden of Mahabat Khan) باغبانپورہ کے علاقے سنگھ پورہ (Singhpura) میں واقع ہے، آج کل اسے باغیچی سیٹھاں والی کہا جاتا ہے۔ یہ جی ٹی روڈ کے گھاس منڈی سٹاپ سے شالامار باغ کے بالمقابل جانبِ جنوب ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اسے مغلیہ دور کے مشہور عہدیدار و جرنیل خانِ خانان مہابت خان نے بنوایا تھا، 1635ء میں جب اس کا انتقال ہوا تو اسے یہاں دفن کیا گیا، باغ کے ایک جانب اس کی قبر ہے۔ مہابت خان کا تذکرہ

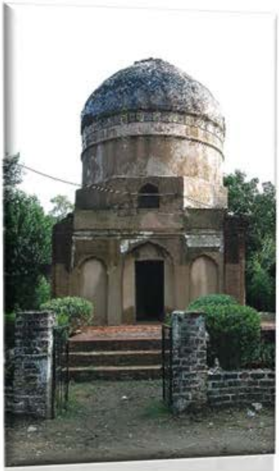


تزک جہانگیری میں کئی مقامات میں موجود ہے۔[1] یہاں اب باغ تو موجود نہیں، البتہ! مہابت خان کا مقبرہ ابھی بھی موجود ہے۔



بدھو کا مقبرہ

بدھو کا مقبرہ(Buddhu's Tomb) جسے بدھو کا آواہ (بھٹہ) بھی کہا جاتا ہے۔یہ جی ٹی روڈ پر انجینئرنگ یونیورسٹی کے بالمقابل واقع ہے۔یہ مقبرہ مربع شکل میں ہے۔ چاروں طرف ایک ایک دروازہ ہے، جس پر محراب بنائی گئی ہے۔ اس کے اوپر 32فٹ قطر کا گنبد ہے جسے نیلے اور پیلے رنگ کی پھولدار ٹائلوں سے سجایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ شاہجہاں کے دور(1628ء تا 1658ء) میں بدھو ایک امیر شخص تھا جو سدھو کا بیٹا تھا۔ یہ اینٹیں اور برتن بنانے کا کام کرتا تھا۔ حضرت میاں میر کے مرید و خلیفہ حضرت عبدالحق قادری سردیوں کے موسم میں ایک دن تیز بارش کے دوران تشریف لائے اور اس کے بھٹے کے قریب حرارت لینے کے لیے بیٹھنے لگے تو اس نے غرور میں آکر انہیں نوکروں کے ذریعے بیٹھنے نہ دیا، آپ ناراض ہو گئے اور اس کے لیے



[1] تحقیقات چشتی، ص693

www.dawateislami.net

دعائے ضرر فرمائی جس سے اس کا یہ آوا ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا ہو گیا۔[1]

تکیہ مائی بھاگی شاہ

لاہور میں سکھوں کے دور میں ایک مجذوبہ مائی بھاگی شاہ تھی جس کے خوارق عادت مشہور تھے، عوام کے ساتھ ساتھ سکھ حکمران بھی اس کے معتقد تھے۔ اس کا انتقال 10 ذیقعدہ 1266ھ کو ہوا۔ اس کو تکیہ مائی بھاگی شاہ، چاہ میراں لاہور میں دفن کیا گیا ہے، یہاں اس کے خاندان کے دیگر افراد بھی مدفون ہیں، ایک بزرگ سائیں بوری شاہ قادری کی قبر بھی ہے۔ اسی کے نام پر یہاں ایک علاقہ بھوگیوال (Bhogiwal) ہے۔[2]

حجرہ میر مہدی

کوٹ خواجہ سعید شمال مغربی جانب ہی مقبرہ شہزادہ پرویز کے قریب ایک بلند چبوترا ہے جس پر کئی قبور ہیں مگر اس میں بڑی قبر میر مہدی کی ہے۔ مزار پر حضرت بابا پیر مہندی شاہ سرکار لکھا ہوا ہے۔ ان کا ہر سال عرس ہوتا ہے۔ اس کے قریب آبادی کو محلہ پیر مہندی کہا جاتا ہے۔

مشہور ولی اللہ میاں میر بھی یہاں کے حجرے میں قیام فرماتے تھے۔ یہ مقام عید گاہ (Eid-Gah Kot Khawaja Saeed) اور قدیمی محراب کے طور پر معروف رہا ہے۔

مقبرہ دائی انگہ

برلب جی ٹی روڈ، یو ای ٹی (University of Engineering and Technology)

1 تاریخ لاہور، ص221

2 تحقیقات چشتی، ص518 تا 521

www.dawateislami.net

کے قریب شالامار ٹاؤن میں واقع ایک گلابی باغ ہے جس میں دائی انگہ کا مقبرہ (Tomb of Dai Anga) ہے۔ باغ کا عالیشان داخلی دروازہ سلطان بیگم نے 1655ء میں بنوایا۔



اس باغ میں داخل ہوں تو جانب شمال کچھ فاصلے پر دائی انگہ کا مقبرہ نظر آتا ہے جو مثمن (Octagon) شکل میں ہے۔ یہ مقبرہ 1082ھ مطابق 1671ء میں تعمیر کیا گیا۔ اس عمارت کے درمیان ایک بڑا گنبد ہے اور چاروں کونوں میں چھوٹے چھوٹے مینار ہیں۔ مائی انگہ کی قبر تہ خانے میں ہے جس کا دروازہ بند ہے۔ البتہ



عمارت میں بنے سوراخوں سے اندر دیکھا جاسکتا ہے۔ دائی انگہ کا اصل نام زیب النساء ہے، یہ مغل بادشاہ شاہجہاں کی دایہ (Midwife) تھیں۔[1]

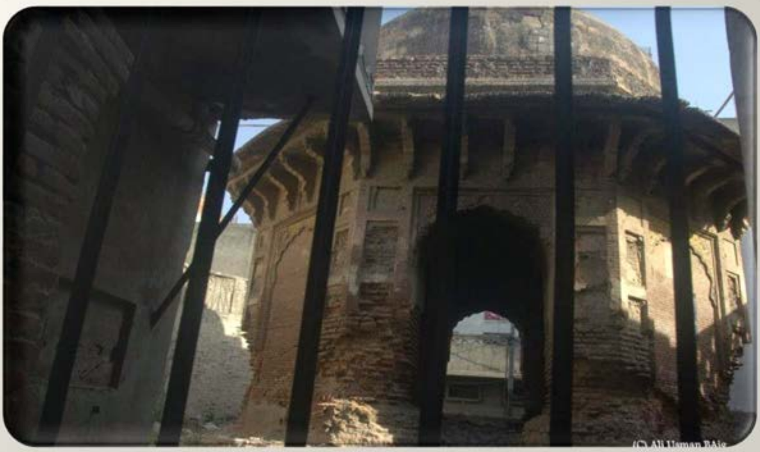
[1] تاریخ لاہور، ص 206

www.dawateislami.net

مقبرہ رسول شاہیاں



بھوگیوال کے غربی جانب اور چلہ شاہ بدر دیوان کے شمال مشرقی کونے میں ایک ہشت پہلو (Octagon) عمارت پر گنبد واقع ہے۔ گنبد سیاہ معلوم ہوتا ہے، اسے مقبرہ رسول شاہیاں (Tomb of Rasul Shahyun) کہا جاتا ہے، اس میں کہیں کہیں روغنی نقش ونگار نظر آتے ہیں۔ اس مقبرے میں تہ خانہ بھی ہے۔[1]

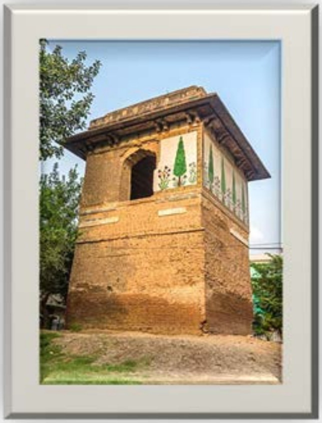


---

[1] تاریخ لاہور، ص219

www.dawateislami.net

مقبرہ سرو والا



سرو والا مقبرہ (Cypress Tomb) جس کا اصل نام مقبرہ شرف النساء بیگم ہے۔ یہ بیگم پورہ کے محلے شریف پارک کی گنجان آبادی میں مقبرہ دائی انگہ کے شمالی جانب عقب میں 200 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مغل بادشاہ محمد شاہ کے گورنر نواب خان بہادر زکریا خان کی بہن اور نواب عبد الصمد خان دلیر جنگ کی بیٹی شرف النساء بیگم یہاں مدفون ہے۔ یہ 12 میٹر (39 فٹ) بلند ہے۔ اس کی تعمیر کم و بیش 1740ء میں ہوئی۔

شرف النساء بیگم عالمہ فاضلہ اور قرآن پاک سے بہت محبت کرنے والی تھیں۔ روزانہ



یہاں تلاوتِ قرآن کیا کرتی تھیں، ان کی وصیت کے مطابق انہیں یہاں دفن کیا گیا۔ پہلے اس مقبرے کے ساتھ پانی کا حوض اور باغ تھا مگر اب یہ دونوں چیزیں نہیں ہیں۔ اس میں مغلیہ اور ہندی طرزِ تعمیر کا امتزاج ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاک و ہند میں اس



طرز کا کوئی مقبرہ نہیں ہے۔ اس کے اوپر والے حصے میں مصری اہرام کی مانند تکون اور پست گنبد ہے۔ مقبرے کی دیواروں پر کانسی کار کاشی ٹائیلوں سے مزین سرو کے بلند درخت منقش ہیں۔ یہ عمارت مربع نما اور دو منزلہ ہے۔[1]

مقبرہ شہزادہ پرویز

مقبرہ شہزادہ پرویز (Prince Pervez Tomb) جہانگیر کے بیٹے شہزادہ پرویز اور داراشکوہ دونوں کے نام سے معروف ہے۔ یہ اس وقت کوٹ خواجہ سعید میں چاہ میراں



روڈ کے قریب آبادی میں ہے۔ یہ کافی بلند ہے۔ اسے ایک چبوترے پر بنایا گیا ہے۔ اس کی شکل مثمن (Octagon) ہے جس میں کئی محرابیں بنی ہوئی ہیں۔

1 تاریخ لاہور، ص 206

www.dawateislami.net



یہ علاقہ مغلیہ دور میں پرویز آباد کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہاں کس کو دفن کیا گیا؟ اس میں کئی اقوال ہیں، بہرحال مغلیہ خاندان کے شہزادے ایک یا زیادہ یہاں مدفون ہیں۔



اس عمارت کے قریب ایک مسجد بھی ہے جس پر سبز رنگ کا گنبد بنایا گیا ہے اور قریب ہی تکیہ مستان شاہ بھی ہے جہاں حضرت مستان شاہ قریشی چشتی کا مزار ہے۔ کچھ عرصہ قبل محکمہ اوقاف نے اس کے چبوترے اور اس کے ساتھ زمین پر چھوٹی اینٹیں لگائی ہیں اور اس جگہ کو چاروں جانب سے لوہے کا جنگلا اور گیٹ لگا کر محفوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ (1)



مقبرہ شہزادی خواجہ سعید

کوٹ خواجہ سعید کے شمال مغرب اور مقبرہ شہزادہ پرویز کے مشرق میں مقبرہ شہزادی خواجہ سعید ہے۔ یہ ایک چبوترے پر مربع شکل

(1) تاریخ لاہور، ص231... تحقیقات چشتی، ص965

www.dawateislami.net

کا گنبد ہے جو کافی اونچا ہے اس پر چڑھنے کے لیے دس سے بارہ سیڑھیاں ہیں۔

اس گنبد کے نیچے قبر ہے، جس پر کتبہ





نہیں ہے۔اس کی چھت کو چار چھوٹے چھوٹے میناروں سے سجایا گیا ہے۔کچھ لوگ اسے مغلیہ بادشاہ کی شہزادی کی قبر بھی کہتے ہیں۔ یہ سرو کے مقبرے سے مشابہت رکھتا ہے۔ مقامی لوگ اسے مائی دایہ کا گنبد (Mai Dai Tomb) کہتے ہیں۔[1]

مقبرہ نواب جانی خان



مقبرہ جانی خان (Tomb of Jani Khan) مغل بادشاہ محمد فرخ سیر کے دور (1713ء تا 1719) میں بنایا گیا، اس میں بادشاہ محمد خان کے

[1] تاریخ لاہور، ص 232

www.dawateislami.net

عہدیدار انتظام الدولہ نواب جانی خان (وفات: 1778) کو دفن کیا گیا۔



یہ باغبانپورہ اور نج ٹرین اسٹاپ کے ساتھ پوسٹ آفس اسٹریٹ میں واقع ہے۔ شروع میں اس کے ساتھ ایک باغ تھا مگر اب یہ باغ ختم ہو چکا ہے۔ ابھی یہ مکانات کے درمیان چھوٹے پلاٹ میں ایک دیوار سے گھرا ہوا ہے۔ یہ مربع کی شکل کا ہے۔ اس کا گنبد مخروطی طرز کا قدرے ہموار ہے، یہ سرو والے مقبرے کے گنبد سے مشابہت رکھتا ہے۔[1]

مقبرہ نواب میاں خاں

مقبرہ نواب میاں خان (Nawab Mian Khan's Tomb) بھوگیوال روڈ پر موجود علی پارک میں واقع ہے یہ ایک خوبصورت بارہ دری یعنی بارہ گیٹ والی عمارت ہے۔ اس میں مضبوط سیاہ پتھر لگائے گئے ہیں۔ باغ کی سطح سے یہ قدرے بلند ہے، کچھ سیڑھیاں چڑھ کر لوگ اس میں جاتے ہیں۔ بارہ دری کے چاروں جانب تین تین



1 تحقیقات چشتی، ص 967

www.dawateislami.net

محرابیں بنائی گئی ہیں جس سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ قریبی محلے میں جامع مسجد سرور کونین المعروف بارہ دری والی مسجد، علی پارک بھی ہے۔



مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے دور (1658ء تا 1707ء) کا گورنر آف لاہور نواب میاں خان مغل بادشاہ شاہجہاں کے وزیر اعظم نواب سعد اللہ خان کا بیٹا تھا، کہا جاتا ہے کہ 1671ء میں نواب میاں خان کا انتقال ہوا تو اسے اس بارہ دری میں دفن کیا گیا۔(1)

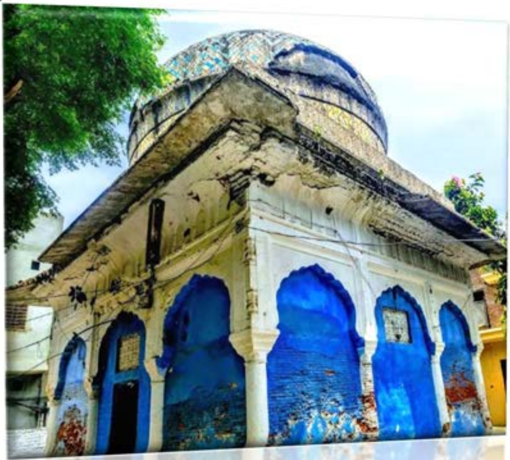
مقبرہ نیامت خان



مقبرہ نیامت خان (Tomb of Niamat Khan) مقبرہ جانی خان کے قریب باغبانپورہ کی آبادی میں ہے۔ مقبرہ چوکور ہے، اس میں کئی محرابیں ہیں جن پر اب نیلا رنگ کیا گیا ہے۔ اس کے اندر تین قبریں ہیں، جن پر

(1) تحقیقات چشتی، ص942

www.dawateislami.net



چادر چڑھائی گئی ہے۔ اس کے گنبد کو مختلف رنگوں کے چمکدار برتنوں سے مزین کیا گیا ہے۔ اپنی ساخت کے اعتبار سے یہ ایک خوبصورت عمارت ہے مگر اب اس کی خوبصورتی ماند پڑ گئی ہے۔



www.dawateislami.net

فصل 4: شالامار ٹاؤن کے 21 ادارے اور ماہنامے

شالامار ٹاؤن میں اگرچہ کئی ادارے اور ماہنامے ہیں مگر ان میں سے 21 اداروں اور ماہناموں کی تفصیل یہاں تحریر کی جاتی ہے:

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ

مناظر اسلام صوفی باصفا حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ نقشبندی نے عوام الناس کے عقائد واعمال کی اصلاح کے لیے جہاد باللسان کے ساتھ جہاد بالقلم کا ذریعہ اختیار فرمایا، اس کے لیے آپ نے 1315ھ مطابق 1975ء میں ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے سے کثیر کتب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر مفت لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچیں۔ ابھی بھی یہ ادارہ کتب ورسائل کو شائع کرنے میں مصروف عمل ہے۔

اس ادارے سے شائع ہونے والی کچھ کتب کے نام یہ ہیں: الصلوۃ والسلام علی خیر الانام، تنویر الخواطر بتحقیق الخاطر و الناظر، اسلام کے بدترین دشمن، علمائے اہلسنت کی نظر میں یزید، مروجہ حسنات، دین اسلام کے خدوخال، کتاب الولایت، الرد علی الغبی فی ظہور الامام مہدی، رفع الاشتباہ عن قول نظام الاولیاء، تنبیہ الانبیاء فی کمالات اولیاء، ایقاظ الافہام، القول السدید فی بس الصفر والرصاص والحدید وغیرہ۔

www.dawateislami.net

ادارہ تعلیمات قرآن پاکستان

بزرگ عالم دین حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی بشیر احمد مجددی صاحب نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ادارہ تعلیمات قرآن پاکستان دلاور روڈ، سلیم پارک، چاہ میراں لاہور قائم کیا ہے۔

یہاں بالمشافہ اور بذریعہ خط و کتابت علم القرآن، علم الحدیث، علم المیراث اور درس نظامی کورس کروائے جاتے ہیں۔ تحفظ اوراق مقدسہ کے لیے لاثانی قرآن محل بھی یہاں بنایا گیا ہے۔

ادارہ غوثیہ رضویہ مصری شاہ

ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک، مصری شاہ لاہور کتب ورسائل کی اشاعت کا ایک تبلیغی ادارہ ہے، جس سے کئی کتب شائع ہوئیں مثلاً ردِّ شہابِ ثاقب، ماہنامہ القول السدید، میلاد نمبر، خصائص رسول اللہ لملا خاطر خلیل ابراہیم، نعت نمبر وغیرہ۔ اس ادارے کو بزم عاشقان مصطفی فلیمنگ روڈ کا تعاون بھی حاصل رہا ہے۔

ادارہ معارف رضا باغبانپورہ

محب اعلیٰ حضرت پروفیسر ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی قادری اشرفی رضوی نے تعلیمات اعلیٰ حضرت کو عام کرنے کے لیے ادارہ معارف رضا باغبانپورہ لاہور کی بنیاد رکھی۔ اس کے سرپرست مولانا سید ریاست علی قادری، بانی و صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور مجاہد اہل سنت حضرت احمد حنیف قادری رضوی مرحوم جنرل سیکرٹری تھے۔

www.dawateislami.net

ادارہ معارف نعمانیہ شادباغ

شالامار ٹاؤن میں رضا اکیڈمی کے علاوہ جس ادارے نے کتب ورسائل کی اشاعت میں اہم رول ادا کیا، وہ ادارہ معارف نعمانیہ، شادباغ لاہور ہے۔اس کے ذمہ داران میں اہم نام حاجی محمد فیاض اور حاجی غلام اویس قرنی قادری رضوی کا ہے۔ادارہ معارف نعمانیہ کا آغاز دسمبر 1988ء میں مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شادباغ میں کیا گیا۔اس ادارے نے اپنے قیام سے لے کر 2003ء تک 113 کتب ورسائل شائع کرکے ملک وبیرون ملک میں مفت تقسیم کیں۔[1]

انجمن اشاعت دین اسلام اور نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی

منیرِ اسلام حضرت مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب نے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے اور لوگوں کی فلاح وبہبود کے لیے 1998ء میں انجمن اشاعت دین اسلام اور نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی جامع مسجد ابو بکر صدیق، بلاک سی ون، گجرپورہ، چائنہ سکیم لاہور کی بنیاد رکھی۔اس وقت ان کے تحت 10 مساجد، 16 جامعات واسکولز، 2 فری میڈیکل کیمپ، ایک نگینہ ہسپتال، کتب ورسائل کی اشاعت اور دارالافتاء وغیرہ ادارے قائم ہو چکے ہیں۔

انجمن معین الدین تاج پورہ

سیّد السادات حضرت علامہ سیّد فضل حسین شاہ نقشبندی نے رجب 1351ھ

1 جلوہ حق از علامہ ارشد القادری، ص45تا48

www.dawateislami.net

مطابق نومبر 1932ء میں انجمن معین الدین تاج پورہ لاہور قائم فرمائی۔[1] اس کے اغراض و مقاصد یہ تھے: ☆اشاعت مذہب حقہ اہل سنت و جماعت ☆تردید مذہب باطل ☆عوام اہل سنت کی دینی و دنیوی خدمات کرنا، ان میں اخوت اسلامی کا جذبہ پیدا کرنا اور تہذیب اخلاق سکھانا۔[2]

جامعہ المرکز الاسلامی شادباغ

جامعہ المرکز الاسلامی فضل پارک شادباغ شمالی لاہور میں علوم دینیہ کی درسگاہ ہے۔ اس کی بنیاد 1997ء میں استاذ العلماء مفتی محمد عبد الطیف قادری صاحب نے رکھی، ابتداءً شعبہ حفظ و ناظرہ جاری رہا، 2000ء میں جامعہ کے لیے علیحدہ جگہ لے کر عمارت کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا اور دسمبر 2005ء کو جامعہ کی نئی عمارت کا افتتاح ہوا۔ 2006ء سے جامعہ میں طلبا و طالبات کے لیے شعبہ حفظ و ناظرہ، تجوید و قراءت، درس نظامی اور علوم عصریہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ اس مدرسہ میں طلبہ کے لئے سال ششم اور طالبات کے لیے درجہ ثانویہ عامہ سے الشہادۃ العالمیہ تک کی کلاسز جاری ہیں۔ طلبہ کے لئے رہائش کا انتظام بھی ہے۔ اس کے مہتمم مولانا ڈاکٹر محمد حسیب قادری صاحب سے راقم الحروف کچھ سال قبل برادر اسلامی مولانا حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی کے ہمراہ ملاقات کے لیے حاضر ہوا تھا۔ اللہ پاک انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ ڈاکٹر صاحب درس و تدریس کے ساتھ تحریر کا شوق بھی رکھتے ہیں۔

---

1. ماہنامہ معین الدین لاہور، اگست 1933ء، ص16
2. ماہنامہ معین الدین لاہور، اپریل 1933ء، ص15

www.dawateislami.net

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام تاج باغ

جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، فیز3 تاج باغ کا آغاز2007ء میں ہوا، یہاں حفظ قرآن، درس نظامی، دورہ حدیث شریف اور تخصصات کے درجات قائم ہیں۔ یہاں کے مہتمم حضرت مولانا صاحبزادہ مرتضی علی ہاشمی صاحب ہیں۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ

یادگارِ اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد عبد الغفور شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور کے علاقے گجرپورہ، شالامار ٹاؤن میں 1388ھ مطابق 1968ء میں عظیم علمی ادارے جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ لاہور کی بنیاد رکھی۔ حفظ قرآن، تجوید و قراءت، اولیٰ تا دورہ حدیث درس نظامی درجات عرصہ دراز سے قائم ہیں، اب تک یہاں سے ہزاروں حفاظ، قراء اور علما فارغ التحصیل ہوچکے ہیں۔

جامعہ لیاقتیہ صدیقیہ نیوشاد باغ

جامعہ لیاقتیہ صدیقیہ، جامع مسجد مصطفی چراغ کالونی نیوشاد باغ لاہور کو حضرت مولانا مفتی لیاقت علی صدیقی مدظلہ نے قائم کیا ہے، اس وقت اس میں طلبہ وطالبات کے درجات حفظ، قراءت اور درس نظامی کا سلسلہ ہے۔ قاری محمد زبیر صدیقی اور قاری مشتاق احمد صدیقی یہاں کے مدرس اور صاحبزادہ مولانا محمد انیس لیاقت علی صدیقی معاون ہیں۔

رضا اکیڈمی چاہ میراں

مرکزی مجلس رضا کے کاموں میں 1988ء میں تعطل آیا تو حاجی محمد مقبول احمد

www.dawateislami.net

قادری ضیائی (وفات:2008ء) نے مسجد رضا سے متصل رضا اکیڈمی، محبوب روڈ، چاہ میران کا آغاز فرمایا، جس سے کثیر کتب شائع ہو کر ملک بھر میں مفت تقسیم ہوئیں۔

سائنسی عجائب گھر

جی ٹی روڈ پر یو ای ٹی لاہور کے بالمقابل 1965ء میں قومی عجائب گھر برائے سائنس و ٹیکنالوجی (National Museum of Science and Technology) بنایا گیا ہے، جو پاکستان کا واحد سائنسی میوزیم ہے۔

ابتدا میں یہ یو ای ٹی کے طلبہ کے لیے تھا پھر اسے 1976ء میں عوام الناس کے لیے بھی کھول دیا گیا۔ اس کی مختلف گیلریوں میں نت نئی مشینیں، مقناطیس، ڈیزل جنریٹر، برقی آلات، راکٹ ٹیکنالوجی، پینڈولم اور دیگر اہم سائنسی سامان موجود ہے۔ اپنی مقبولیت کی وجہ سے اس کی کئی مرتبہ توسیع ہو چکی ہے۔ یہاں دوسری منزل پر ایک لائبریری بھی ہے، جہاں طلبہ مختلف سائنسی جریدوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پاکستان بھر سے لوگ اسے دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔

ماہنامہ القول السدید لاہور کی اشاعت

مولانا طفیل نقشبندی نے مناظر اسلام مولانا صوفی اللہ دتہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے تعاون سے ماہنامہ القول السدید لاہور جاری کیا، اس میں عقائد و اعمال کی اصلاح پر مبنی مضامین اور مقالات کی اشاعت ہوتی تھی۔

اس میں استاذ رئیس العلماء، علامہ مولانا قاضی غلام محمود ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے کئی مقالے قسط وار شائع ہوئے۔ اب اس کی اشاعت نہیں ہو رہی۔

www.dawateislami.net

ماہنامہ سیدھا راستہ

منیر اسلام حضرت مولانا الحاج منیر احمد یوسفی صاحب نے 1994ء میں ماہنامہ **سیدھا راستہ** کا آغاز فرمایا۔ یہ عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستی کے لیے عام فہم اور آسان سلیس اردو میں کثیر حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل رسالہ ہے۔

ماہنامہ معین الدین تاج پورہ

سیّد السادات حضرت علامہ سیّد فضل حسین شاہ نقشبندی نے دینِ اسلام کی تبلیغ اور شریعتِ مطہرہ کی حفاظت کے لیے مارچ 1933ء میں ماہنامہ معین الدین تاج پورہ لاہور جاری کیا جو تقریباً پونے دو سال جاری رہا۔ اس کی تفصیلات راقم کے تحقیقی مقالے تذکرہ ایڈیٹر ماہنامہ معین الدین لاہور میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ماہنامہ نور العرفان لاہور

ماہنامہ نور العرفان لاہور ادارہ تعلیمات قرآن چاہ میراں کی نمائندگی کرنے والا بہترین رسالہ ہے، اسے مولانا ڈاکٹر مفتی بشیر احمد مجددی نے 1999ء میں شائع کرنے کا آغاز فرمایا۔ اس میں ہر ماہ مختلف اسلامی موضوعات پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کے ذریعے ادارہ تعلیمات قرآن کی خدمات و تقریبات سے تفصیلاً آگاہ کیا جاتا ہے۔

مسجد رضا چاہ میراں

شالامار ٹاؤن میں اہل سنت کے عظیم ادارے مرکزی مجلس رضا لاہور نے یاسر سٹریٹ، محبوب روڈ عقب وسن پورہ میں جامع مسجد رضا و مدرسہ ضیاء الاسلام و ذیلی دفتر مرکزی مجلس رضا قائم کیا جس کا سنگ بنیاد مفتی اعظم سندھ مفتی تقدس علی خان، ملک

www.dawateislami.net

المدرسین علامہ مہر الدین جماعتی، مناظر اسلام مولانا صوفی اللہ دتہ نقشبندی، حکیم اہل سنت حکیم محمد موسی امرتسری[1] اور حاجی مقبول احمد ضیائی وغیرہ اکابرین نے رکھا۔

مصنف و محقق سید محمد عبداللہ قادری آف واہ کینٹ، ضلع راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں: مرکزی مجلس رضا نے 1968ء تا 1999 بڑا زور دار کام کیا، بہت سی کتب بھی شائع کیں، جن سے تعلیمات امام احمد رضا کو روشناس کروایا۔ مرکزی مجلس رضا کے تحت مسجد رضا چاہ میراں لاہور تعمیر کی گئی اس کا افتتاح بھی مفتی تقدس علی خان صاحب نے اپنے ہاتھوں سے کیا۔ افتتاحی تقریب کے بعد نماز ظہر حضرت مفتی تقدس علی خان صاحب نے پڑھائی۔[2]

مزید تحریر فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے ایک ایک اینٹ رکھی بعد ازاں تمام شرکا نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ حضرت صوفی اللہ دتہ مناظر اسلام نے سنگ بنیاد رکھنے سے قبل اور آخر میں دعا فرمائی۔ حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔[3]

---

1. حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی ولادت 28 صفر 1346ھ مطابق 27 اگست 1927ء امرتسر مشرقی پنجاب ہند میں ہوئی اور 8 شعبان 1420ھ مطابق 17 نومبر 1999ء کو وفات پائی، مقابر چشتیاں، قبرستان نتھے شاہ، جوار دربار میاں میر قادری، لاہور کینٹ میں مدفون ہوئے، آپ طبیب حاذق، دینی و دنیاوی تعلیم کے جامع، صاحب تصنیف، درد امت سے سرشار، سلسلہ چشتیہ صابریہ میں مرید اور قطب مدینہ کے خلیفہ تھے۔ آپ نے زندگی بھر طبابت کی، آپ کا مطب 55 ریلوے روڈ لاہور میں تھا، یہ مریضوں کے لیے مقام دوا اور معرفت و علم کے طالبوں کے لیے سرچشمہ علم و حکمت تھا، آپ کی دس ہزار سے زائد کتب پر مشتمل شاندار لائبریری بھی اہل علم کے یہاں آنے کا سبب بنتی تھی۔ آپ نے 1388ھ مطابق 1968ء میں "مرکزی مجلس رضا" کی بنیاد رکھی۔
(حکیم محمد موسیٰ امرتسری، ایک ادارہ ایک تحریک، 13، 25، 26، 41)

2. ملخصاً ماہنامہ معارف رضا کراچی، مارچ 2012ء، ص 45

3. ماہنامہ مہر وماہ لاہور، مارچ 1982

www.dawateislami.net

مرکزی مجلس رضا لاہور کو حکیم محمد موسی امر تسری نے اپنے دردمند احباب کے ساتھ مل کر قائم فرمایا جس کے تحت سالانہ یوم رضا بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا تھا اور اس مجلس نے کثیر کتب لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے ملک و بیرون مفت تقسیم کیں۔[1]

المعارج اسلامک انسٹیٹیوٹ باغبانپورہ

المعارج اسلامک انسٹیٹیوٹ، نزد یادگار سکول، کالج روڈ، شیلر چوک باغبانپورہ کے روح رواں حضرت مولانا محمد یونس قادری جلالی ہیں۔ ایک عرصے سے یہ ادارہ اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور (University of Engineering and Technology, Lahore) جسے عام طور پر یو ای ٹی لاہور کہا جاتا ہے یہ پاکستان کا قدیم عصری تعلیمی ادارہ ہے جس کا آغاز 1921ء میں ایک کالج سے ہوا اور 1961ء میں اسے یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا۔

یہ 300 ایکڑ پر مشتمل پاکستان کی ہندسیات و ٹیکنالوجی کے اعتبار سے دوسری بڑی یونیورسٹی ہے۔ اس میں 6 فیکلٹیز اور 23 ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ اس میں چار کیمپس اور 14 تحقیقی مراکز ہیں۔

اس میں طلبہ کی تعداد تقریباً 12 ہزار ہے۔ ہوسٹلز کی تعداد 16 ہے جن میں 2700

1 حکیم محمد موسیٰ امر تسری ایک ادارہ، ایک تحریک، ص 25

www.dawateislami.net

طلبہ رہائش پذیر ہیں۔ غیر مقیم طلبہ کو یونیورسٹی تک لانے کے لیے اس کی 49 بسیں ہیں۔ اساتذہ و دیگر عملے کی تعداد 18 سو سے زائد ہے۔ اس کے 7 گیٹ ہیں مگر زیادہ تر گیٹ نمبر 3 آنے جانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اس کے مرکزی کیمپس کے ساتھ کالا شاہ کاکو، فیصل آباد، نارووال اور گوجرانوالہ میں مزید 4 ذیلی کیمپس ہیں۔ اس میں ایک مرکزی لائبریری بھی ہے جس میں ایک لاکھ 25 ہزار سے زائد کتب ہیں، لائبریری میں 400 افراد بیٹھنے کی جگہ ہے۔

www.dawateislami.net

فصل 5: تیرہ علما و مشائخ کا تفصیلی تذکرہ

اس قافلے کے دوران یہاں جن علما و مشائخ کے مزارات پر حاضری کی سعادت ملی، اس کے احوال اور ان بزرگوں کا تفصیلی تذکرہ تحریر کیا جاتا ہے۔ البتہ! سیّد السادات حضرت علامہ سیّد فضل حسین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی تربت اگرچہ گجرات میں ہے، مگر چونکہ وہ شالامار ٹاؤن میں کچھ عرصہ خدمات سرانجام دیتے رہے، لہٰذا ان کا تذکرہ بھی یہاں کیا گیا ہے۔

میرا یہ مقالہ تکمیل کو پہنچا تو اس علاقے کی دو اہم شخصیات کی جانب توجہ گئی جن کا تعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ ستودہ صفات سے ہے، پہلی شخصیت حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی ہیں، جو اعلیٰ حضرت کے مرید، پیش کار (مینجر) اور خلیفہ ہیں اور دوسرے انہی کے پوتے پروفیسر ڈاکٹر سید شاہد علی رضوی ہیں جو صاحبزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفی رضا خان کے مرید اور نبیرۂ اعلیٰ حضرت و تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان کے خلیفہ ہیں۔

ان دونوں ہستیوں کا تذکرہ آخر میں قلم بند کیا ہے۔

www.dawateislami.net

عبد الغفور شر قپوری

فقیر قادری برادران اسلامی مولانا عبد الرحمن عطاری مدنی، قاری عبد الماجد عطاری اور ادریس بھائی کے ساتھ 6 دسمبر 2023ء کو سب سے پہلے جامعہ فاروقیہ رضویہ گھوڑے شاہ روڈ گجر پورہ حاضر ہوا۔ جامعہ میں ایک بڑی مسجد ہے، اس کے مشرق میں جامعہ کی کئی منزلہ بلڈنگ ہے اس کے ایک حصہ میں نیو تعمیرات ہوئی ہیں، مدرسے سے بچوں کے



قرآن پاک پڑھنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ جامعہ کے گیٹ پر موجود ادھیڑ عمر چوکیدار کے چہرے پر سنت کے مطابق ایک مٹھی داڑھی تھی اور نمازی معلوم ہوتے تھے، ان سے مفتی عبد الغفور شر قپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تربت (قبر مبارک) کے بارے میں معلومات لیں تو انھوں نے بتایا کہ سڑک پر جانب مغرب تھوڑی دور تک جائیں گے تو سڑک کے جنوبی سمت قبرستان میں آپ کا مزار ہے، پھر وہ ہمارے ساتھ اس



قبرستان کی جانب چل دیئے، قبرستان کا ایک عظیم الشان گیٹ بنایا گیا ہے جس پر یہ عبارت کندہ تھی: چلہ گاہ سید حسن بدر الدین القادری الجیلانی البغدادی قبلہ وکعبہ المعروف حضرت شاہ بدر دیوان رحمۃ اللہ علیہ۔ سرکار آستانہ عالیہ قادریہ بدریہ مسانیہ شریف تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا۔

www.dawateislami.net

ہم اندر داخل ہوئے اور چند قدم جانب مغرب چلے تو سرِ راہ مفتی عبد الغفور شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تربت واقع تھی۔ جامعہ کے چوکیدار اس کی نشاندہی کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔

قبر کے چاروں جانب چھوٹی چھوٹی دیوار بنائی گئی ہے، قبر کا تعویذ سنگ مرمر کا ہے، اس پر چادر چڑھائی گئی تھی اور کتبہ پر دونوں جانب یہ تحریر تھی: شیخ الحدیث والتفسیر، صوفی باصفا حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد الغفور رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی قادری شرقپوری، تاریخ وصال 10 ستمبر 2007ء، 27 شعبان المعظم 1428ء بروز پیر بانی جامعہ فاروقیہ رضویہ، پنج پیر گھوڑے شاہ روڈ گجرپورہ لاہور۔



ہم نے یہاں فاتحہ پڑھی، ایک باریش نوجوان بھی ہماری دعا میں شریک ہوگیا۔ بعد میں اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میرے والد گرامی مفتی صاحب کے شاگرد ہیں، مَیں بھی فاتحہ کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ مفتی صاحب کے تفصیلی حالات زندگی ملاحظہ فرمائیے:

پیدائش و تعلیم

یادگارِ اسلاف حضرت مولانا مفتی محمد عبد الغفور شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ جید عالم دین، مدرس درس نظامی، استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، پیر طریقت اور بانی جامعہ فاروقیہ

www.dawateislami.net

رضویہ گجرپورہ لاہور ہیں۔ آپ کی ولادت 1357ھ مطابق 1938ء کو دوگیچ ٹاؤن نزد رینجرز ہیڈکواٹر لاہور کے ایک آرائیں دینی خاندان میں ہوئی،والد میاں تاج الدین حضرت کرمانوالہ پیر سید محمد اسماعیل بخاری نقشبندی اور دادا میاں جلال الدین شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی سے بیعت تھے، مفتی صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے علاقے میں حاصل کرنے کے بعد جامعہ حضرت میاں صاحب شرق پور ضلع شیخوپورہ میں داخلہ لیا،موقوف علیہ تک کتابیں وہیں پڑھیں،دورہ حدیث کرنے کے لیے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں آگئے،1377ھ مطابق 1958ء میں سند فراغ حاصل کی،اہم اساتذہ میں علامہ محمد مہرالدین جماعتی، حافظ محمد علی پسروری،علامہ قاضی عبدالسبحان، علامہ نور محمد میانوالی اور مولانا سید حاجی احمد گجراتی اور سند المحدثین حضرت علامہ مفتی شاہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔

بیعت و خلافت

آپ علامۂ وقت اور شیخ الحدیث والتفسیر ہونے کے ساتھ عارف کامل بھی تھے۔ 1952ء میں جب آپ جامعہ حضرت میاں صاحب شرق پور میں پڑھتے تھے تو دادا محترم نے آپ کو ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کروادیا، آپ کو کئی سال تک ثانی لاثانی کی صحبت میں رہنے کا موقعہ میسر آیا، علم دین کے ساتھ ساتھ علم باطن سے بھی آگاہی ہوئی۔ آپ کے استاذ محترم علامہ شاہ ابوالبرکات سید صاحب قبلہ پیری مریدی کے معاملے میں بہت محتاط تھے، ہر کسی کو مرید بھی نہیں بنایا کرتے تھے مگر علامہ عبدالغفور صاحب پر اتنا اعتماد تھا کہ انہیں سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت بھی عطا فرمائی۔

www.dawateislami.net

آپ سید صاحب قبلہ کے چند خلفاء میں سے ایک ہیں۔ آپ کو قطب لاہور، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی ضیائی، مفتی و استاذ جامعہ نعیمیہ لاہور سے اجازت وخلافت کا اعزاز بھی حاصل تھا۔

خدماتِ دین وملت

مفتی صاحب نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد مادرِ علمی جامعہ میاں صاحب شرقپور میں تدریس شروع فرمائی اور جامع مسجد شیر ربانی ڈھول گاؤں میں امامت وخطابت فرمائی، کچھ عرصہ دارالمبلغین حضرت میاں صاحب میں بھی تدریس کی پھر مدرسۃ الرحمت گھنگ شریف ضلع لاہور میں مدرس کی ذمہ داری نبھائی اور یہاں سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر جامع مسجد کاہنہ نو میں خطابت کرتے رہے، پھر لاہور جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون بھاٹی گیٹ آگئے اور تدریس کے ساتھ لال مسجد وسن پورہ اور پھر جامع مسجد سیّد والی باغبانپورہ میں امامت وخطابت کرنے لگے۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ کی ابتدا



آپ نے لاہور کے علاقے گجرپورہ، شالامار ٹاؤن میں 1388ھ مطابق 1968ء میں عظیم علمی ادارے جامعہ فاروقیہ رضویہ گجرپورہ لاہور کی بنیاد رکھی، پھر تادمِ وصال اس میں درس وتدریس اور اس کی مسجد میں امامت وخطابت فرماتے رہے،

www.dawateislami.net

کئی علما نے یہاں سے استفادہ کیا۔ تحریری خدمات میں دو رسائل؛ نمازی کے پاس بآواز ذکر جائز ہے یا نہیں؟ اور درود ابراہیمی کی فضیلت ہیں۔1982ء میں آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت گنبد خضریٰ کی سعادت نصیب ہوئی۔

وفات و تدفین

مفتی صاحب نے 27 شعبان 1428ھ مطابق 10 ستمبر 2007ء بروز پیر صبح چھ بجے وصال فرمایا۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث علامہ عبد اللطیف جلالی نقشبندی نے پڑھائی۔ قبرستان حضرت شاہ بدر دیوان برلب گھوڑے شاہ روڈ گجر پورہ، شالامار ٹاؤن لاہور میں تدفین کی گئی۔ صاحبزادگان مولانا محمد عبد الرؤف نورانی اور مولانا محمد فاروق نورانی ہر سال عرس کا اہتمام کرتے ہیں۔

بہاؤالدین جھولن شاہ؛ گھوڑے شاہ

مفتی عبد الغفور شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری سے فارغ ہوئے تو نماز عصر کی جماعت کا وقت قریب تھا، اس لیے ہم گاڑی پر جانب مغرب روانہ ہوئے۔ برلبِ سڑک جانب شمال جامع مسجد اکبری میں جاکر باجماعت نماز عصر ادا کی۔ مسجد کافی بڑی، مضبوط اور دو منزلہ تھی۔

نماز کے بعد مسجد سے باہر آئے تو سڑک کے دوسری طرف جانب جنوب حضرت سید مخدوم بہاؤالدین جھولن شاہ بخاری سہر وردی المعروف مخدوم گھوڑے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار تھا، اس پر فاتحہ کے لیے حاضر ہوئے۔

www.dawateislami.net

دربار پر سنگ مرمر لگایا گیا ہے، قبر کا تعویذ قد آدم تک بلند ہے جس پر چادر اور پھول ڈالے گئے تھے۔ دربار پر سبز رنگ کا گنبد بنایا گیا ہے۔





اس کے ساتھ جانب جنوب مغرب قبرستان ہے۔ دربار سے جانب مغرب برلبِ سڑک ایک بلند گیٹ ہے جس پر یہ عبارت لکھی تھی:

حضرت معصوم بادشاہ سید مخدوم بہاؤ الدین ابن جھولن شاہ بخاری سہر وردی



www.dawateislami.net

ان کا تفصیلی تذکرہ ملاحظہ کیجئے:

پیدائش و خاندان

ولی شہیر حضرت سید مخدوم بہاؤ الدین جھولن شاہ بخاری سہر وردی المعروف مخدوم گھوڑے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولی ابن ولی، صاحب کرامات، مرجع خاص وعام، خاندان ساداتِ حسینیہ کے چشم وچراغ اور فیضان سلسلہ سہر وردیہ کے مظہر تھے۔ آپ کا نام سید بہاؤ الدین بخاری رکھا گیا۔[1] دادا کا لقب جھولا شاہ تھا اس لیے جھولن لقب آپ میں منتقل ہوا۔[2]

آپ حسینی بخاری سید ہیں، آپ کا نسب نامہ کچھ یوں ہے: حضرت سید بہاؤ الدین بن مخدوم سید شاہ محمد بن سید عثمان المعروف جھولا شاہ بن سید محمود داوچی بن سید بہاوالدین بن سید حامد بن سید محمد شاہ بن سید رکن الدین بن سید حامد المعروف نوبہار بن سید ناصر الدین بن سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔[3]

آپ کے دادا حضرت سید عثمان شاہ بخاری المعروف جھولن شاہ اور والد حضرت سید شاہ محمد بخاری کا مختصر تعارف کچھ یوں ہے:

عثمان شاہ المعروف شاہ جھولا

حضرت سید عثمان شاہ بخاری المعروف مخدوم جھولا شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب ذوق و استغراق، کشف و کرامات کے جامع اور روشن ضمیر پیر تھے۔ آپ کی پیدائش اوچ شریف

1 صاحب تحقیقات چشتی نے آپ کا نام سید محمد حفیظ لکھا ہے۔(تحقیقات چشتی، ص403) مگر صاحب خزینۃ الاصفیاء نے اسے غلط قرار دیا ہے۔(خزینۃ الاصفیاء، 2/146)

2 تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص253

3 تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص252

www.dawateislami.net

کے بخاری سادات گھرانے میں ہوئی، بیعت کا شرف والد گرامی سید محمود بخاری سہروردی سے پایا۔ آپ نے اوچ سے لاہور جانے کا ارادہ فرمایا اور اونٹ پر سوار ہوئے، اونٹ کو تیز چلانے کی وجہ سے آپ کے بازو بہت حرکت کر رہے تھے۔ آپ نے بازوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم اتنی حرکت کیوں کر رہے ہو، شاید تمہیں جھولہ (رعشہ) ہو گیا ہے۔

یہ کہنا تھا تو واقعی بازو رعشہ زدہ ہو گئے اور زندگی بھر ایسے ہی رہے، اسی وجہ سے آپ شاہ جھولا مشہور ہو گئے۔ آپ سے کثیر کرامات کا ظہور ہوا، عوام و خواص میں بے پناہ عزت و شہرت ملی، کہا جاتا ہے مغل بادشاہ کی جانب سے آپ کو بٹالہ میں جاگیر دی گئی۔ کثیر لوگ آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوئے۔ آپ کا وصال بعہد سکندر لودھی (1489ء تا 1517ء) 18 ربیع الاول 912ھ مطابق 1506ء کو لاہور میں ہوا۔ مزار مبارک شاہی قلعہ کے تہ خانے میں ہے اور آپ شیخ حسینی پنج پیر کے نام سے معروف ہیں۔ (1)

شاہ محمد بخاری

سید السادات حضرت سید مخدوم شاہ محمد بخاری کی پیدائش غالباً اوچ شریف میں ہوئی۔ والد گرامی حضرت سید عثمان بخاری جھولا شاہ کا انتقال 912ھ مطابق 1506ء میں ہوا تو آپ اوچ سے لاہور روانہ ہوئے، جب آپ چک سروا نزد کلانور (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب) پہنچے تو گاؤں کے غیر مسلم زمیندار سارنگ نے اپنے کنویں سے آپ کے خدام کو جانوروں کو پانی پلانے سے منع کر دیا، جب آپ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ نے جلال میں آکر اپنے دودستی نیزوں کو زمین پر مارا تو اس سے پانی کا ایک چشمہ جاری ہو گیا،

(1) بزرگان لاہور، ص 160 ... مدینۃ الاولیاء، ص 341

www.dawateislami.net

ساتھ ہی سارنگ کے کنویں کا پانی خشک ہو گیا، سارنگ نے جب یہ کرامت دیکھی تو آکر معافی کا طلبگار ہوا، آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی، وہ مسلمان ہو گیا اور آپ کے دست کرامت پر بیعت ہو گیا۔ لاہور میں آکر آپ نے والد صاحب کی مسند کو رونق بخشی، رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا، آپ نیکی کی دعوت کے لیے آس پاس کے گاؤں اور مضافاتی علاقوں میں تشریف لے جاتے، ہزاروں لوگ آپ کی کوششوں سے مسلمان ہوئے، آپ پر جذب وسکر کی حالت بھی طاری ہوتی تھی مگر عبادت وریاضت میں کمی نہ آنے دیتے۔ آپ کی ساری زندگی شریعت کی پابندی اور اسلام کی دعوت میں بسر ہوئی۔ آپ کا وصال 11 ربیع الاخر 1011ھ مطابق 18 ستمبر 1606ء میں بعہد بادشاہ اکبر (1556ء تا 1605ء) ہوا۔ مزار مبارک موضع ٹُلکہ ضلع لاہور میں ہے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے (1) حضرت سید مخدوم بہاؤالدین جھولن شاہ (2) حضرت سید عمادالملک سہروردی (3) شاہ نورنگ سید محمود بخاری سہروردی (4) سید شاہ عالم سہروردی اور (5) حضرت سید بہاون شاہ سہروردی ہیں۔[1]

بیعت کا شرف

دادا حضور اور والد گرامی کی خصوصی نظر کرم اور تربیت تھی۔ اکثر حضرات نے آپ کا شمار سلسلہ سہروردیہ کے بزرگوں میں کیا ہے، آپ نے بہت کم عمر میں حضرت جان محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کی۔[2]

البتہ صاحبِ تحقیقات چشتی نے آپ کا شمار سلسلہ چشتیہ صابریہ کے بزرگوں میں

1 بزرگان لاہور، ص165... مدینۃ الاولیاء، ص349

2 تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص254

www.dawateislami.net

کرتے ہوئے جو شجرۂ طریقت لکھا ہے اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

حضرت سید بہاؤ الدین، شیخ محسن شاہ، حضرت شاہ محمد، میراں جان محمد لاہوری، میراں شاہ محمد، میراں سید ولی، شیخ عبد اللہ پاک بندگی، حضرت شیخ نظام الدین بلخی پاک بندگی، شیخ جلال الدین تھانیسری، شیخ عبد القدوس گنگوہی، شیخ احمد عبد الحق ردولوی، شیخ جلال الدین پانی پتی، شیخ شرف الدین ترک پانی پتی، شیخ علی احمد صابر پیا۔[1] مگر صاحب خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور لاہوری نے اس کی سختی سے ممانعت کی ہے۔[2]

گھوڑے شاہ لقب کی وجہ

آپ مادرزاد ولی اور مستجاب الدعوات تھے، آپ ابھی چند سال کے تھے کہ آپ سے کرامات صادر ہونے لگیں، بچپن میں آپ گھوڑے کا کھلونا پسند کرتے تھے، ایک دن ایک عقیدت مند نے آپ کی خدمت میں لکڑی کا گھوڑا پیش کیا، آپ اس پر سوار ہوگئے اور فرمایا اے گھوڑے دوڑ، آپ کا یہ کہنا تھا تو وہ خود بخود دوڑنے لگا، اس دن سے آپ گھوڑے شاہ مشہور ہوگئے۔[3]

صاحب تذکرہ خانوادہ ایشاں نے لکھا کہ جب آپ سِن شعور کو پہنچے تو گھڑ سواری سے محبت ہوگئی، آپ گھوڑوں سے شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے تھے، اسی وجہ سے لوگ آپ کو گھوڑے شاہ کہہ کر پکارنے لگے۔[4]

---

1. تحقیقات چشتی، ص403
2. خزینۃ الاصفیاء، 4/146
3. تحقیقات چشتی، ص404
4. تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں، ص253

www.dawateislami.net

وصالِ باکمال

آپ کے وصال کے بارے میں تین اقوال ہیں:

(1) جب آپ کی ولایت کا شہرہ ہوا تو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ سے دعا کرواتے تو مَن کی مرادیں پاتے، آپ کے والد کو پتا چلا تو ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ لڑکا اللہ پاک کے چھپے رازوں کو راز نہیں رکھ سکتا اور نہ ہی اس کے قابل ہے، آپ نے یہ کلمات فرمائے ہی تھے کہ آپ کا انتقال ہو گیا، اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی، آپ نے بعہد جلال الدین اکبر 1594ء میں وصال فرمایا۔[1]

(2) وصال کے وقت آپ کی عمر دس سال تھی، آپ نے 11 ربیع الاول 1003ھ مطابق 14 نومبر 1594ء کو وصال فرمایا۔[2] مزار کے کتبے پر بھی یہی تاریخ لکھی ہے۔

(3) آپ نے لمبی عمر پائی، شہر بھر میں دورہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے 103 سال کی عمر میں 16 رجب 1146ھ کو وصال فرمایا۔ اُس وقت ہند میں مغل بادشاہ محمد شاہ کی حکومت تھی اور خان بہادر لاہور کا صوبے دار (گورنر) تھا۔[3]

مزارِ مبارک

آپ کا مزار قدیم شالامار باغ سڑک اور موجودہ گھوڑے شاہ روڈ پر برلب سڑک واقع ہے۔ اس کے مقابل جامع مسجد اکبری ہے۔ قدیم زمانے میں اس جگہ کے قدیم نام چوہٹہ

1. مدینۃ الاولیاء، ص348... لاہور کے اولیائے سہروردیہ، ص166
2. خزینۃ الاصفیاء، 2/146... بزرگانِ لاہور، ص164
3. تحقیقاتِ چشتی، ص404

www.dawateislami.net

سودان، زمین حاجی نالا اور تیزاب احاطہ تھے مگر اب یہ علاقہ گھوڑے شاہ (Ghoray Shah) کے نام سے معروف ہے۔ ساتھ چھوٹا سا قبرستان ہے۔

اس قبرستان اور نزدیکی علاقے میں آپ کے خاندان کے جن افراد کا تذکرہ کتب میں ملتا ہے ان کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

عماد الملک سہروردی

حضرت سید عماد الملک سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مخدوم سید بہاؤ الدین جھولن شاہ کے بھائی ہیں، آپ بھی ولی کامل اور صاحب کرامت تھے، آپ کا وصال 1039ھ مطابق 1629ء کو ہوا، مزار مبارک حضرت شاہ بلاول قادری اور شیخ محمود شاہ مجددی کے مزار کے قریب ہے۔[1]

شاہ نورنگ سید محمود بخاری سہروردی

شاہ نورنگ سید محمود بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ بھی مخدوم سید بہاؤ الدین جھولن شاہ کے بھائی تھے، آپ دنیا سے بے رغبت اور مستجاب الدعوات تھے۔ آپ کی دعا بیماروں اور دردمندوں کے لیے اکسیر اعظم تھی، یہ فیض اب بھی جاری ہے جو بیمار آپ کی قبر سے سنگریزہ لے کر گلے میں باندھے تو اسے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ آپ کا وصال 1054ھ کو ہوا، عالی شان مزار شالامار باغ کے عقب میں موجود علاقے محمود بوٹی (Mehmood Booti) میں ہے۔[2]

1. بزرگان لاہور، ص172
2. بزرگان لاہور، ص179

www.dawateislami.net

سید شہباز بخاری سہروردی

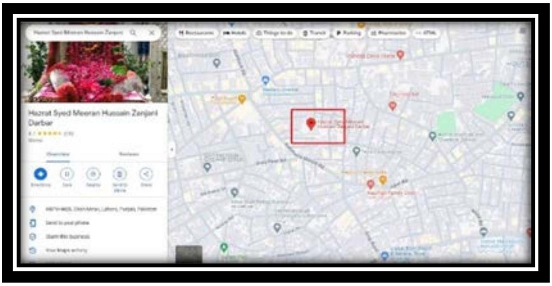
مخدوم سید شہباز بخاری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مخدوم سید بہاؤ الدین جھولن شاہ کے بھتیجے اور سید عماد الملک سہروردی کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا وصال 7 رجب 1041ھ میں ہوا اور حضرت سید بہاؤالدین جھولن کے مزار کے قریب دفن کئے گئے۔[1]

سید گوہر یا کھیوی شاہ بخاری سہروردی

مخدوم سید گوہر یا کھیوی شاہ بخاری سہروردی مخدوم سید عماد الملک سہرودی کے صاحبزادے سید عارف شاہ کے بیٹے تھے، ان کا وصال 22 رجب 1050ھ مطابق 1640ء میں ہوا، ان کی تدفین بھی مخدوم سید بہاؤالدین جھولن شاہ کے مزار کے قریب ہوئی۔[2]

میراں حسین زنجانی

حضرت بہاؤالدین جھولن شاہ کے دربار گہربار پر فاتحہ کے بعد ہم دربار حضرت



میراں حسین زنجانی چاہ میراں روانہ ہوئے۔ گھوڑے شاہ روڈ سے جانب مغرب کچھ فاصلہ طے کیا تو چوک آگیا جس میں جانب جنوب

(1) لاہور کے اولیائے سہرورد، ص 167... اولیائے لاہور از محمد لطیف، ص 130

(2) مدینۃ الاولیاء، ص 349... اولیائے لاہور از محمد لطیف، ص 131

www.dawateislami.net

تیزاب احاطہ روڈ، جانب مغرب سلطان پورہ روڈ اور جانب شمال سراج روڈ ملتے ہیں۔ ہم سراج روڈ کی جانب مڑ گئے۔ اس کے بعد ایک اور چوک آگیا جس سے ہم رحمانیہ مسجد روڈ پر آگئے۔

روڈ کے دائیں طرف، جانب شمال ایک بڑا گیٹ ہے، جس پر **بابِ سید میراں حسین زنجانی** جلی حروف میں لکھا ہے۔



ہم گاڑی سے اتر کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ کچھ مکانات کے بعد دربار شریف کی



مسجد آگئی، یہ مسجد فرسٹ فلور پر ہے اس کے گراؤنڈ فلور پر دعوت اسلامی کے تحت مدرسۃ المدینہ بوائز کا آغاز کیا گیا ہے۔ مسجد کے دروازے پر یہ عبارت لکھی ہے: قدوۃ السالکین، عمدۃ العارفین، محبوب العاشقین، فخر السادات حضرت سید فخر الدین المعروف سید میراں حسین زنجانی۔

www.dawateislami.net

اس کے بعد ایک اور گیٹ آگیا، جس سے ہم ایک احاطے میں آگئے۔



اس احاطے میں جانب مشرق ایک عمارت ہے جس پر لکھا تھا:

جامعہ زنجانیہ حضرت سید میراں حسین زنجانی



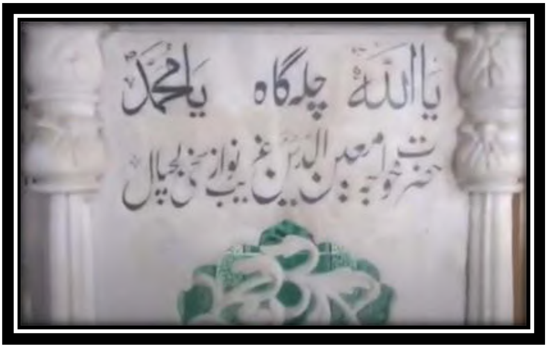
جانب جنوب جوتوں کے اسٹال پر جوتے جمع کروانے کے بعد اسی جانب ایک اور گیٹ میں داخل ہوئے، یہ بھی احاطہ تھا جس میں مزار پر انوار ہے اس پر حاضری دی

www.dawateislami.net

اور فاتحہ پڑھی۔



میراں صاحب کے قدموں کی جانب ایک جگہ ہے جسے گھیر کر اس کے اوپر چھوٹا سا گنبد بنایا گیا ہے اس پر لکھا ہے:



چلہ گاہ حضرت خواجہ معین الدین غریب نواز سخی لجپال

قارئین کی معلومات کیلئے حضرت میراں حسین زنجانی کے حالات تحریر کئے جاتے ہیں:

پیدائش وخاندان

شالامار ٹاؤن لاہور کے سب مشہور اور مرجع خلائق بزرگ فخر السادات حضرت سید فخر الدین المعروف سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت

www.dawateislami.net

اور باکرامت ولی اللہ تھے۔ حضرت میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد گرامی حضرت سید علی محمود زنجانی نے اپنے مرشد خواجہ موسیٰ قمی کو خواب میں دیکھا جنہوں نے خوش خبری دی کہ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہو گا اس کا نام حسین رکھنا، وہ دین اسلام کی سربلندی کے لیے اس طرح خدمت سرانجام دے گا جس طرح امام حسین رضی اللہ عنہ نے خدمت فرمائی۔ جب حضرت سید علی محمود 27 سال کے ہوئے تو ماہ شعبان المعظم میں میراں حسین زنجانی کی پیدائش ہوئی۔[1] آپ کی پیدائش ایران کے کوہ البرز (Elburz Mountain) کے دامن میں واقع شہر زنجان میں ہوئی۔ آپ کا شجرۂ نسبی کچھ یوں ہے: میراں حسین زنجانی بن سید علی محمود زنجانی بن سید جعفر برقعی بن ابراہیم عسکری بن موسیٰ ثانی بن ابراہیم بن موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ۔[2]

والدین کا تعارف

میراں حسین زنجانی کے والد گرامی حضرت سید علی محمود زنجانی موسوی کی پیدائش حضرت سید ابو جعفر برقعی بغدادی ثم زنجانی کے گھر زنجان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم والد صاحب سے حاصل کرکے قُم تشریف لے گئے۔ وہاں کے علما سے علوم و فنون حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔ واپس آکر والد گرامی کی جاگیر میں کاشتکاری کے کام میں معاونت کرنے لگے۔ آپ کا شمار زنجان کے امراء میں ہوتا تھا مگر اس کے باوجود آپ کا

1 آفتاب زنجان، ص 52، 53

2 تذکرہ اولیائے لاہور، ص 24

www.dawateislami.net

رہن سہن نہایت سادہ تھا۔ آپ نے بیعت کا شرف حضرت موسیٰ قمی سے حاصل کیا اور پھر خلافت سے نوازے گئے۔ آپ کا وصال زنجان میں ہوا اور مقامی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ میراں حسین زنجانی کی والدۂ محترمہ سیدہ مریم صغریٰ خاندان سادات سے تھیں، نہایت نیک صالحہ، صوم وصلوۃ کی پابند، خاوند کی اطاعت اور سلیقہ مند تھیں۔ آپ کی ایک اہم خوبی یہ تھی کہ گھر کے سارے کام خود سرانجام دیا کرتی تھیں۔ آپ کا انتقال بھی زنجان میں ہوا، زنجانی قبرستان میں قبر بنی۔ (1)

تعلیم وتربیت

میراں حسین زنجانی نے مقامی امام مسجد سے قرآن کریم پڑھا پھر عربی وفارسی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے لگے، مزید علوم اسلامیہ کے لیے مدرسہ جامع مسجد زنجان میں داخلہ لے لیا۔ تعلیم کے ساتھ آپ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کے بھی پابند تھے۔ ان کے والد فرمایا کرتے تھے: میرا بیٹا حسین متقی وپرہیزگار بننے کے ساتھ عارف کامل بھی ہو گا۔ علوم وفنون کی تحصیل کے بعد آپ والد گرامی کے ساتھ گھریلو اور جاگیر کے کاموں میں مدد کرنے لگے۔ (2)

بیعت وخلافت کا شرف

بعض سیرت نگاروں کے نزدیک آپ نے حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری کے

1 آفتاب زنجان، ص47 تا 50

2 آفتاب زنجان، ص53 تا 55

www.dawateislami.net

مرشد گرامی حضرت شیخ ابو الفضل محمد بن حسن خُتلی سے سلسلہ جنیدیہ میں بیعت کا شرف پایا اور خلافت سے نوازے گئے۔

آپ کا شجرہ طریقت یوں ہے: میراں حسین زنجانی، خواجہ ابو الفضل محمد بن حسن ختلی، حضرت ابو الحسن حصری، حضرت ابو بکر شبلی، حضرت ابو القاسم جنید بغدادی، حضرت سری سقی، حضرت معروف کرخی، حضرت داؤد طائی، حضرت حبیب عجمی، حضرت خواجہ حسن بصری، حضرت مولائے کائنات مولیٰ علی حیدر کرار رضی اللہ عنہم۔ آپ جید عالم دین ہونے کے ساتھ عارف کامل بھی تھے۔(1)

مختلف اسفار

اسلام کی سربلندی، حصول معرفت اور دعوت اسلام کے لیے آپ نے شیراز، اصفہان، ہمدان، مراغہ، تبریز، اردبیل، آذربائیجان، گیلان، رشت، طبرستان، آمل، جرجان، مشہد، کرمان، الاہواز، خرم آباد، موصل، اربیل، بغداد، کوفہ، نجف اشرف، حلب، حمص وغیرہ کا سفر کیا۔ مرشد نے حکم دیا کہ لاہور چلے جاؤ۔ آپ نے حکم پر لبیک کہتے ہوئے لاہور کا سفر فرمایا اور پھر زندگی کی آخری سانس تک یہیں رہے۔

دوران سفر آپ کے دو بھائی حضرت سید یعقوب زنجانی، حضرت سید موسیٰ زنجانی اور اول الذکر کی زوجہ محترمہ بھی ہمراہ تھیں۔ ان دونوں بھائیوں کا تعارف ملاحظہ کیجئے:

شاہ صدر دیوان سید یعقوب زنجانی

حضرت شاہ صدر دیوان سید یعقوب زنجانی کی پیدائش زنجان ایران کے حسینی

(1) تذکرہ اولیائے لاہور، ص25

www.dawateislami.net

سادات گھرانے میں ہوئی۔ والد گرامی سے علوم ظاہریہ و باطنیہ حاصل کئے، بیعت کی اور پھر خلافت حاصل کی۔ 29 سال والدین کی خدمت کی، جاگیر کے انتظامات میں والد گرامی کے معاون رہے۔ آپ کی شادی اپنے والد کے چچا سید عبد اللہ اسحاق کی پوتی زینب بنت ابو محمد سے ہوئی۔ ان سے آپ کے بیٹے سید قاسم پیدا ہوئے جن



سے سادات زنجانیہ لاہور کا سلسلہ شروع ہوا۔ پھر لاہور تشریف لے آئے اور اس کے جنوبی حصے میں قیام فرمایا۔ رزق حلال کے لیے محنت مزدوری کیا کرتے تھے۔ آپ عبادت، اتباع سنت اور شریعت پر عمل، ذکر و فکر میں رہنے والی شخصیت تھے۔ آپ کی نیکی، پرہیز گاری اور ولایت کا چرچا ہونے لگا۔ لوگ اپنی حاجات لے کر آپ کے پاس آتے، آپ دعا کرتے تو ان کی مرادیں بر آتیں۔ غزنوی حکومت کا سپہ سالار ریاست ناگور کو فتح کرنے لیے آیا تو آپ سے دعا کروائی، آپ نے دعا کر کے اسے فتح کی خوش خبری دی۔ جب وہ فتح یاب ہو کر آپ کی خدمت میں



آیا تو آپ کا مرید ہو گیا۔ بہت سی زمین آپ کے نام کر دی اور وظیفہ بھی مقرر کر دیا۔

www.dawateislami.net

آپ کا وصال جائے قیام پر 16 رجب کو ہوا اور وہیں تدفین کی گئی۔

تذکرہ اولیائے پاکستان صفحہ 397، تحقیقات چشتی صفحہ 185، بزرگان لاہور صفحہ 237 اور مدینۃ الاولیاء صفحہ 267 پر سن وفات 604ھ لکھا ہے۔ جبکہ آفتاب زنجان صفحہ 463 پر 460 لکھا ہے جو کاتب کی غلطی لگتی ہے۔ آپ کا مزار مبارک کپڑا مارکیٹ، بیرون میو اسپتال روڈ لاہور میں ہے۔ جہاں ہر سال 15 اور 16 رجب کو عرس ہوتا ہے۔[1]

حضرت سید میر موسیٰ زنجانی

حضرت سید میر موسیٰ زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش زنجان، ایران کے ایک علمی وصوفی گھرانے میں ہوئی۔ والد گرامی اور اس علاقے کے امام مسجد سے علومِ اسلامیہ حاصل کیے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد والد گرامی کی جاگیر کے کاموں میں مصروف ہوگئے۔ بیعت وخلافت بڑے بھائی حضرت میراں حسین زنجانی سے حاصل تھی۔



1 تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/394 تا 397... آفتاب زنجان، ص 463

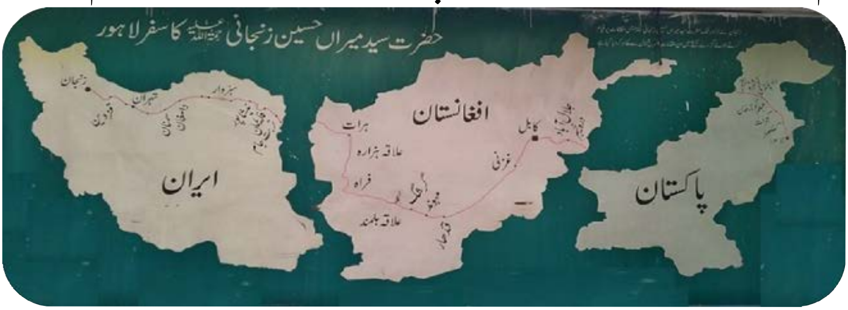
www.dawateislami.net

بھائیوں کے ساتھ لاہور آگئے، ابتدا میں بڑے بھائی سید یعقوب زنجانی کے ساتھ رہے پھر شمال مشرقی جانب (جہاں بعد میں مستی گیٹ بنا) تشریف لے آئے۔

آپ اسم جلالت اللہ اور اللہ الصمد کا بہت ورد کیا کرتے تھے۔ آپ پر حالتِ جذب پھر حالت استغراق طاری ہوگئی۔ جب اس حالت سے باہر آتے تو غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دیتے۔ آپ مستجاب الدعوات تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے آخری سال لاہور ریلوے اسٹیشن کے شمال مشرقی علاقے پاک نگر مصری شاہ میں گزارے، یہیں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار ایک فٹ اونچے چبوترے پر ہے۔ مرقد مبارک پر سیمنٹ کی چھت ہے جو چار ستونوں پر کھڑی ہے، مزار کے ساتھ ایک مسجد بنام اونچی خانقاہ مسجد، اکرم روڈ، فیض باغ مصری شاہ بھی ہے۔[1]

زنجان سے لاہور کا سفر

حضرت سید میراں حسین زنجانی نے اپنے بھائیوں کے ہمراہ زنجان سے لاہور جانے کے لیے شاہی شاہراہ پر سفر کا آغاز فرمایا۔ آپ قزوین، رِے (تہران) سمنان، دامغان، امام رود، مایامے، میاں دست، سبزوار، نیشاپور، سنگ بست، ریمان، تربت شیخ جام، ہرات،



[1] تذکرہ اولیائے لاہور، 43 تا 45

www.dawateislami.net

قندھار، غزنی، کابل، جلال آباد، درّہ خیبر، پشاور، نوشہرہ، راولپنڈی، جہلم، گجرات سے ہوتے ہوئے لاہور تشریف لائے۔[1]

لاہور میں رہائش

ابتدا میں آپ نے کچھ دن لاہور کے جنوبی حصے جسے شاہ عالمی کہا جاتا ہے میں گزارے پھر اپنے بھائی حضرت سید یعقوب زنجانی کو یہاں قیام کا حکم دیا، دوسرے بھائی کو مستی دروازہ والی آبادی میں رہنے کا فرمایا اور خود لاہور کے شمالی حصے کو پسند فرمایا جہاں آبادی قدرے کم تھی اور دریائے راوی قریب تھا۔ آج اس مقام کو چاہ میراں کہا جاتا ہے اور اب دریائے راوی اپنا رستہ تبدیل کرکے کافی دور چلا گیا ہے۔[2]

دعوت دین کے لیے کوششیں

لاہور میں رہنے والوں کی زبان ہندی تھی، آپ عربی و فارسی جانتے تھے، دین اسلام کی دعوت دینے کے لیے ہندی زبان سیکھنا ضروری تھا چنانچہ آپ نے ہندی زبان سیکھنا شروع کر دیا اور ہندی زبان میں مہارت حاصل کی، تین سال تک دعوت اسلام دینے کے باوجود کوئی غیر مسلم مسلمان نہ ہوا مگر آپ نے ہمت نہ ہاری اور کوشش جاری رکھا۔

آپ ولی کامل اور مستجاب الدعوات تھے۔ لوگ اپنی مشکلات لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ دعا فرماتے تو ان کی مشکلات حل ہو جاتیں، بیمار شفایاب ہوتے

1 آفتاب زنجان، ص126 تا 230

2 تذکرہ اولیائے لاہور، ص27، 28

www.dawateislami.net

اور تنگ دست فراغ دست ہو جاتے تھے۔ آپ روز جمعہ شہر جاتے اور دین اسلام کی دعوت دیتے، ہفتے کے بقیہ دن جائے قیام پر رہتے ہوئے اور ذکر و فکر میں گزارتے۔ لاہور میں آپ نے کم و بیش 44سال گزارے۔ آپ کی کوششوں سے کثیر غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔[1]

خواجہ غریب نواز کی میراں زنجانی سے عقیدت

سلطان الہند، حضرت خواجہ غریب نواز سیّد حسن سجزی کی ولادت سجستان، ایران میں 537ھ کو ہوئی اور وصال 6رجب 633ھ اجمیر شریف، راجستھان، ہند میں فرمایا، آپ نجیب الطرفین سید، عالم دین، ولی شہیر، عظم مبلغ اسلام، مصنف کتب، صاحب دیوان شاعر، سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم المرتبت شیخ طریقت اور ہند میں مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے، جب آپ لاہور پہنچے اور حضور داتا گنج بخش کے مزار پر حاضری دی اور فیض حاصل کیا تو اس وقت شیخ حسین زنجانی بھی موجود تھے، خواجہ صاحب اور ان کے مابین بے حد محبت ہو گئی۔[2] آپ حضرت میراں حسین زنجانی سے محبت و عقیدت رکھتے تھے چنانچہ گلزار ابرار مترجم میں ہے: جب خواجہ معین الاولیاء چشتی اجمیری ہند کو تشریف لائے تھے تو اس وقت چندروز پیر زنجانی کی مصاحبت میں بھی قیام فرمایا۔ باہم رازداری اور خداشناسی کی باتیں ہوا کرتی تھیں۔[3]

---

1. بزرگان لاہور، ص286
2. اقتباس الانوار، ص345تا359
3. اذکار ابرار ترجمہ گلزار ابرار، ص25

www.dawateislami.net

سفینۃ الاولیاء میں ہے: خواجہ معین الدین نے دور دور ممالک کا سفر کیا اور بڑے بڑے مشائخ سے آپ نے فیض حاصل کیا۔۔۔لاہور میں شیخ حسین زنجانی سے ملاقاتیں کیں اور بلخ سے لاہور تشریف لائے۔[1]

وصال و تدفین

میراں حسین زنجانی نے زندگی بھر دعوت اسلام، رشد و ہدایت اور اطاعت اللہ و رسول میں گزار کر لاہور میں 19 شعبان بروز جمعرات وصال فرمایا۔ سن وفات میں تین اقوال ہیں: (1) آپ نے 431ھ کو وصال فرمایا اور آپ کے وصال کے دن حضرت داتا گنج بخش سید علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لاہور پہنچے۔ (2) آپ نے 600ھ میں وفات پائی۔ (3) آپ کا سن وصال 606ھ ہے۔[2]

روضہ مبارک

آپ کا مزار پر انوار شمال مشرقی لاہور کے علاقے چاہ میراں کے جنوب میں قدرے



1 سفینۃ الاولیاء مترجم، ص128

2 کشف المحجوب ترجمہ کلام المرغوب، مقدمہ، ص55، 56

بلند جگہ واقع ہے۔ سبز گنبد دور سے نظر آتا ہے۔ چوک رحمان سینٹر سے چاہ مریاں روڈ پر مشرق کی جانب جاتے ہوئے تھوڑے فاصلے پر دائیں جانب ایک بازار ہے جو آپ کے مزار اقدس کو جاتا ہے، اسے 19 انچ کہا جاتا ہے، اس بازار کے دونوں جانب دوکانیں ہیں۔ کسی زمانے میں آپ کے مزار کے چاروں طرف وسیع و عریض باغ تھا مگر اب یہ ختم ہو چکا ہے۔ 1935ء میں قبر کے تعویز کے چبوترے کو اونچا کر کے ارد گرد آٹھ ستون بنوا کر ان میں جالیاں لگائی گئیں۔ 1955ء میں آپ کے مزار پر عالیشان گنبد بنایا گیا۔ بعد میں بھی تعمیرات ہوتی رہیں۔ روضے کی عمارات کی کچھ تفصیلات ابتدا میں بیان کی گئی ہیں۔ [1]

محمد مہر الدین جماعتی

دربارِ میراں حسین زنجانی پر حاضری و فاتحہ کے بعد ہم دربار کے شمالی حصے کی جانب گئے وہاں ایک احاطے میں جانبِ جنوب مغرب قبرستان ہے جس کے دروازے پر تالا لگا ہوا تھا۔ ادریس بھائی وہیں کے رہنے والے ہیں، انھوں نے انتظامیہ سے وہ دروازہ کھلوایا، ہم اندر داخل ہوئے وہاں ایک تحریر دیکھی کہ اس قبرستان میں نئی قبر کی جگہ نہیں۔

ہم نہایت احتیاط سے جانب مغرب بڑھے تاکہ کسی قبر پر پاؤں نہ آجائے۔ احاطے کی مغربی دیوار کے تقریباً نصف میں دیوار سے متصل حضرت علامہ مہر الدین جماعتی کا مزار مل گیا۔ یہاں فاتحہ اور دعا کی۔ مزار پر سنگ مرمر لگایا گیا ہے، جس پر نیلے رنگ کے پھول بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ مزار کا تعویذ نصف قد آدم تک ہے۔ مزار پر لوہے کی چھت

[1] آفتاب زنجان، ص446تا456

www.dawateislami.net

ہے۔ مغربی دیوار پر خانہ کعبہ شریف اور گنبد خضریٰ کے ڈیزائن والی ٹائلیں لگائی گئی ہیں۔





تربت مبارک کے کتبے پر بسمہ اللہ اور کلمہ شریف کے بعد یہ عبارت ہے: یااللہ، یارسول اللہ۔ مرقد انور: تفتازانی دوراں، استاذ الاساتذہ، پیر طریقت، بحر العلوم، حضرت علامہ الحاج شیخ الحدیث والتفسیر، مولانا مفتی محمد مہرالدین سنی حنفی نقشبندی، قادری جماعتی رحمۃ اللہ علیہ۔ خلیفہ مجاز رہبر شریعت، شیخ المشائخ سیدی مرشدی سراپا برکت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پور شریف رحمۃ اللہ تعالیٰ

www.dawateislami.net

علیہ۔ تاریخ وصال 12 ربیع الاول شریف 1408ھ بروز جمعرات۔ خاکپائے فقراء: محمد علاؤالدین میاں نقشبندی قادری جماعتی مہروی لاہوری۔

ذیل میں ملک المدرسین کا تفصیلی تذکرہ کیا جاتا ہے:

پیدائش و ابتدائی تعلیم

ملک المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد مہر الدین جماعتی رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کے جید عالم دین، فاضل دارالعلوم حزب الاحناف، استاذ الاساتذہ، تفتازانی دوراں، شیخ الحدیث والتفسیر، جامع معقول و منقول اور صاحب تصنیف تھے۔ آپ کی ولادت موضع خاصہ ضلع امرتسر، پنجاب، ہند کے زمین دار گھرانے میں 1319ھ مطابق 1901ء کو ہوئی۔

سوا سال کے تھے کہ والدۂ محترمہ اور اسکول کی چار کلاسیں پڑھیں تو والد چوہدری روشن دین کا انتقال ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تعلیم منقطع کر کے بھائیوں کے ساتھ کھیتی باڑی میں مصروف ہو گئے، جب اٹھارہ سال کے ہوئے تو محکمہ راشن میں ملازم ہو گئے۔

علم دین کی جانب متوجہ

20 سال کی عمر میں قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر جاننے کا شوق و جذبہ پیدا ہوا۔ یہ شوق اتنا بڑھا کہ ملازمت کو خیر آباد کہہ کر 1921ء میں خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سجزی کے دربار گہر بار میں پہنچ گئے۔ چند دن گزرے تھے تو اجنبیت و مسافرت سے دل بھر گیا او روا پسی کا سفر شروع کیا۔ جب موضع موچھل ضلع امرتسر پہنچے تو مولانا صوفی غلام رسول سے قرآن پاک ناظرہ پڑھا۔ اس کے بعد مدرسہ عربیہ کریمیہ جالندھر میں داخلہ لیا اور مولانا محمد عبد اللہ اور مولانا عبد الاحد سے ابتدائی علوم اسلامیہ پڑھے۔

www.dawateislami.net

جالندھر سے لاہور کا سفر

اس کے بعد جامعہ نعمانیہ لاہور اور پھر جامعہ فتحیہ اچھرہ میں داخلہ لیا۔ یہاں کے اساتذہ بالخصوص استاذ المدرسین مولانا مہر محمد اچھروی رحمۃ اللہ علیہ سے کتب علوم وفنون مکمل کیں۔ دورۂ حدیث شریف کے لیے دار العلوم حزب الاحناف میں امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری اور سند المحدثین مفتی سید شاہ ابو البرکات سید احمد قادری سے شرف تلمذ پایا اور یہاں سے 1348ھ مطابق 1929ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

علم طب کا حصول اور شرف بیعت

دوران تدریس حکمت پڑھنے کا شوق ہوا تو علم طب حاصل کرنے میں مشغول ہوگئے اور 1954ء میں دار العلوم طب جدید مشرق شاہدرہ لاہور سے طب کا امتحان دے کر افتخار الطب کی سند پائی، مدرسہ اسلامیہ ہرسہ کوٹ ضلع فیصل آباد کی تدریس کے دوران آپ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علی پور سیداں ضلع نارووال[1] سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ

---

1 علی پور سیداں ضلع نارووال پنجاب میں ایک ہی زمانے اور ایک ہی نام (سید جماعت علی شاہ) کے دو شیخ طریقت نیز ایک ہی پیر (حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی مجددی) کے مرید وخلیفہ ہوئے ہیں، ان کی پہچان ان کے القابات سے ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک کے القابات امیر ملت، حافظ قرآن اور محدث علی پوری اور دوسرے کی پہچان ثانی لاثانی کے لقب سے ہوتی ہے۔ علامہ محمد مہر الدین جماعتی کن کے مرید تھے؟ تعارف علمائے اہل سنت صفحہ 334 اور لاہور کے اولیائے نقشبند صفحہ 179 میں صراحت ہے کہ آپ امیر ملت حضرت پیر حافظ سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے مرید تھے مگر آپ کے مزار پر لکھا ہے: خلیفہ مجاز رہبر شریعت، شیخ المشائخ سیدی مرشدی سراپا برکت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پور شریف رحمۃ اللہ علیہ۔ نیز آپ نے نیویں مسجد شاہ عالم مارکیٹ میں مدرسہ غوثیہ لاثانیہ قائم کیا، اس مدرسے کے نام سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ حضور لاثانی کے مرید تھے، البتہ دونوں شیوخ طریقت کے

www.dawateislami.net

مجددیہ میں مرید ہوئے۔

خدمات درس و تدریس

فراغت کے بعد مختلف مدارس میں تدریس کی، ایک سال مدرسہ اسلامیہ ہرسہ کوٹ ضلع فیصل آباد، تین سال جامعہ نعمانیہ لاہور، دو سال مسجد شکر خان اتر پردیش ہند اور کئی سال دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں تدریس فرماتے رہے۔ 1946ء میں دوبارہ جامعہ نعمانیہ سے منسلک ہوئے مگر انتظامی کمزوریوں کی وجہ سے اسے چھوڑ کر نیویں مسجد نیا بازار شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں مدرسہ غوثیہ لاثانیہ کی بنیاد رکھی تقریباً چار سال اس میں بھی پڑھایا، حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے چار سال بعد یہ مدرسہ مسجد کراؤن چوک بیرون موچی دروازہ منتقل کر دیا۔ ایک سال برکات العلوم مغل پورہ اور ایک سال جامعہ حنفیہ قصور بھی پڑھاتے رہے۔ کچھ عرصہ مدرسہ خدام الصوفیہ (موجودہ نام جامعہ شاہ ولایت) گجرات، مدرسہ جامع مسجد شیخوپورہ اور مدرسہ جامع مسجد راجپوتاں شاہ ابو المعالی لاہور میں بھی پڑھانے کا سلسلہ رکھا۔ مفسرِ قرآن علامہ نبی بخش حلوائی کے قائم کردہ مسجد و مدرسہ نبویہ بیرون دہلی دروازہ نزد سٹی کوتوالی میں جزوقتی استاذ اور بعد میں استاذ اعلیٰ اور نگران شعبہ تصنیف و تالیف مقرر ہوئے۔ تیسری مرتبہ پھر جامعہ نعمانیہ سے متعلق ہوئے اور وہاں شیخ الحدیث کے فرائض منصبی ادا کیے۔ 1975 تا 1977ء تین سال جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ میں دورہ حدیث کے استاذ رہے۔

آپ نے محلہ پرانا ڈاک خانہ روڈ چاہ میراں میں اپنا گھر بنایا اور یہاں کی جامع مسجد

حالات وواقعات پر مشتمل کتب میں علامہ صاحب کا تذکرہ نہیں ملتا۔

www.dawateislami.net

بدریہ میں امامت وخطابت کرنے لگے،یہاں صبح چند طلبہ کو ابتدائی درسی کتب بھی پڑھاتے تھے۔[1] زندگی کے آخری ایام میں آپ نے اپنے گھر میں جامعہ امینیہ قائم کیا اور وفات سے قبل یہاں پڑھاتے رہے۔

آپ نے چند مساجد بھی بنوائیں اور کچھ مساجد میں تعمیراتی کام کروائے مثلاً جامع مسجد غوثیہ قلعہ گجر سنگھ کی مکمل تعمیرات،مسجد شاہ ابو المعالی کے کچھ کمرے اور جامع مسجد جمال پورہ کے عظیم الشان مینار کی تعمیر آپ کی کوشش سے مکمل ہوئی۔آپ کا سب سے زیادہ عرصہ تدریس اپنے مادرِ علمی دارالعلوم حزب الاحناف میں گزارا،چنانچہ،

پیر زادہ اقبال احمد فاروقی تحریر فرماتے ہیں:اس دارالعلوم کے نامور اساتذہ میں ایک عالم دین مولانا مہرالدین جماعتی نے تدریسی اور فنی دنیا میں بڑا مقام پایا۔انہوں نے پورے 40 سال دارالعلوم حزب الاحناف کے طلبہ کو پڑھایا۔بڑے زبردست مدرس تھے۔ صرفی،نحوی،منطقی،معقولی،بیانی ولسانی ہر شعبۂ فن میں کمال رکھتے تھے۔[2]

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:مولانا محمد مہر الدین نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند پایہ عالم دین،ماہر تعلیم،علوم درسیہ میں فاضل بزرگ تھے۔وہ صرف ونحو،منطق،علم کلام، بیان پر نہ صرف کامل دسترس رکھتے تھے بلکہ ان کی تدریس میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔[3]

عادات واطوار

آپ جید عالم دین اوراستاذالعلماء ہونے کے باوجودنہایت سادہ طبیعت اور حسن

1 حیات فقری،ص52

2 مجالس علماء،ص311

3 مجالس علماء،ص105

www.dawateislami.net

اخلاق کے پیکر تھے۔ بڑا ہو یا چھوٹا آپ ہر ایک پر شفقت فرماتے، اکثر پیدل سفر کرتے ہیں جبکہ شہر میں ہر طرح کی سواری موجود تھی۔ آپ کی شخصیت لائق زیارت تھی، بڑھاپا ہونے کے باوجود چہرہ باطنی پاکیزگی اور دل کی صفائی کی گواہی دیتا تھا۔ اہل سنت کا نہایت درد رکھتے تھے، جب کسی فتنے کے بارے میں سنتے تو افسردہ ہو جاتے بلکہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔ اگر کسی کی دینی خدمات کی خبر پہنچتی تو خوشی کا اظہار فرماتے اور دعاؤں سے نوازا کرتے تھے۔ الغرض آپ حسن اخلاق کے پیکر، کثیر الفیض مدرس اور محقق اہل سنت تھے۔

تصنیف و تالیف

علامہ مہر الدین جماعتی نے تدریس کے ساتھ عربی کتب کے حواشی، ترجمہ اور کتب کی تصنیف پر بھی توجہ فرمائی، آپ کی تصانیف میں تسہیل المبانی شرح مختصر المعانی، فیصلہ شرعیہ بر حرمت تعزیہ، حیات عیسی علیہ السلام، مسئلہ شفاعت، مسائل رمضان، النداء بحرف الیاء، الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کا جواز، مسائل شبِ برأت، رد خاکسار اور حل قطبی شامل ہیں۔ اول الذکر کتاب تسہیل المبانی بہت بلند پایہ علمی کتاب ہے اپنا ہو یا بیگانہ جو کوئی اسے پڑھتا ہے تو آپ کی علمیت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

حج بیت اللہ وزیارت گنبد خضرا

آپ نے 1973ء میں حج کی سعادت پائی، اس دوران وہاں کے مفتی اور ناظم او قاف حضرات سے معمولات اہل سنت کے موضوع پر بہت علمی گفتگو فرمائی، ترجمانی کی ذمہ داری شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفی الازہری صاحب نے ادا کی۔ مکہ مکرمہ کے بعد مدینہ

www.dawateislami.net

شریف میں روضہ رسول پر حاضر ہوئے۔



وفات و تدفین

آپ کا وصال 12 ربیع الاول 1408ھ مطابق 5 نومبر 1987ء میں ہوا، قبرستان میراں زنجانی میں جانب مغرب تدفین ہوئی۔ وفات کے وقت ورثا میں آپ کی ایک صاحبزادی حیات تھیں۔

محمد نبی بخش حلوائی

مسجد نبویہ کی زیارت

دربار میراں حسین زنجانی اور علامہ محمد مہر الدین جماعتی کے مزار پر حاضری کے بعد ہم رحمانیہ مسجد روڈ پر آئے۔ ادریس بھائی نے ہمیں گنے کا رس پلایا اور اس کے بعد ہم لنڈا بازار میں علامہ عبد الغفور نقشبندی کے مزار پر حاضری کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم سب سے پہلے چاہ میراں روڈ پر مڑے جو ایک موریہ پل کی جانب جاتا تھا۔ ایک موریہ پل سے نکل کر جی ٹی روڈ کو کراس کر کے ہم بیرون دہلی دروازہ کوتوالی (پولیس اسٹیشن) کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں گاڑی پارک کی۔ سامنے ہی مسجد نبویہ تھی۔ رقبے کے اعتبار سے یہ چھوٹی اور عظمت کے اعتبار سے بہت بڑی ہے، آج سے تقریباً سو سال پہلے علامہ محمد نبی بخش حلوائی نے اس مسجد و مدرسے کی بنیاد رکھی۔ علامہ میاں باغ علی نسیم نے اسے پروان چڑھایا۔ مسجد کے دروازے پر ایک کتبہ تھا جس پر بسم اللہ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد یہ عبارت کندہ ہے:

www.dawateislami.net



یااللہ　　　یارسول اللہ

تعمیر نو جامع مسجد نبویہ۔ سنگ بنیاد بدست جناب الحاج میاں باغ علی نسیم خلیفۂ مجاز حضرت مولینا نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ۔ مورخہ 23 شعبان المعظم 1419ھ، 13 دسمبر 1998ء بروز اتوار

ہم مسجد میں داخل ہوئے۔ مسجد کے



جنوبی کونے میں دونوں علما کے مزارات تھے، یہاں حاضر ہو کر فاتحہ پڑھی۔

علامہ حلوائی صاحب کے مزار کے کتبے پر بسم اللہ اور کلمہ طیبہ کے بعد یہ عبارت لکھی ہے:



مزار پر انوار

حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی

مؤلف تفسیر نبوی وبانی مسجد نبویہ

تاریخ وفات:14 ذیقعدہ 1364ھ

بمطابق یکم نومبر 1944ء

علامہ نسیم صاحب کے کتبے پر بسم اللہ اور کلمہ طیبہ کے بعد یوں لکھا ہے:



مزار پر انوار

حضرت مولانا میاں باغ علی نسیم

خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد نبی بخش حلوائی

تاریخ وفات:22 ذیقعدہ 1420ھ بمطابق

29 فروری 2000ء

ان دونوں ہستیوں کے تفصیلی حالات ملاحظہ کیجئے:

پیدائش و تعلیم

مفسر قرآن مولانا محمد نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ مدرس درسِ نظامی، استاذ العلماء، ہمدرد اہل سنت، شیخ طریقت، بانی مسجد و مدرسہ نبویہ، صاحبِ تفسیر نبوی اور پنجابی زبان

www.dawateislami.net

کے شاعر اور مصنف کتب تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1266ھ مطابق 1850ء کو اکبری منڈی، محلہ مولویاں، اندرون دہلی دروازہ لاہور کی ارائیں برادری میں ہوئی۔ بچپن سے حلوائی کے کام میں مصروف رہے، اس کام میں آپ کا استاذ نیک سیرت اور صالح آدمی تھا اس کی اجازت سے آپ نے ابتدائی تعلیم محلے کے امام صاحب سے حاصل کر کے مدرسہ غوثیہ تکیہ سادھواں لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں کے مہتمم مولانا پیر سید عبد الغفار شاہ کاشمیری سے استفادہ کیا، کچھ عرصہ مدرسہ فتحیہ اچھرہ پڑھتے رہے۔ انجمن نعمانیہ کی شاخ بکن مسجد کے علما سے بھی شرف شاگردی پایا۔ آپ کے اساتذہ میں قطب لاہور مولانا غلام قادری بھیروی، مفتی غلام محمد بگوی، مولانا معوان حسین رامپوری اور مفتی غلام دستگیر قصوری وغیرہ شامل ہیں۔ آپ جید عالم دین اور قرآن وحدیث وفقہ میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ آپ اردو، پنجابی، فارسی اور عربی میں شعر بھی لکھا کرتے تھے۔ پنجابی کی شاعری میں تو خوب مہارت تھی۔ آپ متبحر عالم دین، پنجابی، اردو، فارسی کے بلند پایہ شاعر، سلسلہ نقشبندیہ جماعتیہ کے شیخ طریقت، غریب، یتیم طلبہ کے کفیل ومددگار، اوراد و وظائف کے پابند، فعال رہنما اور اہل ثروت تھے۔

بیعت وخلافت

علامہ حلوائی اپنے استاذ مفتی غلام دستگیر قصوری صاحب سے بے حد متاثر تھے، انہی سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا، بعد میں خلافت سے نوازے گئے۔[1] ان کا ذکر خیر فرماتے رہتے۔ اپنی کتابوں کی ابتدا میں مرشد کا ذکر بھی کیا اور ان کی شان

[1] مجالس علماء، ص414

www.dawateislami.net

میں قصائد بھی لکھے ہیں۔ اپنے شاگردوں کے ہمراہ قصور جا کر ان کے مزار کی زیارت کرتے۔ اپنی داڑھی مبارک سے ان کی قبر کی صفائی کرتے۔ ان کے عرس کو اہتمام سے مناتے اور اس میں خوب لنگر تقسیم فرماتے۔ آپ نے 1315ھ مطابق 1897ء میں مرشد کے وصال کے بعد پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی علی پوری کی صحبت اختیار کی اور ان سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں خلافت بھی حاصل کی۔ (1)

بزرگانِ دین سے عقیدت

علامہ حلوائی تمام بزرگانِ دین سے بھی نہایت عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری کے دربار گہر بار پر ننگے قدم حاضر ہوتے، وہاں مراقبہ کرتے اور دلی وساوس کا حل حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ حضرت شاہ ابو المعالی سید خیر الدین محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتے، مزارات کے کبوتروں کے لیے خصوصی طور پر چاول ابال کر لے جاتے تھے۔ بلاشبہ آپ عارف باللہ، تقویٰ و پرہیز گاری کے پیکر اور قلب سلیم کے مالک تھے۔ بزرگان دین کی ارواح آپ کی طرف متوجہ ہوتیں اور آپ ان سے استفادہ کیا کرتے۔ ایک مرتبہ تو حضور داتا گنج بخش، حضرت شاہ ابو المعالی اور حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہم تینوں نے مل کر ایک مسئلے میں آپ کو مطمئن فرمایا۔

درس و تدریس اور تصنیف و تالیف

علامہ حلوائی نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا مگر

1 انوار لاثانی کامل، ص 572

www.dawateislami.net

حلوائی کی دوکان کا مشغلہ جاری رکھا۔ آپ دینی خدمات کا معاوضہ نہ لیتے، ضروریاتِ زندگی دوکان سے آنے والی آمدنی سے پوری فرمایا کرتے۔ زندگی کے آخری 15 سالوں میں آپ نے اپنے آپ کو صرف دینی مصروفیت کیلئے وقف کر دیا تھا، 23 سے زیادہ تصانیف میں 15 جلدوں پر مشتمل پنجابی اشعار کے ذریعے کی گئی بے مثال تفسیر نبوی اور کئی مشہور تلامذہ مثلاً پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، حافظ محمد عالم سیالکوٹی اور مولانا باغ علی نسیم وغیرہ یادگار ہیں۔ تفسیر نبوی کے علاوہ آپ کی تصانیف میں شفاء القلوب، خیرالھدیٰ فی عدم الجمعة فی القریٰ، قھرالقھار علی منکرالاحادیث والآثار، سبیل الرشاد فی حق الاستاذ، اظہار انکار المنکرین من صلوۃ المحبین، الامتیاز بین الحقیقت والمجاز، النار الحامیه لمن ذم المعاویه، انواع نبوی، جامع الشواہد اور قصه المحسنین وغیرہ ہیں۔[1]

عادات واطوار اور معمولات

علامہ حلوائی سفید وروشن چہرے والے، میانہ قد اور متوازن جسم کے مالک تھے، لباس ہمیشہ سادہ اور ارائیں طرز کا ہوتا تھا، عالمانہ انداز کا جبہ و دستار استعمال نہیں کرتے تھے۔ ڈھیلی ڈھالی قمیص اور سفید چادر بطور تہبند زیب تن فرماتے، جو اکثر لٹھے کی ہوتی، پاؤں میں گامے شاہی سرخ چمڑے کے جوتے استعمال فرماتے۔ داڑھی میں مہندی لگاتے جسے آخری سالوں میں ترک کر دیا تھا، سفید داڑھی سفید چہرے پر بہت سجتی تھی۔ آخری 15 سالوں کے علاوہ زندگی بھر تہجد و فجر کے بعد دوکان پر وقت دیا کرتے اور پھر تدریس

1 مفسر قرآن علامہ نبی بخش حلوائی، حیات وخدمات، 2 تا 6... مجالس علماء، ص 220 تا 245

www.dawateislami.net

و تصنیف میں مصروف ہو جاتے۔ ہر روز نماز تہجد کے بعد فرش مسجد پر بیٹھ کر اپنے شاگردوں کے ساتھ درود و سلام پڑھا کرتے، نماز فجر کے بعد درس قرآن دیتے، ناشتے کے بعد درس و تدریس میں مصروف ہو جاتے، بعد ظہر عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کی دینی رہنمائی کرتے بعد عصر ختم خواجگان میں مصروف ہو جاتے۔ نماز مغرب کے بعد کھانا اور بعد عشا کچھ دیر آرام اور پھر بیدار ہو جاتے، رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارا کرتے تھے۔

بہترین روحانی عامل

علامہ حلوائی جید عالم دین، مفسر قرآن، مدرس درس نظامی ہونے کے ساتھ بہترین عامل بھی تھے، بعض وظائف و عملیات روحانیہ میں بڑا عبور رکھتے تھے۔ گم شدہ افراد کی بازیابی کا عمل اور آپس میں محبت کا تعویذ تو بہت پر تاثیر تھا۔ آپ نے کئی عملیات اپنی تفسیر میں بھی تحریر فرمائے ہیں۔ لوگ آپ سے روحانی علاج کرواتے اور اپنے مسائل کا حل پاتے تھے، مگر آپ اس کامیابی کی نسبت اپنی جانب کرنے کے بجائے یہ فرمایا کرتے کہ یہ میرے پاس پڑھنے والے طلبہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے اور تلقین فرماتے کہ طلبہ علم دین کی محبت جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

طلبۂ علم دین پر شفقت

آپ علم دین سے بے حد محبت کرتے اور طلبہ علم دین کی بہت قدر کیا کرتے تھے، نئے موسمی پھل ان کے لیے خصوصی طور پر منگواتے، اپنی جیب خاص سے اچھے کھانے پکوا کر کھلاتے، اس سلسلے میں ان کی پسند کو پیش نظر رکھتے۔ آپ طلبہ کو خودداری اور امراء

www.dawateislami.net

سے بے نیازی کا خاص طور پر درس دیتے۔ آپ کے ہاں اسلامی تقریبات کا خصوصی اہتمام ہوتا، ماہانہ گیارہویں شریف، عید میلاد النبی، شب معراج، شب برأت، 27رمضان اور اپنے پیرو مرشد کے عرس کے مواقع پر تلاوت قرآن، محافل نعت، درود و سلام کے حلقے اور علمائے اہل سنت کو مدعو کرکے بیانات کرواتے۔

مریدوں کی تربیت

آپ باطن کی صفائی پر خصوصی توجہ دیا کرتے، فرائض وواجبات، سنن کی پابندی کے ساتھ نوافل کی ادائیگی اوراورادووظائف کی پابندی خود بھی کرتے اور مریدوں سے بھی کروایا کرتے تھے، نماز تہجد کا خاص انتظام ہوتا، اس میں طلبہ ومرید شریک ہوتے، اگر کوئی طالب علم اس میں کوتائی کرتا تو اسے معاف کردیتے مگر کوئی مرید اس میں سستی کرتا تو اس کا خوب نوٹس لیتے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی سالکان طریقت مجددی سلسلہ روحانیت میں آپ کی نگرانی میں سلوک کی منزلیں طے کرنے میں کامیاب ہوئے۔ جن میں ایک اہم نام پیر عبد الخالق فاروقی صاحب کا ہے۔[1]

مسجد ومدرسہ نبویہ کا قیام

علامہ نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زرعی زمین، آبائی مکان اوردوسری تمام جائیداد بیچ کر بیرون دہلی دروازہ سٹی کوتوالی کی شمالی دیوار کے ساتھ دومنزلہ مسجد نبویہ قائم فرمائی، جس کی تکمیل غالباً 1354ھ کو ہوئی، اس سے متصل جنوبی وشمالی جانب حجرے

1 مجالس علماء، ص424

www.dawateislami.net

تعمیر کئے گئے جنوبی حجرے شاگردوں اور شمالی حجروں میں آپ مقیم رہے۔[1]

مسجد کے فرنٹ پر ایک پتھر لگوایا جس پر یہ لکھا تھا: **یہ مسجد خالص حنفیہ کرام کی ہے، کوئی غیر مذہب یہاں آکر اپنے افعال ادا نہیں سکتا جس سے مناقشت پیدا ہو۔**

فقیر محمد نبی بخش متولی مسجد ہذا (مؤلف تفسیر نبوی) 1354ھ

یوں یہ مسجد اہلسنت کا اعتقادی و نظریاتی مرکز قرار پائی۔[2]

شعبہ تصنیف و تالیف

علامہ نبی بخش حلوائی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد نبویہ میں شعبہ تصنیف و تالیف قائم فرمایا، اس شعبے کے ذریعے علامہ حلوائی کی کتابیں شائع ہوتی تھیں، علامہ مہر الدین جماعتی صاحب کو بھی تصنیف و تالیف سے لگاؤ تھا اس لیے آپ نے بھی فی سبیل اللہ اس شعبے میں اپنی خدمات پیش کیں۔

عظیم کارنامہ

مفسر قرآن علامہ نبی بخش حلوائی کا اہم ترین کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے پنجابی زبان میں قرآن پاک کی منظوم تفسیر تحریر فرمائی، اس تفسیر کا آغاز 1310ھ مطابق 1892ھ میں کیا اور اس کام کا اختتام 1351ھ تا 1932ء میں ہوا، یوں 40 سال علامہ حلوائی اس کام میں مصروف رہے۔ تقریباً چار ہزار صفحات پر مشتمل اس تفسیر کی 15 جلدیں ہیں۔ اوسطاً فی صفحہ 20 اشعار ہوں تو اشعار کی کل تعداد 80 ہزار بنتی ہے۔ علامہ حلوائی نے اس

1 مجالس علماء، ص 222

2 مجالس علماء، ص 231

www.dawateislami.net

کے لکھنے میں معتبر تفاسیر اور تقریباً 300 کتب سے استفادہ کیا۔ تفسیر نبوی کی اشاعت پر کثیر علمائے اہل سنت نے علامہ حلوائی کو تعریفی خطوط بھیجے، جن میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری اور صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی جیسے اکابرین بھی شامل ہیں۔[1]

وفات و تدفین

علامہ حلوائی نے 14 ذیقعدہ 1363ھ مطابق یکم نومبر 1944ء کو وصال فرمایا، مسجد نبویہ سے متصل اپنے حجرے میں مدفون ہوئے جس کی دیواریں اب ہٹادی گئی ہیں۔

باغ علی نسیم نقشبندی کاشمیری

جانشین مفسر قرآن حضرت مولانا باغ علی نسیم نقشبندی کاشمیری، بہترین عالم دین، فاضل دار العلوم حزب الاحناف، مدرس درسِ نظامی، علامہ حلوائی کے مرید و خلیفہ، شیخ طریقت، قناعت و توکل کے پیکر اور فنا فی المرشد کے مرتبے پر فائض مرید کامل تھے۔

پیدائش و تعلیم

جانشین مفسر قرآن حضرت مولانا باغ علی نسیم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ 1925ء کو موضع پدمی ضلع ریاستی جموں کشمیر ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چودھری لہب الدین صاحب علامہ حلوائی صاحب کے مرید خاص تھے۔ یہ جب کشمیر جاتے تو ان کے گھر ہی ٹھہرا کرتے تھے۔

1 خلاصہ از مفسر قرآن علامہ نبی بخش حلوائی، حیات و خدمات، ص 7 تا 9

www.dawateislami.net

تعلیم و تربیت

انھوں نے مڈل تک تعلیم کشمیر میں ہی حاصل کی،اس کے بعد والد صاحب نے 1938ء میں مدرسہ نبویہ لاہور میں داخل کروادیا۔ابتدائی کتب فارسی علامہ نبی بخش حلوائی نے پڑھائیں۔مثنوی روم پڑھنے کے دوران پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بھی ان کے ساتھ شریک سبق تھے۔

ان کی خوش نصیبی کہ ان دنوں ملک المدرسین علامہ مہر الدین جماعتی صاحب مدرسہ نبویہ کے جز وقتی استاذ اور شعبہ تصنیف و تالیف کے نگران مقرر ہوئے،دیگر طلبہ کے ساتھ ان سے صرف و نحو کے ابتدائی اسباق پڑھے۔

دارالعلوم حزب الاحناف میں داخلہ

1940ء میں علامہ حلوائی صاحب نے انہیں دارالعلوم حزب الاحناف میں داخل کروادیا۔اس زمانے میں یہ مسجد نبویہ کے قریب ہی اندرون دہلی گیٹ کے چنگڑ(موجودہ محمدی)محلے میں تھا۔آپ کی رہائش مدرسہ نبویہ سے متصل حجرے میں تھی،صرف اسباق پڑھنے کے لیے دارالعلوم جایا کرتے تھے۔یہاں آپ نے مولانا سید منور علی شاہ الوری سے صرف و نحو،مولانا محمد دین بدھوی سے منطق،علامہ عطا محمد بندیالوی اور مفتی محمد حسین نعیمی سے فقہ واصول فقہ اور مولانا غلام نبی گورداسپوری سے دیگر کتب پڑھیں۔جب آپ کی کتب درس نظامیہ کی تکمیل ہوگئی تو آپ نے سند المحدثین مفتی شاہ ابو البرکات سید احمد قادری سے دورہ حدیث کرنے کی سعادت پائی۔1946ء میں آپ کی دستار بندی ہوئی،آپ کے ساتھ جن علما کی دستار بندی ہوئی ان میں شارح بخاری علامہ سید محمود احمد

www.dawateislami.net

رضوی، علامہ مولانا حاجی محمد شریف آف ساہیوال اور مولانا شمس الضحیٰ شامل تھے۔

پنجاب یونیورسٹی سے ڈگریاں

فارغ التحصیل ہونے کے بعد حصول علم کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا، آپ نے فاضل فارسی اور عربی فاضل کے امتحانات کی تیاری کی اور پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے ہونے والے امتحانات میں کامیاب ہو کر فاضل فارسی اور عربی فاضل کی ڈگریاں حاصل کیں۔

اپنے آپ کو مرشد کے حوالے کر دیا

آپ نے بیعت کا شرف علامہ حلوائی سے حاصل کیا، سلسلہ نقشبندیہ کے اسباق کی تکمیل کی اور اپنے آپ کو مکمل طور پر مرشد کے حوالے کر دیا۔ مرشد نے آپ کو سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت سے نوازا اور مدرسہ نبویہ میں پڑھانے اور اس کے جملہ امور کو سرانجام دینے کا حکم دیا۔ آپ بحکم مرشد مدرسہ نبویہ کے طلبہ کو پڑھاتے، پڑھانے سے فارغ ہوتے اور علامہ صاحب اپنی نظر کی کمزوری کی وجہ سے اپنی تصانیف کی املا کرواتے تو آپ اسے تحریر کیا کرتے تھے۔ چنانچہ پنجابی ترجمہ قرآن، کتاب الامتیاز بین الحقیقت والمجاز، انواع نبوی اور مجموعہ نعت کے مسودات اپنے استاذ صاحب سے سن کر تحریر فرمائے۔ استاذ صاحب کی کتاب اظہار انکار المنکرین کے پہلے ایڈیشن کے طباعتی امور آپ نے ہی سرانجام دیئے۔

علامہ حلوائی کے جانشین

علامہ حلوائی کی نرینہ اولاد نہ تھی، انھوں نے وفات سے قبل مولانا باغ علی نسیم کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ یکم نومبر 1944ء کو آپ کا وصال ہوا تو آپ مدرسہ و مسجد نبویہ کے

www.dawateislami.net

تمام امور باحسن خوبی سرانجام دینے لگے۔ مدرسہ نبویہ کی تدریس، علامہ حلوائی کی کتب کی اشاعت، مسجد و مدرسہ میں ہونے والی ماہانہ و سالانہ تقریبات اور 14 ذیقعدہ کو مرشد پاک کے سالانہ عرس کو بہت دھوم دھام سے منایا کرتے تھے۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب نے ان کی چار اہم خصوصیات کا ذکر کیا ہے کہ آپ بڑے متوکل، خدا ترس، کم گو اور محنتی عالم دین تھے۔ یہ اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے علمائے اہل سنت ان کی قدر کرتے اور ان سے محبت کیا کرتے تھے۔

مکتبہ نبویہ کا آغاز

کتب سے محبت اور ان کی اشاعت کا جذبہ آپ کو اپنے استاذ گرامی سے حاصل ہوا تھا، ضرورت اس بات کی تھی کہ اس کے لیے کوئی ادارہ بنایا جائے جس سے منظم انداز سے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔ چنانچہ احباب سے مشورہ کرکے 1964ء میں آپ نے مکتبہ نبویہ کی بنیاد رکھی، سب سے پہلے اس سے اپنے استاذ صاحب کی عقائد و معمولات اہل سنت پر مشتمل کتاب **الامتیاز** کو شائع کروایا۔ پھر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کی اشاعت کی، اس کے بعد اپنے دادا مرشد علامہ غلام دستگیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب **تقدیس الوکیل** کو طبع کروایا۔ ان کتب کی اشاعت سے مکتبہ نبویہ کی شہرت علمائے اہل سنت تک پہنچی، انھوں نے ان کی شائع شدہ کتب کو ہاتھوں ہاتھ لیا، اس سے آپ کا بھی حوصلہ بڑھا اور آپ نے مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ پر دار العلوم حزب الاحناف کی نئی عمارت کے ساتھ منتقل کر دیا۔ اس سے مزید کتب و رسائل کی اشاعت کے سلسلے میں تیزی آئی۔ فتاویٰ رضویہ کی جلدیں، تکمیل الایمان، مرج البحرین،

www.dawateislami.net

اولیائے چشت، اولیائے سہرورد اور شواہد النبوۃ وغیرہ کتابیں مکتبہ نبویہ نے شائع کیں۔

تفسیر نبوی کی اشاعت

تفسیر نبوی کے اردو ترجمے کے لیے علامہ باغ علی نسیم نے علمائے اہل سنت کا ایک بورڈ بنایا جس نے اسے اردو زبان میں منتقل کر دیا، جسے علامہ صاحب نے خوبصورت انداز میں شائع کیا۔ جس سے اردو دان طبقے کو اس عظیم تفسیر سے استفادہ کرنا آسان ہو گیا۔[1]

دیگر مکاتب کی ترغیب

آپ کے پیش نظر مکتبہ نبویہ کے بنانے کا مقصد محض مالی منفعت نہ تھا، اس لیے آپ نے دیگر علمائے اہل سنت کو بھی مکتبے کھولنے کی ترغیب دلائی، چنانچہ آپ کی انفرادی کوشش سے مولانا محمد شریف نوری نے مکتبہ اسلامیہ اور مولانا انوار الاسلام نے مکتبہ حامدیہ کا آغاز کیا۔ ان مکتبوں کے کھلنے سے اہل سنت میں کتب و رسائل کی اشاعت کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا اور یکے بعد دیگرے کثیر کتب زیور طبع سے آراستہ ہو کر مارکیٹ میں آئیں۔

حج بیت اللہ کی سعادت

1974ء میں آپ حج کرنے کے لیے وطن سے روانہ ہوئے، حج کی سعادت پا کر آپ مدینہ شریف حاضر ہوئے، روضہ رسول کی زیارت کرنے کے بعد آپ قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے جو کہ ابھی حیات ظاہری سے متصف اور ان کے اشاعتی کارناموں سے بھی واقف تھے۔ ان سے ملاقات کر کے قطب

1 خلاصہ از مفسر قرآن علامہ نبی بخش حلوائی، حیات وخدمات، ص 9

www.dawateislami.net

مدینہ خوش ہوئے اور انہیں دعاؤں سے نوازا۔ بلاشبہ یہ آپ کے لیے اعزاز تھا۔

وصال و تدفین

اس عظیم مجاہد عالم دین نے 23 ذیقعدہ 1420 مطابق 29 فروری 2000ء کو وصال فرمایا اور اپنے استاذ و مرشد علامہ حلوائی کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

عبد الغفور نقشبندی

مسجد نبویہ میں علامہ نبی بخش حلوائی اور مولانا باغ علی نسیم کے مزارات پر فاتحہ و دعا کرنے کے بعد ہم لنڈا بازار کی جانب پیدل روانہ ہوئے، چند قدم چلنے کے بعد لنڈا بازار میں داخل ہوگئے۔ بازار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا تیز چلنے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔ ہمارے پاس وقت کم تھا، فقیر قادری نے ادریس بھائی سے پوچھا کہ علامہ عبد الغفور صاحب کا مزار کتنے فاصلے پر ہے تو انھوں نے لاہور میں لوگوں کے معمول کے مطابق کہا، نیڑے ہی ہے یعنی نزدیک ہے۔ بہر حال ہم چلتے چلتے تھک گئے اور بابو ہوٹل والے چوک میں پہنچے۔ وہاں جنوب کو جانے والے بازار کی طرف مڑ کر ایک مارکیٹ کے اندر سے ہوتے ہوئے جانب مغرب چند قدم چلے تو سامنے علامہ صاحب کی مسجد میں پہنچ گئے، رقبے کے اعتبار سے یہ مسجد درمیانے درجے کی ہے۔ مسجد سے متصل کئی منزلہ مدرسے کی عمارت ہے۔ عین مسجد سے متصل صحن مسجد میں علامہ عبد الغفور نقشبندی کی مرقد (قبر شریف) ہے جس پر سنگ مرمر لگا ہوا تھا۔ ہم نے یہاں فاتحہ پڑھی۔

اس کے کتبے پر بسم اللہ شریف کے بعد یہ عبارت کندہ ہے:

www.dawateislami.net

نحمدہ ونصلی علی رسول الکریم: یا رب العالمین، یا رحمۃ العالمین انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء، القران، العلماء ورثۃ الانبیاء، الحدیث



مرقد مبارک

استاذ العلماء والفضلاء، رہبر شریعت وطریقت، فقیہ العصر، عالم باعمل حضرت علامہ الحاج پیر محمد عبد الغفور نقشبندی دامت فیوضہ

خلیفہ مجاز فخر المشائخ حضرت قبلہ علامہ الحاج الحافظ پیر سید عابد حسین شاہ، دربار شاہ لاثانی ونقش لاثانی علی پور سیداں شریف نارووال۔ اولین مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور، صدر مدرس مرکزی دار العلوم حزب الاحناف لاہور، امام وخطیب جامع مسجد احاطہ میاں سلطان، تقریباً 50 سال، تاریخ وصال: 20 رمضان المبارک 1416ھ بمطابق 21 فروری 1995ء۔ بروز منگل بوقت سحری۔

ذیل میں آپ کے حالات زندگی تحریر کئے جاتے ہیں:

پیدائش و تعلیم

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عبد الغفور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف لنڈے والے،

www.dawateislami.net

فاضل وصدر مدرس دارالعلوم حزب الاحناف، امام الصرف والنحو، جامع معقول ومنقول، سلسلہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت اور بانی دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ لنڈا بازار لاہور ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1351ھ مطابق 1933ء کو موضع سانگرہ (Sangra) ضلع امرتسر[1] میں ہوئی۔ والد گرامی کا نام حسن دین تھا جو زمین داری وکاشت کاری کیا کرتے تھے۔ ابتدائی زندگی اپنے گاؤں میں گزاری اور ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کرکے دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لیا۔ دیگر اساتذہ کے ساتھ علامہ محمد دین بدھوی اور مفتی محمد حسین نعیمی سے کتب درس نظامیہ کی تکمیل کی، دورہ حدیث سَندالمحدثین مفتی شاہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری سے پڑھنے کی سعادت پائی۔ 1371ھ مطابق 1952ء میں فارغ التحصیل ہوئے اور دستار بندی ہوئی۔[2]

جامعہ نعیمیہ میں تدریس کا آغاز

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی صاحب نے 1953ء میں جامع مسجد چوک دالگراں لاہور میں جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی تو آپ نے مفتی صاحب، علامہ حافظ محمد عالم سیالکوٹی اور مولانا ارشاد حسین چوراہی کے ہمراہ یہاں پڑھانا شروع کیا، ان اساتذہ کی شبانہ روز محنت سے طلبہ علم دین اس تعلیمی ادارے کی جانب مائل ہوئے اور اس کی علمی شہرت

---

1 موضع سانگرہ (Sangra) ایک گاؤں ہے جو اس وقت ضلع امرتسر کے ہمسائے ضلع کپورتھلہ تحصیل سلطان پور لودھی میں واقع ہے۔ یہ امرتسر شہر سے جانب جنوب مشرق 75 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ دریائے بیاس (Beas River) کے کنارے واقع ہے۔

2 اس مضمون کی زیادہ تر معلومات استاذ العلماء علامہ عبدالغفور نقشبندی صاحب کے بڑے صاحبزادے مولانا قاری محمد اشفاق مجددی صاحب نے عطا فرمائیں، راقم اس پر ان کا شکر گزار ہے۔

www.dawateislami.net

ہونے لگی۔[1]

دارالعلوم حزب الاحناف میں خدمات

کچھ سالوں بعد آپ کے استاذ گرامی علامہ شاہ ابوالبرکات سید احمد قادری نے آپ کو مادرِ علمی دار العلوم حزب الاحناف میں بُلالیا۔ آپ نے بہت استقامت سے 1990ء تک 30 سال سے زائد عرصہ یہاں پڑھایا۔ آپ طلبہ کو پڑھانے میں بہت محنت کیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ طلبہ ان سے پڑھنے میں رغبت رکھتے تھے، آپ کی زیادہ تر توجہ علوم صرف و نحو اور فارسی وغیرہ میں تھی، آپ ان علوم کے امام مانے جاتے تھے اور آپ کو ان علوم کی کتابیں زبانی یاد تھیں، ہزاروں علمانے آپ سے شرف شاگردی پایا۔

امامت و خطابت

آپ نے زمانۂ طالب علمی میں تقریباً 1945ء میں جامع مسجد حنفیہ رضویہ میاں سلطان لنڈا بازار نزد سٹی ریلوے اسٹیشن لاہور میں امامت و خطابت شروع فرمائی اور پھر ساری زندگی یہیں خدمات سر انجام دیتے رہے یہ مدت 50 سال تک محیط ہے۔ آپ کی کوشش سے جامع مسجد کی تعمیر نو بھی ہوئی۔

بیعت و خلافت

آپ کے شاگردوں میں ایک اہم نام علامہ بشیر احمد مجددی بن حاجی ثناء اللہ نقشبندی کا ہے۔ نقش لاثانی پیر سید علی حسین شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور سیداں ضلع نارووال ان کے والد مرحوم کی وجہ سے ان پر بہت مہربان تھے۔

1 ذکرِ گُلے از نعیم مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی، ص 10

www.dawateislami.net

نقش لاثانی ایک مرتبہ ان کے ہاں وسن پورہ میں ایک تبلیغی وروحانی دورے پر تشریف لائے، علامہ عبدالغفور بھی وہاں مہمان کے طور پر مدعو تھے، یوں تو آپ آستانہ عالیہ لاثانیہ علی پور سیداں کی دینی وروحانی خدمات سے واقف تھے، جب نقش لاثانی کی زیارت سے مشرف ہوئے تو ان کی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے اور بیعت کی گذارش کی، نقش لاثانی نے فرمایا پھر کبھی کرلیں گے، آپ نے عرض کیا کہ حضور زندگی کا کوئی بھروسا نہیں آپ مہربانی فرما کر اپنے دامن کرم میں لے لیں، اس پر نقش لاثانی نے بیعت کرلیا۔ ان کے وصال کے بعد ان کے صاحبزادے فخر لاثانی مولانا پیر سید عابد حسین شاہ صاحب (فاضل دارالعلوم حزب الاحناف) نے آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ کا قیام

1975ء میں آپ نے دارالعلوم جامعہ حنفیہ رضویہ لنڈا بازار لاہور کی بنیاد رکھی، سینکڑوں طلبہ نے اس مدرسے سے حفظ وناظرہ اور درس نظامی مکمل کیا، بحیثیت مجموعی آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ آپ کی کتاب فارسی بول چال یادگار ہے۔



آپ کا قائم کردہ دارالعلوم جامعہ رضویہ ایک فعال ادارہ ہے مسجد کے ساتھ اس کی کئی منزلہ عمارت ہے۔

وفات وتدفین

اس درویش صفت عالم دین کا وصال 20رمضان 1415ھ مطابق 21فروری 1995ء کو بوقت سحری ہوا، نمازجنازہ میں علما وصلحا اور عوام الناس کی کثرت

www.dawateislami.net

تھی، تدفین جامع مسجد حنفیہ رضویہ سے متصل احاطے سرائے میاں سلطان میں ہوئی۔

آپ کے صاحبزادے مولانا قاری محمد اشفاق مجددی اور مولانا قاری محمود احمد مجددی استاذ العلماء کے مشن کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

غلام رسول قادری

پیکو مسجد کی جانب سفر

علامہ عبد الغفور نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر فاتحہ ودعا کے بعد ہم واپس کوتوالی (پولیس اسٹیشن) بیرون دہلی گیٹ پہنچے اور گاڑی میں بیٹھ کر جامع مسجد پیکو روانہ ہوئے۔ ایک موریہ پل سے ہم پولیس فلیٹس روڈ سے ہوتے ہوئے کوہِ نور روڈ پر آگئے، دونوں جانب لوہے اور اس کی مشینری کی دوکانیں اور فیکٹریاں تھیں۔

کوہ نور روڈ تھوڑی دیر بعد محبوب روڈ پر ختم ہو گیا، اس پر کچھ سفر کیا تو جامع مسجد پیکو، فاروق گنج محلہ، داتا نگر بادامی باغ آگئی۔ الحمدللہ یہاں نماز مغرب باجماعت ادا کی اور بعد نماز امام صاحب سے ملاقات کرکے ہم عین مسجد سے باہر آئے۔



مسجد کافی بڑی تھی، ہم نے آپس میں اس موضوع پر گفتگو کی کہ اس میں کتنے نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ ہمارے اندازے کے مطابق اس مسجد میں تقریباً دو ہزار نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ علامہ مفتی غلام رسول قادری اشرفی صاحب کا مزار مسجد کے جنوب مشرقی گوشے میں وضو خانے سے متصل ہے۔ ہم وہاں حاضر ہوئے۔ فاتحہ پڑھی اور دعا کی۔ مفتی صاحب کا مزار ایک بڑے کمرے میں ہے، شاید یہاں بچوں کی تعلیم قرآن کی کلاس بھی لگتی ہے۔ مفتی صاحب کے مزار پر سفید ٹائلز لگائی گئی ہیں۔

کتبے پر بسم اللہ شریف، کلمہ طیبہ، اسم جلالت و اسم نبی کے بعد یہ عبارت کندہ ہے:



مرکز تجلیات

رئیس المتکلمین، عمدۃ العارفین، زبدۃ الکاملین، جامع المعقول والمنقول، شیخ الفقہ والحدیث، مفتی اعظم پاکستان، عاشق رسول حضرت علامہ ابو الارشاد مفتی غلام رسول قادری اشرفی برکاتی۔ سابق خطیب و مفتی پیکو جامع مسجد بادامی باغ لاہور۔

تاریخ وصال: 17 رمضان المبارک 1416ھ بمطابق 7 فروری 1996ء بروز بدھ۔

www.dawateislami.net

اُو خادم گنج بخش وابو البرکات	اُو مخدوم اہلسنت والجماعت
ابو الارشاد است اُو غلام رسول	او وقار و باعزاز وباصد قبول

ذیل میں مفتی صاحب کے حالات زندگی تفصیل کے ساتھ تحریر کئے جاتے ہیں:

پیدائش وخاندان

شیر اہل سنت حضرت مولانا مفتی غلام رسول قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ فاضل دار العلوم حزب الاحناف، استاذ العلماء، جامع معقول ومنقول، شیخ الحدیث والتفسیر، پیر طریقت، خلیفہ شاہ ابو البرکات اور مفتی اہل سنت تھے۔ آپ[1] کی ولادت اگست 1940ء کو محلہ کوٹ مراد خاں[2]، قصور سٹی[3] کے حضرت صوفی میاں جمال الدین چشتی صاحب کے گھر میں ہوئی۔ میاں جمال الدین دین دار تاجر تھے، انھوں نے شیر اہل سنت کی پیدائش کے بعد ان کا چہرہ دیکھا تو فرمایا کہ میرا یہ بیٹا عالم دین بنے گا، مَیں نے اسے آج ہی دین کے لیے وقف کر دیا ہے۔

1 شیر اہل سنت حضرت مولانا مفتی پیر غلام رسول قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معلومات آپ کے صاحبزادے اور جانشین حضرت مولانا محمد احمد قادری اشرفی صاحب نے تحریری طور پر دیں۔ اس پر راقم ان کا شکر گزار ہے۔

2 کوٹ مراد خاں (Kot Murad Khan) قصور شہر کے بارہ کوٹوں میں سے ایک ہے۔ یہ مین شہر سے جانب جنوب چراغ شاہ روڈ اور روحی نالہ روڈ کی جانب ہے اس میں بچیوں کا ہائی اسکول اور گورنمنٹ چراغ شاہ ڈگری کالج اہم تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ اہم مساجد میں مبارک علی شاہ ہمدانی مسجد ہے۔

3 قصور (Kasur) پنجاب پاکستان کا ایک قدیم شہر ہے۔ یہ لاہور شہر سے جانب جنوب 55 کلومیٹر دور ہے۔ پہلے یہ ضلع لاہور کی ایک تحصیل تھا۔ یکم جولائی 1976ء میں اسے ضلع کا درجہ دے دیا گیا۔ اس کی چار تحصیلیں ہیں: قصور، پتوکی، چونیاں اور رادھا کشن۔ قصور شہر ضلعی ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔ جسے بارہ کوٹوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ماضی میں ہر کوٹ کا ایک دروازہ ہوتا تھا مگر یہ سب ختم ہو گئے البتہ کوٹ موجود ہیں۔ قصور شہر کی آبادی چار لاکھ کے قریب ہے۔

www.dawateislami.net

میاں جمال الدین کا تعارف

شیر اہل سنت کے والد گرامی حضرت صوفی میاں جمال الدین چشتی مرحوم 1920ء کو قصور میں پیدا ہوئے اور یہیں 65 سال کی عمر میں 1985ء میں انتقال فرمایا۔ تدفین قبرستان سہاری روڈ، رکن پورہ قصور سٹی میں ہوئی۔ آپ نمازی اور تہجد گزار تھے، پیشے کے اعتبار سے تاجر تھے، شرافت اور بزرگی میں اس علاقے میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے آپ کے پاس آتے اور ان کے مسائل احسن انداز سے حل کیا کرتے تھے۔

تعلیم و تربیت

شیر اہل سنت نے ابتدائی تعلیم گھر میں حاصل کرکے گورنمنٹ ہائی سکول لاری اڈا قصور سے میٹرک کیا۔ درس نظامی کے ابتدائی اسباق دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور میں شیخ الحدیث ابو العلا مفتی محمد عبد اللہ قادری اشرفی سے پڑھ کر جامعہ حنفیہ دار العلوم اشرف المدارس ملتان روڈ اوکاڑہ سٹی میں داخل ہوئے، یہاں انہیں دیگر اساتذہ کے علاوہ شیخ الحدیث علامہ ابو البیان غلام علی اوکاڑوی سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔ اس کے بعد آپ لاہور آگئے اور دارالعلوم حزب الاحناف میں تعلیم حاصل کرنے لگے۔ شیخ الحدیث صدر المدرسین مولانا محمد مہرالدین جماعتی، شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی، مفتی عبد القیوم ہزاروی اور دیگر علما سے خوب استفادہ کیا۔ دورہ حدیث مفتی اعظم حضرت شاہ ابو البرکات سید احمد قادری سے کرکے تقریباً 1961ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔

www.dawateislami.net

بیعت و خلافت

شیر اہلسنت اپنے استاذ گرامی سَندالمحدثین مفتی شاہ ابوالبرکات سید احمد قادری صاحب سے بے حد متاثر تھے۔ انہیں سے بیعت اور بعد میں خلافت سے نوازے گئے۔ سرکارِ کلاں حضرت مولانا پیر سیّد محمد مختار اشرفی نے بھی سلسلہ چشتیہ اشرفیہ کی خلافت عطا فرمائی۔ بلاشبہ آپ جید عالم دین، مفتی اسلام ہونے کے ساتھ ساتھ پیر کامل اور تقوی و پرہیز گاری کے پیکر تھے۔

درس و تدریس

درسِ نظامی سے فراغت کے بعد آپ نے تدریس کا آغاز اپنی مادرِ علمی دار العلوم حزب الاحناف لاہور سے کیا۔ آپ کے شاگرد حضرت مولانا غلام سرور چشتی برکاتی قصوری فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ غلام رسول قادری اشرفی صاحب سے اسی دوران درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ سید صاحب قبلہ بھی ان کی علمی قابلیت کے معترف تھے چنانچہ ایک مرتبہ پاکستان کے محکمہ تعلیم کی جانب سے ایک آفیسر دار العلوم میں ایک قابل عالم دین کو لینے آئے تاکہ ان کے ذریعے عربی ٹیچر کی آسامیوں کے لیے درخواست دینے والے علما کا ٹیسٹ دلوایا جائے۔ میں نے سید صاحب قبلہ کو ان کے آنے کے مقصد سے آگاہ کیا تو آپ نے استاذی علامہ غلام رسول قادری اشرفی صاحب کو ان کے ساتھ بھیجنے کا فرمایا۔(1)

[1] پیکو جامع مسجد (Peco Mosque) بادامی باغ لاہور جنرل بس اسٹینڈ المعروف لاری اڈا کے جانب مشرق صرف ڈیڑھ

www.dawateislami.net

صدر المدرسین کے عہدے پر فائز ہونا

حضور شیر اہلسنت 1962ء میں مرکز اہلسنت دار العلوم جامعہ حنفیہ، لاری اڈا قصور تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً 16 سال مدرس اور بعد میں صدر المدرسین کے عہدے پر فائز رہے۔ یہ وہ دور تھا جس میں انہیں شیخ الحدیث علامہ عبد اللہ محدث قصوری کی خاص نوازشات حاصل رہیں، ان کی شفقت اور رہنمائی کی برکت سے آپ کو درس نظامی کی کتب پڑھانے میں رسوخ حاصل ہوا۔ یہاں کثیر علمانے آپ سے استفادہ کیا، ان علما میں برطانیہ کے مشہور عالم دین علامہ خورشید احمد قصوری بھی ہیں۔[1]

پیکو جامع مسجد بادامی باغ میں امامت و خطابت

شیر اہل سنت نے اپنے پیر و مرشد مفتی اعظم علامہ شاہ ابو البرکات قادری کے حکم پر 16 شوال 1398ھ مطابق 20 ستمبر 1978ء کو پیکو جامع مسجد بادامی باغ لاہور میں تشریف لائے اور امامت و خطابت فرمانے لگے۔ آپ اس علاقے کے مرجع تھے۔ علما و عوام مسائل دینیہ کے حل کے لیے آپ کے پاس آتے اور آپ ان کی رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ آپ تحریری فتاویٰ بھی دیا کرتے تھے۔

جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ میں خدمات

شاد باغ کی مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ[2] میں خطیب کی حاجت تھی۔ وہاں کی

---

1 برطانیہ کے جید علماء اہل سنت اور مشائخ، 2/464

2 مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ (Jamia Masjid Hanfia Ghousia) لاہور کے علاقے شاد باغ (Shad Bagh) کی کلو میٹر پیکو روڈ پر واقع ہے۔ اس کے مشرق میں شاد باغ اور مغرب میں شاہی قلعہ اور بادشاہی مسجد ہے۔

www.dawateislami.net

انتظامیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہاں جانے کی درخواست کی۔ آپ نے ان کے اصرار پر وہاں خطبہ جمعہ کی ذمہ داری قبول کرلی۔ جب جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور کے شیخ الحدیث، قطب لاہور مفتی عزیز احمد بدایونی کا وصال ہوا تو آپ کے بارے میں جو کلمات لکھے اس میں اپنا نام یوں تحریر کیا: فقیر قادری ابو الارشاد غلام رسول اشرفی برکاتی خطیب جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شادباغ لاہور۔[1]

ادارہ معارف نعمانیہ شادباغ کی سرپرستی

خطابت کے ساتھ آپ مسجد سے متصل جامعہ حنفیہ غوثیہ میں ناظم اعلیٰ بھی مقرر ہوئے۔ اس مسجد سے متصل اہل سنت کا ایک اشاعتی ادارہ بنام ادارہ معارف نعمانیہ شادباغ لاہور قائم تھا، آپ نے بطور سرپرست اعلیٰ اس میں اپنا کردار ادا کیا۔



وصال و تدفین

شیر اہلسنت نے 17 رمضان المبارک 1416ھ مطابق 7 فروری 1996 بروز بدھ پیکو جامع مسجد کے حجرے میں وصال فرمایا اور بعد نماز جنازہ اسی احاطے میں تدفین ہوئی۔

سب سے بڑی اور خوبصورت مسجد ہے۔ یہ شادباغ کے مشہور گول گراونڈ (Gol Ground) کے مشرق میں دو گلیوں کے بعد، پیکو جامع مسجد سے جانب مشرق ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

1 احوال و آثار مفتی عزیز احمد بدایونی، ص116

www.dawateislami.net

آپ کے صاحبزادے اور جانشین حضرت مولانا محمد احمد قادری اشرفی صاحب آپ کا عرس ہر سال شوال کے تیسرے ہفتہ کو آپ کے مزار شریف پر منعقد کرتے ہیں جس میں علماو مشائخ اہلسنت شریک ہوتے ہیں۔

صوفی اللہ دتہ نقشبندی

مفتی غلام رسول قادری قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد ہم وسن پورہ روانہ ہوئے جہاں ہمیں زمانہ قریب کے بزرگ حضرت مولانا صوفی اللہ دتہ نقشبندی کے مزار پر جانا تھا۔10، 15 منٹ سفر کرکے ہم صوفی صاحب کے مزار پر پہنچے جو عظیم الشان مسجد کے مین گیٹ کے اندر خارج مسجد میں موجود ہے۔فاتحہ کے بعد اس مسجد کے امام صاحب سے ملاقات ہوئی۔ماشاء اللہ الکریم بااخلاق اور حسن ظاہری سے متصف تھے، ان



www.dawateislami.net

کے چہرے کی مسکراہٹ ان کے خاندانی شرافت کی عکاسی کرتی تھی۔ انھوں نے ہم سے گفتگو کی جس کا خلاصہ یہ کہ میں استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عبد اللطیف جلالی رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا ہوں، حفظ قرآن کے بعد درس نظامی میں داخل ہوا اور اس کے چار درجات پڑھے ہیں ابھی والد صاحب کی ترغیب پر اس مسجد میں بطور خطیب دینی خدمات سر انجام دے رہا ہوں، میرے دیگر تین بھائی بھی والد صاحب کی ترغیب پر مختلف مساجد میں امامت وخطابت فرما رہے ہیں۔ انھوں نے امیر اہل سنت سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے ملاقات کی خواہش کا ذکر کیا اور دعوت اسلامی کے بارے میں محبت بھرے کلمات ارشاد فرمائے۔ ذیل میں صوفی اللہ دتہ صاحب کے حالات زندگی رقم کئے جاتے ہیں:

پیدائش

مناظر اسلام صوفی باصفا حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ نقشبندی بہترین عالم دین، فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور، مناظر اسلام، ہمدرد دین وملت، صوفی باصفا، مصنف کتب ورسائل اور مسلک اہل سنت کا درد و کڑھن رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ارائیں فیملی کے ایک خوشحال معزز فرد میاں مہر دین کے ہاں محلہ چھاؤنی لدھیانہ سٹی مشرقی پنجاب ہند میں 1349ھ مطابق 1929ء میں ہوئی۔ [1]

تعلیم وتربیت

آپ نے میٹرک تک تعلیم لدھیانہ کے اسکول میں حاصل کی، پاکستان بننے کے بعد

1 یہ مضمون دو کتب: لاہور کے اولیائے نقشبندیہ مجددیہ، صفحہ 160 تا 165 اور تذکرہ صوفی محمد اللہ دتہ قادری نقشبندی، ص 9 تا 29 کی مدد سے لکھا ہے۔

www.dawateislami.net

آپ والدین کے ہمراہ پاکستان آ گئے اور موضع ڈیوڈھی ہر دو وڑائچ نزد قصبہ قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں مقیم ہو گئے۔ والد چونکہ کاشتکاری اور تجارت کرتے تھے۔ چنانچہ سن شعور کو پہنچے تو ان کے ساتھ معاونت کرنے لگے، کچھ عرصہ بعد محکمہ ٹیلی فون میں ملازم ہو گئے۔ بزرگان دین سے محبت بچپن سے تھی، اس لیے گاہے بگاہے مزارات اولیا پر بھی حاضر ہوتے رہتے تھے۔

زندگی میں انقلاب

ایک دن آپ کی ملاقات گوجرانوالہ میں ایک جید عالم دین اور خطیب حضرت مولانا عبد المجید نقشبندی سے ہوئی، انھوں نے ان کی بزرگان دین سے محبت کو محسوس کرتے ہوئے انھیں اپنے ہاں رکھ لیا۔ ان کے مرشد حضرت شیخ حاجی محمد اکبر نقشبندی آستانہ عالیہ ہنجروال چک 31 نزد چھانگا مانگا ضلع قصور سے گوجرانوالہ ان کے ہاں آئے۔ حاجی محمد اکبر سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگ تھے، یہ عرصہ دراز تک امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے مزار پر انوار کے کلید بردار (دربار کی چابی رکھنے والے) رہے۔ صوفی اللہ دتہ صاحب جب ان کی صحبت میں رہے تو انہیں روحانی سکون حاصل ہوا، قلبی کیفیت بدل گئی، کچھ ہی دنوں میں انہی کی طرح کا لباس اور طور طریقے اپنا لیے۔ لوگ انہیں صوفی صاحب کہنے لگے۔ صوفی صاحب اپنے مرشد کی خدمت میں ساڑھے تین سال رہے۔ مرشد نے انہیں علم دین کے حصول کے لیے سلطان العاشقین علامہ مہر محمد خان ہمدمی فاضل دار العلوم حزب الاحناف لاہور کی خدمت میں چھانگا مانگا شہر میں بھیج دیا۔ صوفی صاحب نے ابتدائی دینی کتب ان کے پاس پڑھیں۔

www.dawateislami.net

جامعہ نعیمیہ لاہور میں داخلہ

صوفی صاحب درس نظامی کی تکمیل کے لیے جامعہ نعیمیہ لاہور داخل ہوگئے، یہاں انہیں فقیہ العصر مفتی اعجاز ولی خان رضوی، علامہ قاضی عبدالنبی کوکب، زینت القراء قاری محمد یوسف صدیقی اور مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین نعیمی جیسے مشفق استاذ ملے۔ آپ نے درسی کتب مکمل کر کے دورہ حدیث شریف بھی جامعہ نعیمیہ میں کیا اور فارغ التحصیل ہوئے۔

فن مناظرہ کی تربیت

صوفی صاحب اگرچہ تصوف کی جانب زیادہ مائل تھے مگر زمانہ طالب علمی میں انہیں فن مناظرہ حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ اس وقت اہل سنت میں مناظر اہل سنت علامہ محمد عمر اچھروی صاحب کا طوطی بولتا تھا۔ آپ نے ان کی صحبت اختیار کی اور فن مناظرہ کی عملی تربیت حاصل کی۔ علامہ اچھروی صاحب ان پر کامل اعتماد کرتے تھے۔ اپنی لائبریری کی چابی ان کے حوالے کر دیا کرتے تھے۔

امامت و خطابت

جب آپ جامعہ نعیمیہ لاہور سے فارغ ہوئے تو مفتی محمد حسین نعیمی نے آپ کو جامع مسجد غوثیہ آرائے بازار لاہور کینٹ کی امامت و خطابت کے لیے بھیج دیا۔ آپ کچھ عرصہ یہاں خدمات دینیہ سرانجام دیتے رہے پھر آپ جامع مسجد مزنگ بازار میں امامت کرنے لگے۔ اس کے بعد آپ جامع مسجد حنفیہ وسن پور تشریف لائے اور پھر ساری زندگی یہاں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ یہ عرصہ 28 سال پر محیط ہے حتی کہ یہ مسجد صوفی صاحب

www.dawateislami.net

والی مسجد کے نام سے مشہور ہو گئی ہے۔

درس قرآن

درس قرآن سے آپ کو خاص لگاؤ تھا، آپ استقامت کے ساتھ یہاں نماز فجر کے بعد درس قرآن دیتے رہے۔ آپ کے مریدین و محبین نے اسے ریکارڈ کر لیا، جس کی 8 سو کیسٹیں ان کے پاس محفوظ ہیں۔ آپ نہ صرف عاشق قرآن تھے بلکہ اپنے مریدوں و محبین کے دلوں میں بھی قرآن پاک کی محبت کو منتقل فرمایا۔

راقم الحروف احباب اسلامی کے ہمراہ 6 دسمبر 2023ء کو جامع مسجد پیکو میں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد صوفی صاحب کی مسجد حنفیہ میں حاضر ہوا، نماز مغرب کی ادائیگی کو آدھ گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا مگر ہم نے دیکھا کہ دو تین نمازی قرآن پاک کی تلاوت کرنے یا ترجمہ و تفسیر پڑھنے میں مصروف تھے۔ الحمد للہ یہ سب صوفی صاحب کی تربیت اور ان کی صحبت کی برکات تھیں ورنہ پنجاب میں یہ وقت کھانا کھانے کا ہے۔

ادارہ اشاعت العلوم کا قیام

صوفی صاحب علم و عمل دونوں کا مجموعہ تھے، معاشرے میں ابھرنے والے ہر قسم کے فتنوں کے خلاف جہاد باللسان کے ساتھ ساتھ جہاد بالقلم میں بھی مصروف رہے، آپ نے 28 کتب ورسائل اور چار اشتہارات ترتیب دیئے، ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کے لیے آپ نے 1315ھ مطابق 1975ء میں ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ کی بنیاد رکھی۔

آپ کی کتب ورسائل میں الصلوۃ والسلام علی خیر الانام، تنویر الخواطر بتحقیق الخاطر و الناظر، اسلام کے بدترین دشمن، علمائے اہلسنت کی نظر میں یزید، مروجہ حسنات، دین

www.dawateislami.net

اسلام کے خدوخال، کتاب الولایت، الرد علی الغبی فی ظہور الامام مہدی، رفع الاشتباہ عن قول نظام الاولیاء، تنبیہ الانبیاء فی کمالات اولیاء، ایقاظ الافہام، القول السدید فی بس الصفر والرصاص والحدید وغیرہ شامل ہیں۔

صوفی صاحب کی کوششوں کے اثرات

عقیدے اور عمل کی اصلاح آپ کے بیانات کا بنیادی موضوع ہوتا تھا۔ زیادہ توجہ تو آپ عقیدے کی اصلاح پر دیتے تھے۔ آپ کی اصلاح اعتقادات و معاملات کی کوششوں کے زبردست نتائج ظاہر ہوئے، بے عملی اور بد اعتقادی میں مبتلا ہزاروں لوگ راہ مستقیم پر آگئے اور عاشق رسول بن گئے۔ نماز روزے کی پابندی، سنتوں پر عمل، دین اسلام سے محبت، اللہ و رسول کی یاد اور حرمین طیبین کی زیارت کی تڑپ آپ کی صحبت پانے والوں کی زندگی کا حصہ ہے۔

وصال و تدفین

صوفی صاحب کافی عرصہ گردوں کے مرض میں مبتلا رہے، اس وجہ سے کافی کمزوری ہوگئی۔ آپ 25 رمضان 1405ھ مطابق 15 جون 1985ء رات گیارہ بج کر 35 منٹ پر کلمہ شریف پڑھتے ہوئے وصال فرماگئے۔ آپ کی عمر 56 سال تھی۔

نماز جنازہ میں کثیر لوگوں نے شرکت کی اور آپ کو مسجد حنفیہ وسن پورہ کے ایک گوشے میں خارج از مسجد دفن کیا گیا، جہاں بعد میں مزار مبارک کی تعمیر ہوئی۔ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد اکبر قادری عرفانی اور حضرت مولانا صاحبزادہ صوفی محمد عمر آپ کے جانشین ہیں۔

www.dawateislami.net

احمد علی شاہ شمیم



حضرت صوفی اللہ دتہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد ہم عارف ربانی علامہ پیر سید احمد علی شاہ شمیم کے دربار پر آئے جو برلب سڑک (وسن پورہ روڈ) واقع ہے، اس کے ساتھ جانب مغرب مسجد ہے۔ان کے مزار پر فاتحہ پڑھی۔ مزار کے تعویذ پر سنگ مرمر لگایا گیا ہے۔

کتبے پر اسم جلالت ورسالت، بسم اللہ شریف، کلمہ شریف اور آیت مقدسہ کے بعد یہ الفاظ تحریر ہیں:



مرقدِ مقدس

پیر طریقت، واقف شریعت حضرت مولانا الحاج پیر سید احمد علی شاہ صاحب شمیم رحمۃ اللہ علیہ حسینی نقشبندی مجددی خلیفۂ مجاز اعلیٰ حضرت عظیم البرکت شیخ المشائخ حضور قبلۂ دوعالم الحاج پیر سید علی حسین صاحب مدظلہ العالی علی پور سیداں شریف ضلع سیالکوٹ۔

19 صفر 1400ھ مطابق 8 جنوری 1980ء

بروز منگل دن دو بجے۔ بعد فاتحہ ان کے استاذ بھائی علامہ سید فضل حسین شاہ گجراتی کا بھی ذکر خیر ہوا جو اسی علاقے میں تقریباً دو سال خدمات سرانجام دیتے رہے، ان دونوں نفوس

www.dawateislami.net

قدسیہ کے حالات زندگی تحریر کئے جاتے ہیں:

حضرت پیر سید جعفر شاہ بن عطر علی شاہ کے گھر 1335ھ مطابق 1917ء پیدا ہوئے، آپ کے آباؤاجداد علاقے میں بہت معزز تھے، ان میں کئی اولیائے کرام بھی تھے جن کے مزارات سوات میں ہیں۔ آپ کے نانا جان مولانا سید ولایت علی شاہ، محلہ سادات پور، شمس آباد ضلع اٹک کے جید عالم دین اور شاعر تھے۔ آپ نجیب الطرفین حسینی سیّد ہیں۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور پھر دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لیا۔ درس نظامی اسی دارالعلوم میں مکمل کی۔ اندازا 1356ھ مطابق 1937ھ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ آپ کے استاذ مکرم مفتی اعظم پاکستان علامہ شاہ ابو البرکات سید احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ 1936ء میں حج کے لیے روانہ ہوئے تو جن احباب اور طلبہ نے اسٹیشن پر آپ کو الوداع کہا ان میں شمیم صاحب بھی شامل تھے۔ ان کا نام علامہ شاہ ابوالبرکات نے اپنے احوال حج میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے استاذ صاحب کے ہاں بہت مقرب تھے۔

بیعت و خلافت

قبلہ شمیم صاحب قبلہ کے والد گرامی بھی شیخ کامل تھے، اس لیے آپ پر تصوف کا رنگ غالب تھا، آپ نے بیعت کا شرف نقش لاثانی حضرت سید علی حسین شاہ آف علی پور سیدان سے حاصل کیا اور ان سے خلافت بھی پائی۔ جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان لاہور تشریف لائے تو انہوں نے

www.dawateislami.net

بھی آپ کو سلسلہ قادریہ رضویہ حامدیہ کی خلافت عطا فرمائی اور جو جبہ پہنا ہوا تھا وہ اتار کر آپ کو عطا فرمایا، یہ جبہ آپ کے خاندان میں بطور تبرک موجود ہے۔

ان کے علاوہ آپ کو کئی مشائخ سے خلافت حاصل ہوئی مگر آپ لوگوں کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ لاثانیہ میں بیعت فرماتے اور اس سلسلے کی ترویج و اشاعت کی کوشش فرمایا کرتے تھے۔

روحانی اعتبار سے آپ کا مقام بہت بلند تھا، آپ کو خواب میں 12 مرتبہ سے زیادہ اپنے جد اعلیٰ سرکار دوعالم محمد عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ شمیم نام بھی آپ کو بارگاہِ رسالت سے ملا تھا۔ علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد آپ علم طب کی جانب متوجہ ہوئے اور اسے باقاعدہ حاصل کرکے سند پائی۔ فراغت کے بعد اس کی پریکٹس کرنے لگے۔

خدمات دین

فارغ التحصیل ہونے کے بعد سید صاحب قبلہ نے آپ کو مرکزی جامع مسجد اہل سنت امرتسر کا خطیب بنا کر بھیجا جہاں آپ نے امامت وخطابت کا آغاز فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد آپ لاہور واپس آگئے، پھر ساری زندگی یہیں رہے۔ آپ میٹھی زبان والے، پرتاثیر اور بہترین خطیب تھے۔ آواز بارعب اور پاٹ دار تھی، آپ سفید سوٹ پہنا کرتے، سرپہ دستار مبارک، ہاتھ میں عصا اور اکثر شیروانی بھی زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ آپ نہایت حسین و جمیل اور قدرے بلند قد و قامت کے مالک تھے۔ آپ کو کئی علوم پر دسترس تھی۔ جب آپ خطاب فرماتے تو آپ کی تقریر آیات قرآنیہ، متن احادیث اور اقوال بزرگان دین سے مزین ہوتی۔ موقع محل کے مطابق شعرائے اہل سنت بالخصوص

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان حدائقِ بخشش کے اشعار پڑھتے تھے۔ آپ خود بھی شاعر تھے اور شاعری کی تمام اصناف پر نگاہ عمیق رکھتے تھے۔ عوام الناس کی دلچسپی کے لیے حکایات بھی بیان کرتے۔ تقریر اس قدر دلچسپ ہوتی کہ سامعین ہمہ تن گوش ہو جاتے اور اپنی جگہ سے نہ اٹھتے۔ آپ کے پیرو مرشد علامہ سید علی حسین شاہ صاحب بھی آپ کی تقریر بڑے شوق سے سماعت فرمایا کرتے تھے۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب خوبصورت انداز میں آپ کا تذکرہ یوں کرتے ہیں: اسی زمانہ میں مولانا شمیم شاہ مرحوم فیض باغ اور مولانا سلیم اللہ مرحوم سفید مسجد مصری شاہ میں پنجابی تقریریں کیا کرتے تھے اور علم و فضل سے اپنے سامعین کی جھولیاں بھرتے جاتے۔

درس و تدریس

آپ درس نظامی کے مدرس بھی تھے، مرشدزادے فخر لاثانی علامہ پیر سید عابد حسین شاہ اور مجاہد اہل سنت علامہ سیّد فیض الحسن تنویر شاہ رحمۃ اللہ علیہما نے آپ سے درسی کتب پڑھیں۔ چونکہ آپ پنجاب بھر میں تقاریر کے لیے جایا کرتے تھے اور دن کے وقت مطب پر بیٹھتے تھے اس لیے تدریس کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ آپ کے ہاتھ پر کئی غیر مسلم ایمان لائے، زندگی کے آخری نماز جمعہ میں ازدحام کثیر تھا، اس میں غیر مسلموں کے دو گروہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کر کے کلمہ پڑھایا، جس پر حاضرین نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔

مساجد بنانے کا جذبہ

مساجد بنانے کا جذبہ بھی آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، آپ نے اپنی زندگی میں

www.dawateislami.net

سات مساجد تعمیر کروائیں۔ کئی مساجد کی تزئین و آرائش و وسعت میں حصہ لیا۔ کرم الٰہی مسجد، چراغ پارک مسجد، سکیم پارک مسجد، غازی مسجد، جامعہ مسجد نقشبندیہ، جامع مسجد یثرب کالونی اور جامع مسجد پیر سید شمیم شاہ آپ کی یادگار ہیں۔ علمائے اہل سنت آپ کو معمار مساجد کہا کرتے تھے۔ آپ نے تمام اہم تحریکوں مثلاً تحریک پاکستان، تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفی میں عملاً حصہ لیا۔

خوددار شخصیت

آپ کی کثیر خصوصیات میں ایک اہم وصف خوددار ہونا بھی ہے، آپ کسی سے سوال نہ کرتے، آپ کا ذریعہ معاش مطب تھا، جہاں مریضوں کا جسمانی وروحانی علاج کیا جاتا تھا، آپ بیماریوں کا علاج تجویز کرنے کے ساتھ مریضوں کو نماز روزے اور ورد و ظیفے کا ذہن بھی دیتے تھے۔ مطب سے آپ کا گزر بسر ہوتا تھا، آپ شیخ طریقت اور بہترین خطیب تھے، آپ چاہتے تو وعظ کی اجرت اور مریدوں سے نذرانے لے سکتے تھے مگر آپ اس سے کوسوں دور رہے بلکہ جن مساجد میں آپ نے جمعہ پڑھایا وہاں سے بھی مشاہرہ نہ لیا۔

تصانیف

آپ نے دو رسائل بنام یادگارِ خلیل اور چاریاروں کی شان تحریر فرمائے، آپ نے ان میں عقیدہ اہل سنت کو بہت خوبصورت اور مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔

وفات و تدفین

آپ نے اپنی ساری زندگی اسلام ومسلک اہل سنت کی ترویج واشاعت میں گزاری، خود بھی سنت کے پابند تھے اور لوگوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتے تھے،

www.dawateislami.net

مسواک، سرمہ اور خوشبو سے بہت محبت فرماتے، آپ کی خواہش تھی کہ میری عمر 63 سال ہی ہو کیونکہ میرے جد اعلیٰ اس دنیا میں 63 سال حیات ظاہری سے متصف رہے، آپ کی یہ خواہش پوری ہوئی اور آپ نے 19 صفر 1400ھ مطابق 8 جنوری 1980ء بروز منگل دن دو بجے سن عیسوی کے اعتبار سے 63 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

نماز جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی، نماز جنازہ حضرت شاہ ابو البرکات کے صاحبزادے و جانشین، شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب نے پڑھائی۔ تدفین جامع مسجد سید شمیم شاہ، وسن پورہ لاہور سے متصل ہوئی، جہاں خوبصورت مزار تعمیر کیا گیا ہے۔ آپ کے صاحبزدے مولانا سید حامد علی شاہ نقشبندی مجددی صاحب مزار پر انوار پر ہر سال عرس منعقد کرتے ہیں۔

فضل حسین شاہ نقشبندی

سیّد السادات حضرت علامہ سیّد فضل حسین شاہ نقشبندی متحرک عالم دین، فاضل دارالعلوم حزب الاحناف، بانی انجمن معین الدین تاج پورہ وماہنامہ معین الدین، مصنف کتب اور امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری کے مرید و تلمیذ تھے۔

پیدائش و تعلیم

سیّد السادات حضرت علامہ سیّد فضل حسین شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت معین الدین پور شاہاں[1] نزد گجرات سٹی، پنجاب میں غالباً 1325ھ مطابق 1908ء کو سادات

1 معین الدین سیّداں کا عوامی نام محمدی پور شاہانہ ہے، ضلع گجرات کا یہ گاؤں گجرات شہر سے جانب مشرق اڑھائی کلو میٹر، جلالپور جٹاں اور پنڈی حسنہ (Pindi Hasna) کے درمیان واقع ہے۔ اس کی آبادی 35 ہزار ہے۔

www.dawateislami.net

گھرانے میں ہوئی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم علاقے کے علما سے حاصل کر کے دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں داخلہ لیا، دورۂ حدیث مکمل کر کے غالباً 1351ھ مطابق 1932ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔[1] علامہ فضل حسین شاہ صاحب نے بیعت کا شرف سلسلہ نقشبندیہ قادریہ میں امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری سے حاصل کیا۔[2]

خدمات دین وملت

آپ دورۂ حدیث کرنے کے بعد لاہور کے علاقے تاج پورہ نزد وسن پورہ میں خدمات دینیہ سرانجام دینے لگے، غالباً جامع مسجد حنفیہ تاج پورہ میں امام وخطیب مقرر ہوئے، آپ نے اس پورے علاقے میں ایک فعال عالم دین کے طور پر دینی خدمات کا بیڑا اٹھایا، یہاں کے لوگوں پر آپ کا گہرا اثر تھا۔ جیسا کہ ماہنامہ معین الدین لاہور کے پہلے شمارے میں جلسہ ہائے دستاربندی کے عنوان کے تحت ہے۔[3]

انجمن معین الدین تاج پورہ کا قیام

آپ نے یہاں رجب 1351ھ مطابق نومبر 1932ء میں انجمن معین الدین تاج پورہ لاہور قائم فرمائی۔[4] آپ اس میں بطور ناظم متحرک رہے، اس انجمن کے تحت مارچ 1933ء میں ماہنامہ معین الدین لاہور کا آغاز فرمایا،[5] آپ ہی اس ماہنامہ کے ایڈیٹر

---

1 رسائل ومناظرے ابو البرکات، مناظرہ معین الدین پور، ص332

2 ماہنامہ معین الدین لاہور، بابت ماہ اپریل 1933ء، ص16

3 ماہنامہ معین الدین لاہور، بابت ماہ مارچ 1933ء، ص15

4 ماہنامہ معین الدین لاہور، اگست 1933ء، ص16

5 سرورق ماہنامہ معین الدین تاجپورہ لاہور

www.dawateislami.net

و پبلشر تھے، اس کے علاوہ جامع مسجد فیض باغ لاہور میں بعد نمازِ مغرب درسِ قرآن بھی دیا کرتے تھے۔[1] اس انجمن کے تحت لوگوں کے عقائد و اعمال کی درستی اور علمِ دین سے روشناس کروانے کے لیے جلسے بھی منعقد ہوتے تھے، جس میں جید علمائے کرام شرکت کرتے، وعظ فرماتے اور علم و عرفان کو عام فرمایا کرتے تھے۔ ماہنامہ معین الدین لاہور میں **تاجپورہ میں علم و عرفان کی بارش** کے عنوان کے تحت ایک جلسے کے احوال اس طرح بیان ہوئے ہیں: مورخہ 12 اپریل 1933ء بعد از نماز عشا مسجد حنفیہ تاجپورہ میں باہتمام اراکین انجمن معین الدین ایک جلسہ عام ہوا، حضرت حجۃ الاسلام قبلہ عالم مولینا ابو محمد محمد دیدار علی شاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی تشریف آوری کی خبر سن کر کثرت سے لوگ شریک جلسہ ہوئے، مجمع بفضلہ بہت کافی تھا، حضرت قبلہ عالم دامت برکاتہم العالیہ نے کامل دو گھنٹے تقریر فرمائی، بعدہ ختمِ غوثیہ ہوا جس کے بعد دیر تک نعت خوانی ہوتی رہی، اختتام پر جناب ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر ملتانی[2] صدر انجمن نے تمام حاضرین کا

---

1. ماہنامہ معین الدین لاہور، اگست 1933ء، ص 16
2. حکیم انقلاب، ممتاز الاطباء حکیم دوست محمد صابر ملتانی صاحب کی پیدائش 6 جولائی 1906ء کو ملتان کینٹ میں ہوئی اور 30 مئی 1972ء کو لاہور میں وفات پائی، آپ ایک طبی محقق تھے، آپ نے جدید طریقہ علاج قانون مفرد اعضا دریافت کیا اور اس کی تائید کے لیے 16 سے زائد کتب اور کثیر مضامین لکھے آپ کی کوشش سے علم طب میں انقلاب برپا ہوا، آپ کا مطب فیض باغ عیسی سٹریٹ نمبر 10 میں تھا، آپ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کے بانی بھی ہیں، آپ سے مشاہیر حکمانے تربیت پائی اور اس فن کی خدمت کر کے مشہور ہوئے۔ آپ دین سے بھی لگاؤ رکھتے تھے، جب علامہ سیّد فضل حسین شاہ صاحب نے تاجپورہ نزد وسن پورہ میں انجمن معین الدین تاج پورہ بنائی تو یہ اس کے صدر قرار پائے، یہ علماء کی صحبت میں رہتے اور دینی تقریبات میں حصہ لیتے تھے نیز ماہنامہ معین الدین لاہور کے اعزازی اڈیٹر بھی تھے جیسا کہ ماہ مئی تا ماہ اکتوبر 1933ء کے شماروں کے سرورق پر آپ کا نام اس ذمہ داری کے ساتھ مرقوم ہے۔

www.dawateislami.net

شکریہ ادا کرتے ہوئے رسالہ معین الدین کی نشر و اشاعت کی طرف توجہ دلائی، نائب صدر جناب جمعدار علی گوہر صاحب نے اپنے خرچ سے پچاس رسالے وسن پورہ میں مفت تقسیم کرنے کا ذمہ لیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، مسلمانانِ مصری شاہ، چاہ میراں، فیض باغ وغیرہ سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس کی اشاعت میں خاطر خواہ حصہ لیں، بعدہ نوجوانانِ تاجپورہ کا شکریہ ادا کیا گیا جنہوں نے نہایت جانفشانی سے مسجد حنفیہ کی تعمیر میں حصہ لیا، مولائے تعالیٰ ان کے اس شوق کو ترقی دے، برادرانِ اہلسنت سے اطلاعاً عرض ہے کہ تاجپورہ میں ہر ماہ جلسہ وعظ و ختم غوثیہ ہونا قرار پاچکا ہے، لہذا تاریخ جلسہ سے مطلع ہوتے ہی ضرور شرکت فرمایا کریں۔[1]

وطن واپسی اور وہاں خدمات

علامہ سیّد فضل حسین شاہ صاحب لاہور میں کچھ عرصہ دین متین کی خدمت کرنے کے بعد اپنے آبائی وطن معین الدین پور گجرات تشریف لے گئے اور وہاں کی جامع مسجد میں امامت وخطابت کرنے لگے۔ آپ کی تصانیف میں سے ایک رسالہ آئینہ عقائد شیعہ ہے جو 52 صفحات پر مشتمل ہے، دیگر تصانیف میں رسالہ مناظرہ معین الدین پور[2] اور ماہنامہ میں لکھے گئے مضامین ہیں، آپ فتاویٰ نویسی بھی فرمایا کرتے تھے، مارچ 1934ء کے

---

1 ماہنامہ معین الدین تاج پورہ لاہور، بابت ماہ مئی 1933ء، ص 16، کچھ الفاظ حذف کیے ہیں۔

2 رسالہ مناظرہ معین الدین پور 23 اکتوبر 1932ء کو معین الدین پور میں ہونے والے مناظرے کے حالات پر مشتمل ہے، یہ رسالہ ماہنامہ معین الدین لاہور میں قسط وار شائع ہوا اور اس کی الگ سے بھی اشاعت ہوئی، اسے فیضان المدینہ پبلی کیشنز جامع مسجد عمر روڈ کامونکی ضلع گوجرانوالہ نے 1434ھ مطابق 2012ء میں 81 صفحات پر کمپوز کر کے شائع کیا ہے۔

www.dawateislami.net

ماہنامہ معین الدین لاہور میں آپ کا ایک فتویٰ شائع ہوا جس کی تصدیق 16 سے زیادہ علما و مفتیان کرام نے فرمائی ہے۔[1]

وفات و تدفین

آپ نے دین متین کی خدمات میں زندگی بسر کی اور 19 ذیقعدہ 1390ھ مطابق 16 جنوری 1971ء کو 63 سال[2] کی عمر میں وصال فرمایا۔ تدفین معین الدین پور قبرستان گجرات میں کی گئی۔ آپ کی تربت خام ہے۔[3]

منیر احمد یوسفی

منیر اسلام حضرت مولانا الحاج منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 24 شوال 1364ھ مطابق یکم اکتوبر 1945ء کو مصری شاہ لاہور کے میاں محمد رفیق گجر کے ہاں ہوئی، 1962ء میں اپنے علاقے کے اسلامیہ ہائی اسکول سے آپ نے میٹرک کیا، ایف اے دیال سنگھ کالج، بی اے اسلامیہ کالج سول لائن اور ایم اے پنجاب یونیورسٹی سے کر کے 1969ء میں اپنی دنیاوی تعلیم کو مکمل کیا۔ اسی سال پیر طریقت، امین علم لدنی حاجی محمد یوسف علی

---

1 ماہنامہ معین الدین لاہور، مارچ 1934ء، ص 3 تا 9

2 راقم کے گزارش کرنے پر مجلس رابطہ بالعلماو المشائخ دعوت اسلامی کے ذمہ دار مولانا ظہیر عباس مدنی عطاری صاحب ایک وفد کے ہمراہ 6 ستمبر 2022ء کو معین الدین پور تشریف لے گئے اور وہاں صاحب تذکرہ کے صاحبزادے حضرت مولانا سیّد علی محمد فاروق شاہ صاحب اور دیگر احباب سے ملے، اس میں کئی معلومات ان کی مہیا کردہ ہیں، صاحبزادہ صاحب نے ماہنامہ معین الدین کے دس پرچے اور رسالہ آئینہ عقائد شیعہ بھی عطا فرمایا، راقم صاحبزادہ صاحب اور وفد کے تمام شرکا کا شکر گزار ہے۔

3 کتبہ قبر واقع معین الدین پور قبرستان گجرات۔

www.dawateislami.net

نگینہ رحمۃ اللہ علیہ سے جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور میں بیعت کا شرف پایا۔ بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ دینی تعلیم جامعہ نگینہ پیلے گوجراں تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد، جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور جامعہ نعیمیہ لاہور سے حاصل کی۔ دورہ حدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ میں شیخ الحدیث علامہ محمد علی نقشبندی سے کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے مرشد نے آپ سے فرمایا کہ اگر کامیابی حاصل کرنی ہے تو مسجد اپنی، مدرسہ اپنا، گھر اپنا، سواری اپنی اور کاروبار اپنا ہونا چاہیے۔ چنانچہ آپ نے ذریعہ معاش کے لیے کاروبار شروع کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے باوجود سائیکل سپیئر پارٹس کی دکان کھولی، سائیکلوں کی مرمت بھی شروع کی۔ دورانِ تعلیم اور بعد میں بھی کتب کا بہت مطالعہ کرتے تھے، اپنے اس شوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ نے نگینہ کتب خانہ مصری شاہ قائم کیا۔ جس میں اسلامی کتب کے ساتھ اسکولز کالج کی نصابی کتب اور سٹیشنری کا سامان بھی ہوتا تھا۔ آپ ایک متحرک شخصیت تھے، اپنی اصلاح کے ساتھ دیگر لوگوں کی اصلاح پر کمربستہ رہتے، مختلف مساجد میں تفسیر قرآن کے حلقے لگانا، اصلاحی و علمی جلسے منعقد کرنا، ذکر و فکر کی محافل کا انعقاد کرنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ اسی جذبے نے آپ کو دعوت اسلامی سے وابستہ کر دیا۔ 1981ء سے 1988ء تک آپ اس کے متحرک کارکن و نگران رہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں ملک و بیرونِ ملک کثیر اسفار کئے۔ آپ کے اہم اوصاف میں خوفِ خدا، عشق مصطفیٰ، عاجزی و سادگی، صبر و شکر، فقر و قناعت، عفو و درگزر، غریب پروری، عبادت و اتباع سنت میں استقامت وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے اصلاحی و فلاحی اور علمی و عملی کاموں کو منظم کرنے کے لیے انجمن اشاعت

www.dawateislami.net

دین اسلام اور نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی قائم کی۔ اس وقت ان کے تحت 10 مساجد، 16 جامعات و اسکولز، 2 فری میڈیکل کیمپ، ایک نگینہ ہسپتال، کتب ورسائل کی اشاعت اور دار الافتاء وغیرہ ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ آپ عالم دین، شیخ طریقت، مصنف کتب، مبلغ اسلام اور مسلمانوں کی اصلاح وفلاح کے لیے ہر ممکن کوشش کرنے والے مثالی لیڈر تھے۔ آپ نے 15 ذیقعدہ 1440ھ مطابق 18 جولائی 2019ء شب جمعہ وفات سے قبل کلمہ پڑھا اور حاضرین کو پڑھایا اور رات گیارہ بج کر آٹھ منٹ پر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ نماز جمعہ کے بعد ڈگری کالج برائے خواتین چائنہ سکیم لاہور میں نماز جنازہ ہوئی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی، آپ کی تدفین حسبِ وصیت جامع مسجد نگینہ گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور سے متصل احاطے میں کی گئی۔ آپ کے جانشین صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی اور مفتی خلیل احمد یوسفی آپ کے مشن کو آگے بڑھانے میں کوشاں ہیں۔ [1]

سید ایوب علی رضوی

فدائے رضویت حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی و عملی شخصیت، صوفی باصفا، عابد و زاہد، اعلیٰ حضرت کے عاشق صادق، مرید و خلیفہ، پیش کار اور نعت گو شاعر تھے۔

پیدائش و خاندان

رضوی صاحب کی پیدائش 1295ھ مطابق 1875ء کو محلہ بہاری پور بریلی شریف،

[1] منیر مصر محبت، ص 26 تا 54، 85 تا 87، 151 تا 152

www.dawateislami.net

اترپردیش، ہند کے ایک معزز علمی سادات گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا نسب اس طرح ہے: مولانا سید ایوب علی رضوی بن سید شجاعت علی خندہ بن سید تراب علی بن سید ببر علی۔[1]

سید شجاعت علی خندہ

آپ کے والد گرامی حضرت سید شجاعت علی خندہ ایک ادبی شخصیت تھے، پیشے کے اعتبار سے گورنمنٹ ہائی اسکول بریلی میں ملازمت کرتے تھے۔ بریلی کے مشہور شاعر حکیم عبد الصمد سرشار آپ کے ہمسائے تھے مگر آپ نے فن شعر و شاعری میں برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی اختیار کی، آپ مزاحیہ شاعری کیا کرتے تھے۔ آپ کے کچھ اشعار کی اشاعت بھی ہوئی۔ صاحب تذکرہ شعرائے بریلی ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب کے بقول یہ میری والدہ کے نانا تھے۔ میرے والد نے انہیں مشاہرے میں سنا تھا، وہ فرماتے تھے کہ خندہ ہزل پڑھنے سے پہلے یہ دو شعر ضرور پڑھتے تھے:

نالۂ بلبلِ شیدا تُو سُنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی[2]

تعلیم و تربیت

رضوی صاحب کو گھر سے ہی علمی ماحول ملا، آپ نے مڈل اسکول بریلی سے مڈل کرکے مدرسے میں داخلہ لیا اور فارسی کتب پڑھیں۔[3] آپ کے والد گرامی خانوادۂ

1 بھولے بسرے لوگ، ص219

2 تذکرہ شعرائے بریلی، ص334، 545

3 ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، مضمون صاحب باغ فردوس، ص19... تذکرہ اکابر اہل سنت، ص108۔ جس مدرسے میں داخل ہوئے اس کی صراحت نہ مل سکی۔

www.dawateislami.net

رضویہ سے وابستہ تھے، آپ کو بھی اعلیٰ حضرت کی صحبت نصیب ہوئی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان سے محبت اتنی بڑھی کہ پھر دن رات آستانۂ رضویہ میں رہنے لگے۔ آپ نے اعلیٰ حضرت سے تین علوم توقیت، نجوم اور ریاضی کی تحصیل کی۔ جناب خلیل احمد رانا تحریر فرماتے ہیں: سید ایوب علی رضوی دینی اور دنیاوی علوم کے جامع تھے۔ اردو اور فارسی ادب پر عبور تھا، عربی سے بھی اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ (1)

عملی زندگی کا آغاز

فارسی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ اسلامیہ ہائی اسکول بریلی (موجودہ نام فضل الرحمن انٹر وڈگری کالج) میں بطور ٹیچر ملازم ہوگئے۔ کچھ عرصہ یہ ملازمت کی۔ یہ اعلیٰ حضرت سے محبت کی وجہ سے کثیر وقت بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں گزارا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت نے آپ کی محبت کو محسوس کرتے ہوئے 1396ھ میں اپنا پیش کار (مینجر) بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس پر آپ نے ملازمت ترک کردی اور اپنا تمام وقت بارگاہ رضویت میں وقف کردیا۔ آپ اعلیٰ حضرت کے ہاں آنے والی ڈاک کی دیکھ بھال کرتے، مراسلت کا ریکارڈ بناتے، خطوط کی املا لیتے اور لائبریری کی نگہداشت وغیرہ تمام امور بحسن خوبی سر انجام دیتے۔ رضوی صاحب کی یہ تمام خدمات وصال اعلیٰ حضرت (25صفر1420ھ) تک جاری رہیں جن پر آپ کی نسلوں کو بھی فخر رہے گا۔

علوم توقیت و نجوم میں مہارت

رضوی صاحب طبعی طور پر علوم عقلیہ کی جانب مائل تھے۔ اعلیٰ حضرت کی صحبت و

(1) بھولے بسرے لوگ، ص221

www.dawateislami.net

تربیت کی برکت سے ان میں مہارتِ تامہ حاصل ہوئی۔ نمازوں کے اوقات اور سحر و افطار کے نقشہ بنانے کی ذمہ داری آپ کو بارگاہ رضویت سے حاصل تھی۔

علم ریاضی میں مہارت

اعلیٰ حضرت کی تربیت اور صحبت کی برکت سے آپ علم ریاضی میں بھی ماہر تھے اور آپ کی ریاضی میں مہارت کا عالم یہ تھا کہ جب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین پروفیسر سلیمان بہاری کی وساطت سے بریلی آئے اور اعلیٰ حضرت سے فن ریاضی میں استفادہ کیا تو دوران گفتگو کسور اعشاریہ متوالیہ کی قوت کا تذکرہ آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ تیسری قوت تک ہے، سید ایوب علی رضوی خود فرماتے ہیں: اس پر حضور (اعلیٰ حضرت) نے میری (یعنی سید ایوب علی رضوی) اور قناعت علی (خادم اعلیٰ حضرت) کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ میرے دو بچے بیٹھے ہیں، انہیں جس قوت کا آپ سوال دے دیں، حل کر دیں گے۔ ڈاکٹر صاحب متحیر ہو کر ہم دونوں کو دیکھنے لگے۔[1]

بیعت و خلافت

آپ نے 1895ء میں 20 سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت کے دست بابرکت پر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔[2] اعلیٰ حضرت نے انہیں سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت بھی عطا فرمائی۔[3] آپ نے اعلیٰ حضرت کی نسبت سے اپنے بریلی والے گھر کو رضوی منزل کا نام دیا۔ اسی طرح لاہور کے نیو شالیمار ٹاؤن، ملتان روڈ میں

1 حیات اعلیٰ حضرت، 1/151۔ مطبوعہ کراچی

2 ماہنامہ جہان رضا، جنوری فروری 1995ء، ص 35

3 ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، مضمون صاحب باغ فردوس، ص 19

www.dawateislami.net

جامع مسجد کی تعمیر ہوئی تو آپ نے اس کا نام سنی رضوی جامع مسجد رکھا، اس کے صحن میں جو تختی لگی ہے اس پر یہ تحریر ہے:

آپ اپنے نام کے ساتھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی نسبت سے رضوی لکھنے کا التزام فرمایا کرتے تھے اور اپنے آپ کو رضوی کہلانے میں فخر محسوس کیا کرتے۔[1] اپنے کلام میں اس کا اظہار کچھ کرتے ہیں:

فاخر ہوں کہ سر پر ہے مرے قادری جھنڈا | نازاں ہوں میرا عقیدہ سنی حنفی ہے
آزاد ہوں دامانِ رضا سے مَیں بندھا ہوں | اور سایہ فگن مجھ پہ حسین ابن علی ہے[2]

رضوی کتب خانہ کا آغاز

رضوی صاحب اعلیٰ حضرت کی حیات ظاہری میں بارگاہ رضویت میں تقریباً 26 سال پیش کار (منیجر) کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔[3] 25 صفر المظفر 1320ھ میں اعلیٰ حضرت کا وصال ہوا تو آپ نے مرشد گرامی کی کتب کی اشاعت کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا، چنانچہ آپ نے اس کو سرانجام دینے کے لیے 1322ھ میں رضوی کتب خانہ، محلہ بہاری پور بریلی[4] کے نام سے مکتبے کا آغاز فرمایا اور اسے حکومت سے رجسٹرڈ بھی کروایا، اس کا رجسٹرڈ نمبر 2044 تھا۔ اس کتب خانے سے اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام حدائق بخشش

---

1. ماہنامہ جہان رضا، جنوری فروری 1995ء، ص 39
2. باغ فردوس، حصہ دوم، ص 69
3. ماہنامہ جہان رضا، جنوری فروری 1995ء، ص 39
4. یہ مکتبہ (رضوی کتب خانہ) محلہ بہاری پور میں کس مقام پر تھا اس سلسلے میں دو جگہوں کا پتا چلتا ہے: (1) بی بی جی مسجد سے متصل یا (2) رضوی منزل ڈھال میں بنایا گیا تھا۔ (تذکرہ شعرائے بریلی، ص 300۔ سرورق الاستمداد علی اجیال الارتداد)

www.dawateislami.net

سمیت متعدد کتب و رسائل کی اشاعت کا اہتمام کیا۔[1] جب آپ پاکستان تشریف لے آئے تو یہاں بھی دار الاشاعت مرکزی رضوی کتب خانہ لاہور قائم فرمایا۔ اس سے بھی اعلیٰ حضرت اور دیگر علمائے اہل سنت کی 18 سے زیادہ کتب و رسائل شائع کروائیں۔[2] یہ خدمت آپ چالیس سال کرتے رہے۔ اپنے ایک کلام (جو اعلیٰ حضرت سے استغاثے پر مشتمل ہے) میں اس کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

جسکے منہ کو لگے ہوں تیرے ہی در کے ٹکڑے	وہ در بدر پھرے کیوں آقا غلام تیرا
چالیس سال گزرے کرتے ہوئے اشاعت	جاری رہے یہ شعبہ مولا مدام تیرا
کر تو لئے فراہم خدّام نے سوانح	لانا وجود میں ہے سرکار کام تیرا
ایوب ہوش میں آ۔ کیا تجھ کو فکرِ فردا	پشت پناہ جب ہے حنفی امام تیرا [3]

محبت اعلیٰ حضرت کے پیکر

آپ کو اپنے مرشد اعلیٰ حضرت سے والہانہ محبت تھی، ساری زندگی اسی محبت میں سرشار رہے، تعلیمات اعلیٰ حضرت اور حیات اعلیٰ حضرت کی خوشبوؤں سے خود بھی معطر ہوئے اور دیگر کو بھی معطر کرنے کی کوشش فرمائی۔ آپ ہر عرس اعلیٰ حضرت پر ایک نئی منقبت لکھ کر سامعین کو سنایا کرتے تھے۔[4]

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے	ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے
جنہیں آج حاصل ہے فکر غلامی	لگاتے ہیں نعرہ ہمارا رضا ہے

1 تذکرہ اکابر اہل سنت، ص108... سرورق مدائح اعلیٰ حضرت

2 باغ فردوس، حصہ دوم، ص86 تا 88

3 باغ فردوس، حصہ دوم، ص14

4 ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، مضمون صاحب باغ فردوس، ص20

www.dawateislami.net

خودی کو مٹاتا خدا سے ملاتا | ہمارا رضا ہے ہمارا رضا ہے
سگِ آستانہ ہے ایوب رضوی | کھلاتا پلاتا ہمارا رضا ہے (1)

آپ نے مختلف شعراء کے وہ کلام جو اعلیٰ حضرت کی شان میں تھے، انہیں یکجا کر کے مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح کے نام سے 30 ذیقعدہ 1345ھ مطابق یکم جون 1927ء کو رضوی کتب خانہ بریلی سے شائع کیا۔ نغمۃ الروح سیٹھ عبد الستار اسماعیل رضوی کاٹھیاواری کا کلام ہے جسے انھوں نے 1340ھ میں شان اعلیٰ حضرت میں منظوم کیا تھا۔(2)

یہی محبت اعلیٰ حضرت ان کے خاندان میں منتقل ہوئی۔ آپ کے ایک نبیرہ حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی نے 1992ء میں امام احمد رضا فاضل بریلوی کی علمی خدمات کا جائزہ کے عنوان سے ایم ایڈ کا مقالہ تحریر فرمایا اور 2004ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بعنوان الشیخ احمد رضاخان شاعر عربیامع تدوین دیوانہ العربی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا اعزاز پایا۔ آپ کے دوسرے نبیرہ صاحبزادہ سید احمد علی عدنان قادری (ایم فل) نے فتاویٰ رضویہ پر طائرانہ نظر کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا۔

خاندان اعلیٰ حضرت سے محبت

مرشد گرامی اعلیٰ حضرت سے، ان کے صاحبزادگان اور ان کے بچوں سب سے محبت کرتے اور بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے۔ 1950ء میں پاکستان ہجرت کرنے کا ارادہ ہوا تو مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضاخان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت چاہی۔ جب تک ان کی اجازت نہ ملی، پاکستان ہجرت نہ فرمائی۔(3) ایک کلام میں خاندان

---

1 باغ فردوس، حصہ اول، ص58، 59

2 مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح، ص42

3 تاریخ جماعت رضائے مصطفی، ص365

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت کا تذکرہ کیسے خوب صورت انداز میں کیا ہے:

جو پھول کھلا گلشن و گلزار رضا سے	مہکا دیا عالم بخدا فضل خدا سے
کیا طرفہ تماشا ہے بیک وقت مہ و مہر	تابان و درخشاں ہوئے انوارِ رضا سے
منظورِ نظر سوتے ہیں آغوش پدر میں	قربت کے مزے آگئے حامد کو رضا سے
قدموں پہ مچل جانے دو اے مفتی اعظم!	رفتار ہے ملتی ہوئی رفتار رضا سے
عالم پہ نمایاں رہیں حامد کے محامد	جیلانی میاں۔مولوی حماد رضا سے
ہر آن رہیں پیش نظر شیخ کے جلوے	یکسوئی ہو سوئی کی طرح قبلہ نما سے (1)

اعلیٰ حضرت کی رضوی صاحب سے محبت

سیدی اعلیٰ حضرت بھی آپ سے محبت فرمایا کرتے تھے، انہیں اپنے صاحبزادگان کی طرح جانتے، اگر کوئی کھانے کی چیز اپنے بچوں کو دیتے تو انہیں بھی عطا فرمایا کرتے تھے، رضوی صاحب ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں: برادرم قناعت علی شب کے وقت کام کرکے واپس آنے لگے تو حضور (اعلیٰ حضرت) نے قناعت علی سے ارشاد فرمایا: سامنے تپائی پر کپڑے میں جو بندھا ہوا رکھا ہے، اٹھالائیے، یہ دو پوٹلیاں اٹھالائے، حضور ان کو دونوں ہاتھوں میں لے کر میری طرف بڑھے میں، پیچھے ہٹا، حضور آگے بڑھے۔ میں اور ہٹا اور آگے بڑھے۔ یہاں تک کہ میں دالان کے گوشے میں پہنچ گیا، حضور نے ایک پوٹلی عطا فرمائی، میں نے کہا حضور یہ کیا؟ ارشاد فرمایا، حلوہ سوہن ہے۔ میں نے دبی زبان سے نیچی نظر کیے ہوئے عرض کیا: حضور بڑی شرم معلوم ہوتی ہے۔ فرمایا شرم کی کیا بات ہے، جیسے مصطفیٰ رضا ہیں ویسے تم، سب بچوں کو حصہ دیا گیا، آپ دونوں کے لیے بھی میں نے دو حصے

1 باغ فردوس، حصہ دوم، ص 71، 72

www.dawateislami.net

رکھ لیے۔[1] آپ تحریر فرماتے ہیں:

غنی دل ہے سخی داتا مرا ہے	سدا بے مانگے جو چاہا ملا ہے
تری بندہ نوازی کی بدولت	مِرا عُسرت کدہ عِشرت کدہ ہے
ستارہ کیوں نہ اوس کا اوج پر ہو	جو زیرِ دامنِ احمد رضا ہے
فقط ہر دلعزیز ایوب یوں ہے	کہ وہ ادنیٰ سگِ کُوئے رضا ہے[2]

اعلیٰ حضرت کی خاندان رضوی پر شفقت

رضوی صاحب کی زوجہ اعلیٰ حضرت کے گھر جاتی رہتی تھیں، ایک مرتبہ یہ اپنے کم سن بیٹے سید یعقوب علی رضوی جیلانی اور اپنی بھانجی کو اعلیٰ حضرت کے گھر لے کر گئیں، عموماً بچے کم سنی کی وجہ سے ایک دوسرے کو چھیڑتے ہیں، جیلانی میاں بھی اس خالہ زاد بہن کو "بلا" کہہ کر چڑایا کرتے تھے، اس دن نہ صرف بلا کہہ کر چڑایا اور مارا بھی، یہ بچی شکایت لے کر اعلیٰ حضرت کے پاس گئیں اور کہا کہ دیکھئے جیلانی میاں نے مجھے مارا ہے، اعلیٰ حضرت نے جب یہ سنا تو آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا اور فرمایا بلاؤ جیلانی میاں کو، آپ سمجھے کہ میرے پوتے ابراہیم رضا نے مارا ہے، کیونکہ ان کی عرفیت بھی جیلانی میاں تھی۔ سید یعقوب علی رضوی جیلانی میاں فرماتے ہیں کہ (مجھے) حاضر کیا گیا، میری خالہ زاد بہن نے کہا کہ اس نے مجھے مارا ہے۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے مسکرا کر پوچھا، بھئی تم نے کیوں مارا؟ مَیں نے کم سنی کی وجہ سے کہا کہ یہ بلا ہے، اس لیے اسے مارا ہے۔ اعلیٰ حضرت کچھ کھا رہے تھے، اعلیٰ حضرت نے پیار سے مجھے اور میری خالہ زاد بہن کو اپنے مبارک ہاتھ سے

1 ماہنامہ جہان رضا، جنوری فروری 1995ء، ص41

2 باغ فردوس، حصہ دوم، ص74، 75

www.dawateislami.net

ایک ایک لقمہ کھلایا اور ہم بھاگ آئے۔[1]

حیات اعلیٰ حضرت کی تصنیف میں کوشش

رضوی صاحب کو اعلیٰ حضرت سے عشق تھا، آپ کی خواہش تھی کہ اعلیٰ حضرت کے حالات زندگی کو بہترین انداز میں جمع کر کے شائع کیا جائے۔ چنانچہ آپ رضوی کتب خانہ بریلی سے جو کتب ورسائل شائع کرتے تھے، اس کے آخر میں محبین اعلیٰ حضرت سے حالات زندگی لکھ کر ان کے پاس بھیجنے کی درخواست کیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے 1235ھ میں اپنے نعتیہ کلام باغ فردوس کو شائع کیا تو بیک ٹائیٹل میں ضروری التماس کے عنوان سے تحریر فرمایا: جب آپ کو معلوم ہوا کہ ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری اعلیٰ حضرت کی حالات زندگی پر کام کر رہے ہیں تو اس سلسلے میں اپنی تحریرات اور جو دیگر حضرات نے مواد بھیجا تھا وہ سب ملک العلماء کو بھیج دیا، بلاشبہ اس طرح آپ جیسے بے لوث لوگ ہی کرسکتے ہیں، آپ نے اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دیا کہ بے طمع لوگوں کے پیش نظر نام نہیں کام ہوتا ہے، ملک العلماء نے اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے بہت خوبصورت انداز میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا ہے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں: ہم رضویوں کو جناب حاجی مولوی سیّد ایوب علی صاحب رضوی بریلوی کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اس (حیاتِ اعلیٰ حضرت) کی طرف سب سے پہلے توجہ فرمائی اور برادرانِ طریقت کو توجہ دلائی، ان کی تحریک سے بعض احباب نے کچھ حالات ان کے پاس لکھ کر بھیجے اور زیادہ حصہ خود سیّد صاحب موصوف نے لکھا، جب ان کو میرے حیات اعلیٰ حضرت لکھنے کی خبر

1 تاریخ جماعت رضائے مصطفے، ص367

www.dawateislami.net

ہوئی تو جو کچھ مواد اُن کے پاس تھا، سب مجھے عنایت فرمایا۔[1]

اسی طرح ملک العلماء کے صاحبزادے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے آخری سال میں 7 ربیع الآخر 1339ھ مطابق 17 دسمبر 1920ء میں **کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ** کی بنیاد رکھی۔ جماعت رضائے مصطفی کے کارکنان کی اعلائے کلمۃ الحق کی کوششوں سے اعلیٰ حضرت کو ایک مکتوب کے ذریعے آگاہ کیا، اس وقت اعلیٰ حضرت شدید بیمار تھے اور روزے رکھنے کے لیے ہند کے صحت افزا اور ٹھنڈے علاقے بھوالی تشریف لے گئے تھے، اعلیٰ حضرت نے جوابی مکتوب روانہ فرمایا جس میں رضوی صاحب کا بھی ذکر ہے، حصول برکت کے لیے وہ مکتوب پیش کیا جاتا ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

احباب باصفا اراکین جماعت رضائے مصطفے علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تار آنے پر مجھے خود ہی خیال ہوا تھا کہ بفضلہ تعالیٰ کوئی مسرت تازہ ہے۔ خط کو کھولا، بکرمہ تعالیٰ ایک دن میں تین عیدیں ہوئیں۔ مولے تعالیٰ مبارک فرمائے۔ فقیر آپ کی کاروائیوں کا بہت ممنون ہوا اور دل سے دعائیں کرتا ہے، دعا کے سوا فقیر کے پاس کیا ہے۔ پچاس روپے نذرِ جماعت کرتا ہے اور پانچ روپے اس دن کی کارکنوں کی شیرنی کو، مکرمی سید ایوب علی صاحب تشریف لانے والے ہیں، یہ پچپن روپے بعونہ تعالیٰ ان کے ساتھ حاضر کیے جائیں گے، مرض وشدتِ ضعف ترقی پر

1 حیات اعلیٰ حضرت مطبوعہ کراچی، جلد 1، ص ز، ح

www.dawateislami.net

ہے دعا کا طالب ہوں، والسلام۔

چھ شوال المکرم سہ شنبہ، 1339ھ

از بھوالی ضلع نینی تال، چراغ سحر بلکہ آفتاب کوہ

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ [1]

اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے صاحبزادگان حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہما نے کل ہند جماعت رضائے مصطفیٰ کی سرپرستی و قیادت فرمائی۔ اس جماعت کا مقصد تقریر و تحریر کے ذریعے اسلام کی حفاظت کرنا، عوام اہل سنت کے دین و ایمان کی حفاظت کے لیے جدوجہد کرنا تھا، اس کا اہم ترین کارنامہ مسلمانوں کو مرتد بنانے والی شدھی تحریک کے اثرات سے بچا کر باعمل و پابند صوم و صلوٰۃ بنانا تھا، اسکے کئی شعبے تھے مثلاً شعبۂ اشاعت کتب، شعبۂ تبلیغ وارشاد، شعبۂ صحافت، شعبہ دار الافتاوغیرہ۔ [2]

رضوی صاحب جماعت رضائے مصطفیٰ کی مجلس شوریٰ کے رکن اور نائب ناظم کے اہم عہدے پر فائز تھے، اس کے آفس اور تمام ریکارڈ کی ذمہ داری آپ پر تھی، جماعت رضائے مصطفیٰ کی سالانہ کارکردگی آپ ہی تیار کیا کرتے تھے، تاریخ رضائے مصطفیٰ نامی کتاب میں آپ کی تیار کردہ چار سالوں کی روداد کے اقتباس نقل کئے گئے ہیں، اس کے علاوہ ملکی اخبارات و رسائل میں مراسلے، مکتوبات اور شعبہ نشر و اشاعت سے شائع ہونے والی کتب کا تعارف بھی آپ ہی روانہ کیا کرتے تھے۔ جیسا کہ ہفت روزہ دبدبۂ سکندری

1 تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ، ص140

2 تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ، ص7، 42، 47تا 51

www.dawateislami.net

7 تا 18 جون 1922ء میں آپ نے یہاں سے شائع ہونے والی کتاب ذوالفقار حیدری کا تعارف لکھ کر شائع کروایا۔[1]

تحریک انسدادِ شدھی میں حصہ

1920ء میں ہندوستان میں شدھی تحریک کا آغاز ہوا، جس کا مقصد مسلمانوں کو دین اسلام کی نعمت سے محروم کرکے ہندو مذہب میں لے جانا تھا، 1923ء میں اسے عروج مل چکا تھا، جماعت رضائے مصطفیٰ سمیت مسلمانوں کی کئی تنظیموں نے اس کاڈٹ کر مقابلہ کیا، رضوی صاحب نے اس تحریک کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا، اس تحریک کے مذموم اور نقصان دہ اقدامات سے عوام اہل سنت کو آگاہ کرنے کے لیے آپ نے مضامین لکھے، جیسا کہ جماعت رضائے مصطفیٰ کی چوتھی سالانہ رپورٹ میں اس موضوع پر طویل مضمون موجود ہے۔ اس مضمون میں جماعت رضائے مصطفیٰ کی انسداد شدھی کی سرگرمیوں کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں: وفد اسلام دورہ کرتا ہوا آگرہ پہنچا، یہاں کے مفتی شہر حضرت مولانا مولوی سیّد محمد دیدار علی صاحب اور ان کے فرزند ارجمند جناب مولانا مولوی مفتی (شاہ ابو البرکات) سیّد احمد صاحب نے اس (جماعت رضائے مصطفیٰ کے) وفد کا کمال احترام کیا، اور اس کی اعانت میں بہت سرگرمی کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ ان کی محنتوں اور مخلصانہ کوششوں سے وفد کو اپنی ابتدائی حالت میں بڑی تقویت ہوئی، انہیں کے اثر سے شہر کے باشندوں نے وفد کے ساتھ بہت ہمدردی کی جن میں جناب حاجی ولی اللہ خاں صاحب اور جناب منشی وارث علی خان صاحب اور جب منشی کریم بخش صاحب

1 تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ، ص40، 55، 101، 102

www.dawateislami.net

خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ حاجی صاحب نے عرصے تک وفد کو اپنے مکان میں مقیم رکھا اور دیہات میں سراسیمہ (دیوانہ وار) پھر آگئے۔ نیز ان کوششوں کو رضوی صاحب نے اس دور میں شائع ہونے والے رسائل میں بھی شائع کروایا جیسا کہ ہفت روزہ دبدبہ سکندری بابت 5 فروری 1923ء میں آپ کی بھیجی گئی خبر کی اشاعت ہوئی۔[1]

حج بیت اللہ کی سعادت

حرمین طیبین کی محبت ایمان کا تقاضا و نتیجہ ہے، عموماً یہی محبت حج بیت اللہ کی داعی بھی ہے۔ رضوی صاحب کو اپنی زندگی میں تین حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک سفر حج میں تو آپ نے دو سال اور دس ماہ مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ جب مدینہ شریف سے واپسی ہوئی تو بے قرار دل کی تسلی کے لیے کئی کلام لکھے جو باغ فردوس میں موجود ہیں۔[2] چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں:

قصر بہشت کیا کروں کوچۂ یار دیکھ کر	باغ و بہار خار ہیں باغ بہار دیکھ کر
گُل کی مرے اگر تجھے ایک جھلک بھی ہو نصیب	نالے نہ پھر کبھی کرے بلبلِ زار دیکھ کر
دامن صبر ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے یا نبی	ورنہ کہیگی خلق کیا خستہ و خوار دیکھ کر[3]

عراق کا سفر اور مزارات پر حاضری

ہم اہل سنت انبیاء و رسل، تمام صحابہ و اہل بیت اور جمیع بزرگان دین سے محبت کرتے، ان کی عقیدت دل میں رکھتے ہیں اور ان کے مزارات پر حاضری کو اپنی سعادت

1 تاریخ جماعت رضائے مصطفی، ص206، 216

2 ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، مضمون صاحب باغ فردوس، ص20

3 باغ فردوس، حصہ اول، ص32

www.dawateislami.net

سمجھتے ہیں، انہیں سعادتوں کو پانے کے لیے رضوی صاحب نے 1366ھ میں مزارات اور مقدس مقامات کی زیارات کے لیے عراق کا سفر فرمایا۔ اس سفر میں آپ نے لاہور، پاک پتن، ملتان اور کراچی میں بھی مزارات اولیاء پر حاضری دی، اس کے علاوہ لاہور میں بادشاہی مسجد میں موجود تبرکات کی زیارت اور مقبرہ جہانگیر کو دیکھنے بھی تشریف لے گئے۔ اس کی تفصیل آپ نے اپنی تصانیف رفیق زائرین اور زیارات الحرمین والعراق میں بیان کی ہے۔[1]

صاحبِ دیوان شاعر

گھر کا علمی ماحول اور اعلیٰ حضرت کی صحبت کی برکت سے آپ شعر بھی کہنے لگے، مگر آپ نے اپنی شعر و شاعری کو نعت گوئی اور بزرگان دین کے مناقب تک محدود رکھا۔ زندگی بھر یہ سلسلہ جاری رہا۔[2] آپ اردو میں رضوی اور ہندی میں رجوی تخلص استعمال فرماتے تھے۔ آپ کا شعری مجموعہ باغ فردوس معروف بہ گلزارِ رضوی دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد 1353ھ میں رضوی کتب خانہ بریلی سے 64 صفحات پر شائع ہوئی اور دوسری جلد دار الاشاعت مرکزی رضوی کتب خانہ لاہور سے غالباً 1380ھ کے بعد 88 صفحات پر زیورِ طبع سے آراستہ ہوئی۔

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری تحریر فرماتے ہیں: آپ کے دیوان کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے (آپ کو) کیسا پاکیزہ ذوق عطا فرمایا تھا، حمد، نعت اور منقبت

1. باغ فردوس، حصہ دوم، ص88
2. تذکرہ شعرائے بریلی، ص300

www.dawateislami.net

جیسے موضوعات پر عام فہم اور دلنشین انداز میں خوب اظہار فرماتے ہیں۔[1]

آپ کے کئی کلام تو ایسے پرسوز ہیں کہ پڑھتے ہوئے آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں، ایسے ہی ایک کلام کے اشعار ملاحظہ کیجئے:

کس کی نگاہِ مست نے مستانہ کردیا | چشم زدن میں خلق سے بیگانہ کردیا
لغزش نہ آنے پائے گی پائے ثبات میں | جس کو رضا نے عاقل و فرزانہ کردیا
میں تو یہی کہوں گا فنافی الرسول تھا | مشہور نام اُستنِ حنانہ کردیا
بوئے حبیب آئی کوئے حبیب سے | سوزِ غمِ فراق نے دیوانہ کردیا
مانی نہ آہ دلِ ناصبور نے | تشہیر خاص و عام میں افسانہ کردیا
پوچھا کسی نے دشتِ یمن میں اویس سے | آباد کس کی یاد میں ویرانہ کردیا
قیسِ رسولِ پاک نے جب یہ سنا کلام | حسرت سے رخ بسوئے نبی خانہ کردیا
نادار پاس کیا تھا بجز نسبتِ رضا | پیشِ حضور بس یہی نذرانہ کردیا
مژدہ ہو میکشانِ محبت بڑھے چلو | ساقی نے آج وا درِ مے خانہ کردیا
قربان تیری شان کریمی کے اے کریم | دل کو غنی دماغ کو شاہانہ کردیا
ایوب نامراد کا دردِ فراق نے | لبریز اب تو صبر کا پیمانہ کردیا[2]

تصنیف و تالیف

نعتیہ کلام باغ فردوس کے علاوہ بھی آپ نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ فرمائی۔ آپ کی تصانیف میں شقاوۃ النجدیہ علیٰ دیار القدسیۃ العربیۃ (1368ھ) زیارات الحرمین والعراق (1366ھ) اور رفیق زائرین شامل ہیں۔ اول الذکر آپ کی منظوم تصنیف

1 ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، مضمون صاحب باغ فردوس، ص20

2 باغ فردوس، حصہ دوم، ص4

www.dawateislami.net

ہے، اس کے بارے میں آپ تحریر فرماتے ہیں: (اس میں) حرمین طیبین کے تازہ حالات (ہیں) جو درمیانِ عدن و کامران فقیر غفرلہ نے منظوم کئے تھے۔[1]

اسی طرح آپ نے اپنی آخر الذکر تصنیف رفیق زائرین کے بارے میں لکھا:

اس مبارک رسالہ میں فقیر مصنف غفرلہ نے عازمانِ حجاز و عراق کی معلومات کے لیے اپنے عینی مشاہدات و تجربات کے تحت بری و بحری سہولتیں اور نشیب و فراز بہم پہنچانے کی سعی بلیغ کی ہے۔ بکرمہ تعالیٰ میرا قیام حجاز میں دو سال دس ماہ اور عراق کے سفر میں صرف ایک ماہ کے اندر شاہی مسجد لاہور کے تبرکات شریفہ کی زیارت اور مقبرہ جہانگیر و پاک پتن و ملتان شریف و کراچی بر مزار پیر منگو و بغداد مقدس و کاظمین شریف، کربلا معلی و نجف اشرف و کوفہ وبصرہ کے 80 مزارات پر حاضری ہوئی۔ جن میں حضرات یوشع و ذوالکفل ویونس علیہم السلام شامل ہیں۔ وللہ الحمد تفصیلی حالات رسالہ زیارات الحرمین والعراق میں ہیں۔ طالب دعا ہوں کہ میری زندگی میں چھپ کر منظر عام پر آجائیں۔ آمین ثم آمین[2]

پاکستان میں ہجرت

قیام پاکستان سے قبل آپ رضوی منزل محلہ بہاری پور کسگران بریلی شریف میں رہائش پذیر تھے، 1370ھ مطابق 1950ء میں آپ اہل وعیال سمیت لاہور تشریف لے آئے، یہاں آپ کا قیام نیو شاد باغ کے محلہ ظفر گنج، اکرم اسٹریٹ میں رہا۔ آپ نے

1 باغ فردوس، حصہ دوم، ص87

2 باغ فردوس، حصہ دوم، ص88

www.dawateislami.net

اس علاقے میں دار الاشاعت مرکزی رضوی کتب خانہ قائم کیا اور دین متین کی خدمت میں مصروف ہوگئے۔ زندگی کے آخری سالوں میں آپ فیصل آباد تشریف لے گئے اور جامعہ رضویہ مظہر اسلام، جھنگ بازار میں تدریس کرنے لگے۔ غالباً آپ کی وفات کے بعد آپ کا گھرانا آل رسول منزل، پاک نگر، اکرم روڈ نزد چڑا منڈی میں منتقل ہو گیا۔[1]

شخصی خوبیاں

رضوی صاحب سادگی پسند تھے اچکن، علی گڑھی پاجامہ اور رامپوری ٹوپی پہنا کرتے تھے، عمامہ مبارک بھی باندھا کرتے، جسم کے اعتبار سے دبلے پتلے تھے۔ کثرت سے عبادت اور ذکر و فکر میں مصروف رہتے، تقوی و پرہیز گاری کے پیکر تھے، ساری زندگی نہایت احتیاط سے گزاری، معاملات میں اتنے محتاط تھے کہ جب تک ایک ایک پیسے کا حساب نہ چکا دیتے مطمئن نہ ہوتے، مفتی اعظم پاکستان علامہ شاہ ابو البرکات سید احمد قادری اور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہما کی بہت قدر و منزلت فرماتے تھے۔[2]

محدث اعظم پاکستان کی منقبت میں آپ کی تعریف یوں کرتے ہیں:

بحمد اللہ کیا شہرہ ہوا سردار احمد کا
کہ اک عالم فدائی ہوگیا سردار احمد کا

الٰہی مبتدی جتنے بھی آئیں منتہی جائیں
رہے یہ سلسلہ جاری سدا سردار احمد کا

ارے ایوب دیکھا مظہر اسلام کا منظر
کہ مرجع خلق کا ہے مدرسہ سردار احمد کا[3]

---

1. تذکرہ شعرائے بریلی، ص300... بھولے بسرے لوگ، ص221... ماہنامہ جہان رضا، جنوری فروری 1995ء، ص42
2. بھولے بسرے لوگ، ص219 تا 221
3. باغ فردوس، حصہ دوم، ص16

www.dawateislami.net

وصال پر ملال

آپ نے 95 سال طویل عمر پا کر 26 رمضان المبارک 1390ھ مطابق 26 نومبر 1970ء بروز جمعۃ الوداع، نماز فجر سے پہلے وصال فرمایا۔ تدفین لاہور کے مشہور قبرستان میانی صاحب میں کی گئی۔[1]

آپ کی تربت کے جانب مشرق خادم اعلیٰ حضرت سید قناعت علی رضوی کی قبر ہے۔ فقیر قادری کئی مرتبہ آپ کی تربت پر حاضری کا شرف حاصل کر چکا ہے۔ آپ کی پہلے والی تربت مرورِ زمانہ کے ساتھ زمین کے بالکل قریب ہو چکی تھی، کچھ سال قبل اس کو قد آدم تک بلند کر دیا گیا ہے، کتبہ بھی نیا لگایا گیا ہے۔ جس پر یہ عبارت ہے:

لحد میں عشقِ رخ شہ کا داغ لیکے چلے
اندھیری رات سُنی تھی چراغ لیکے چلے

مزار مبارک

قدوۃ السالکین والمشائخ، امام العارفین، سراج اہل تقویٰ، ناصر الدین، حضرت العلام فرید العصر ووحید الدہر، سفیر رضویات، بلبل باغ رضا، راویٔ حیاتِ اعلیٰ حضرت، نائبِ ناظم جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی شریف، الحاج سید ایوب علی رضوی نو اللہ مرقدہ۔ عمر 90 سال، مُرید با اخلاص، تلمیذ خاص، خلیفہ مجاز مجددِ دین و ملت، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مولانا شاہ محمد احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز۔ ھُوَ الغفور ھو الودود۔ تاریخِ وصال 26 رمضان المبارک 1390ھ مطابق 26 نومبر 1970ء بروز جمعۃ المبارک الوداع

1 تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 110

www.dawateislami.net

چلدیئے کرکے دفن اِعزّا ہوگئے رخصت سارے اَحیّا
فانی فی اللہ باقی باللہ چشم کرم ایوب پہ للہ
اب ہے فقط تیرا ہی سہارا حامی سُنت اعلیٰ حضرت
مرشدِ برحق قبلہ و کعبہ حامیٔ سُنّت اعلیٰ حضرت

(سفیر امام احمد رضا ایوب قادری)



پیش کردہ: سید یعقوب علی جیلانی رضوی خلف رشید سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

طالبِ دُعا: خادمِ حضور تاج الشریعہ نبیرۂ سید ایوب علی رضوی سید احمد علی عدنان عفی عنہ

آپ کے نبیرہ صاحبزادہ ابو الہاشم سید احمد علی عدنان قادری صاحب ہر سال آپ کا عرس منعقد کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

شاہد علی نورانی قادری اشرفی رضوی

محب اعلیٰ حضرت پروفیسر ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی قادری اشرفی رضوی رحمۃ اللہ علیہ حسن ظاہری و باطنی سے مرصع، دینی و دنیاوی تعلیم کے جامع، علم و عمل کے پیکر، صاحب تصنیف، صوفی باصفا اور شیخ طریقت تھے۔

پیدائش و خاندان

پروفیسر ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی 27 ربیع الاول 1379ھ مطابق یکم اکتوبر 1959ء بروز جمعرات لاہور کے رضوی سادات گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی پروفیسر سید یعقوب علی رضوی خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید ایوب علی رضوی کے لخت جگر تھے۔ جو پاکستان کے شعبہ تعلیم سے وابستہ تھے اور پرنسپل گورنمنٹ کینٹ پبلک کالج مردان کے منصب سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کا وصال 1981ء میں ہوا اور قبرستان بدھو کا آوا جی ٹی روڈ لاہور میں تدفین کی گئی۔

تعلیم و تربیت

نورانی صاحب کے گھر کا ماحول علمی و روحانی تھا، قرآن کریم ناظرہ مسجد بغدادہ مردان صوبہ خیبر پختون خواہ سے پڑھا۔ میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول نمبر 1 مردان سے کیا۔ اس کے بعد لاہور منتقل ہوگئے اور گورنمنٹ دیال سنگھ کالج سے ایف اے کیا۔ اس کے بعد ملازمت کرلی، اسی دوران بی اے گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائن، بی ایڈ اورنیٹل کالج اور ایم اے، ایم او ایل، ایم ایڈ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کیا۔ ایف اے کے

www.dawateislami.net

بعد ملازمت کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یکے بعد دیگرے آپ کے والدین کا انتقال ہو گیا، معاشی حالات کمزور ہونے کی وجہ سے آپ کی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا پھر یہ کیسے بحال ہوئے، اس کے بارے میں سید صاحب خود بتایا کرتے تھے کہ والدین کے انتقال کے بعد ایف اے سے آگے تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔ گھریلو ذمہ داریوں کی بنا پر مختلف اداروں میں ملازمت کرتا رہا۔ سلسلۂ تعلیم منقطع ہونے کا از حد دکھ تھا۔

اسی دوران حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جن کا حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ اوراعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے قلبی وروحانی تعلق تھا۔ جو سادات پر بڑی شفقت فرمایا کرتے بالخصوص طالب علموں کو اپنا تعلیمی معیار بلند و بہتر کرنے کی ترغیب دلایا کرتے اوران کی دینی، علمی اورروحانی تربیت بھی فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے میری ڈھارس بندھائی اور حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے آستانے پر بھیج دیا۔ بس پھر کیا تھا مَیں نے داتا دربار میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اجازت دیں کہ مزید اپنی تعلیم جاری رکھ سکوں اورآپ میرے حق میں خصوصی دعا فرمائیں۔ چند دنوں میں اس دعا کی مقبولیت کے آثار نظر آنے لگے اور میرے تمام مسائل حل ہوتے گئے۔ آخر کار مَیں نے بی اے کے لیے کالج میں داخلہ لے لیااور ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم پرائیویٹ ملازمت بھی کرتا رہا۔ اسی طرح بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ اور پی ایچ ڈی تک تعلیم حاصل کی، اسی اثناء مجھے محکمہ ایجوکیشن میں گورنمنٹ ملازمت مل گئی۔

محکمانہ خدمات

آپ نے گورنمنٹ ہائر سکینڈری اسکول وکالج فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں بطور

www.dawateislami.net

سبجیکٹ اسپیشلسٹ خدمات سرانجام دیں، 4 سال مدینہ یونیورسٹی فیصل آباد میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کلاسز کو زیور تعلیم سے آراستہ کرتے رہے۔ آپ نے کئی طلبہ کو ایم ایڈ اور متعدد کو پی ایچ ڈی کروائی۔ آپ ایک عرصہ تک پاک نگر، مصری شاہ لاہور میں علی پبلک ہائی اسکول و کالج آلِ رسول کے پرنسپل بھی رہے۔

اعلیٰ حضرت سے محبت اور مقالہ جات

آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے محبت تو بچپن سے ہی حاصل تھی، اسی وجہ سے ایم ایڈ اور پی ایچ ڈی دونوں مقالہ جات اعلیٰ حضرت سے متعلق تھے، آپ نے 1992ء میں **امام احمد رضا فاضل بریلوی کی علمی خدمات** کا جائزہ کے عنوان سے ایم ایڈ کا مقالہ تحریر فرمایا اور 2004ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بعنوان **الشیخ احمد رضا خان شاعر عربیاً مع تدوین دیوانہ العربی** مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا اعزاز پایا۔

اس کے علاوہ آپ کی چار تصانیف بھی ہیں: حالات مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی، حالات مولانا محمد ابرہیم خان بریلوی، مختصر سوانح مفتی اعظم علامہ محمد اختر رضا خان الازہری اور سوانح حیات حضرت حاجی محمد عثمان الرضا قادری رضوی بریلوی۔

شادی خانہ آبادی اور اولاد

پروفیسر سید شاہد علی نورانی کی شادی 1993ء میں فخر المشائخ صاحبزادہ پیر سید مسعود احمد رضوی اشرفی کی بیٹی سے ہوئی جو امام المحدثین مفتی سید دیدار علی شاہ محدث الوری کی پڑپوتی اور مفتی اعظم پاکستان علامہ شاہ ابو البرکات سید احمد قادری کی پوتی تھیں۔ آپ کی دو بیٹیاں اور دو بیٹے سید مشاہد علی رضوی اور سید حیدر علی رضوی ہیں۔

www.dawateislami.net

ادارہ معارف رضا لاہور کا قیام

آپ زندگی بھر اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کو عام کرنے والی تمام تنظیمات کے مدد و معاون رہے، آپ کافی عرصہ مرکزی مجلس رضا لاہور کی عاملہ کمیٹی کے رکن رہے۔ اسی مقصد کے لیے آپ نے ادارہ معارف رضا لاہور کی بنیاد رکھی۔

اس کے سرپرست مولانا سید ریاست علی قادری (بانی و صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی) تھے۔ آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے آپ کو گولڈ میڈل اور ایوارڈ پیش کیا۔

دربار اعلیٰ حضرت پر حاضری

عرصہ دراز سے آپ کی خواہش تھی کہ جن اعلیٰ حضرت سے مجھے اتنی محبت ہے اور جن کے مشن کو آگے بڑھانے کی مجھے سعادت مل رہی ہے ان کے دربار گہربار پر حاضر ہوں، آپ فرماتے ہیں: میری دلی خواہش تھی کہ کسی طرح بھی حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے مزار مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل ہو جائے۔

اس سلسلے میں حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ استدعا کی کہ مجھے بریلی شریف جانے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ بس پھر کیا تھا میرے تمام معاملات بآسانی حل ہو گئے۔ پاسپورٹ، زادِ راہ اور ویزہ میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئی اور مَیں بخیر و عافیت خانقاہ بریلی شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر واپس لوٹا۔

بیعت و خلافت

www.dawateislami.net

آپ نے بیعت کا شرف مفتیِ اعظم ہند علامہ شاہ مصطفٰی رضا خان سے حاصل کیا۔ تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان اور صاحبزادہ خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا پیر سید مسعود احمد رضوی اشرفی سے خلافتیں حاصل ہوئیں۔ آپ نے سلسلہ قادریہ رضویہ اشرفیہ کی ترویج واشاعت میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ کئی علمی شخصیات نے آپ سے خلافت حاصل کی مثلاً سید واصف علی رحمانی حیدرآبادی (سندھ)، سید مجاہد علی نعمانی (دبئی)، ڈاکٹر وکیل احمد داتائی اشرفی رضوی (کراچی)، متین کاشمیری (لاہور) اور مجاہدِ اہل سنت حضرت احمد حنیف قادری رضوی مرحوم۔[1]

وصال و تدفین

آپ کی رہائش کافی عرصہ برادرِ اکبر سید محمد سبحانی کے ہاں سادات اسٹریٹ نزد یادگار اسکول، شیلر چوک باغبانپورہ میں رہی۔[2] وفات سے کچھ عرصہ قبل آپ اپنے نئے مکان سعید اسٹریٹ، نزد لالہ اسٹور، مرغزار کالونی لاہور میں منتقل ہوگئے تھے۔ یہیں آپ نے 18 شعبان 1437ھ مطابق 25 مئی 2016ء بروز بدھ کو بعد مغرب وفات پائی۔

گھر والوں نے بتایا کہ جیسے ہی دل کا دورہ پڑا، ہم لوگ ان کو لے کر ہسپتال کی طرف

1 مجاہد اہل سنت حضرت احمد حنیف قادری رضوی مرحوم ادارہ معارف رضا لاہور کے جنرل سیکرٹری اور مجاہد اہل سنت تھے، یہ دین وسنیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار تھے۔ ان کا انتقال 28 اگست 2000ء کو لاہور میں ہوا۔ مبلغ اسلام مولانا منیر احمد یوسفی نے نماز جنازہ پڑھائی، آپ کی تدفین قبرستان بدھو کا آوا میں کی گئی۔

(ماہنامہ معارف رضا کراچی، اگست 2016ء، ص51)

2 راقم الحروف ایک مرتبہ برادرم مولانا حافظ عرفان حفیظ عطاری مدنی کے ساتھ اس رہائش گاہ پر حاضر ہوا تھا۔

www.dawateislami.net

دوڑے، اسی دوران ڈاکٹر شاہد علی نورانی کلمہ طیبہ کا ورد با آواز بلند کرتے رہے مگر ہسپتال پہنچنے سے قبل ہی وصال فرماگئے۔[1] غسل و تجہیز قدیمی رہائش باغبانپورہ میں کی گئی۔ بروز جمعرات بعد ظہر نماز جنازہ دار العلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور میں برادرِ نسبتی مولانا سید نثار اشرف رضوی نے پڑھائی، بعد نماز جنازہ دعا صاحبزادہ سید مصطفی اشرف رضوی نے فرمائی۔ تدفین میانی صاحب قبرستان میں دادا حضور مولانا سید ایوب علی رضوی کے مزار کے قریب کی گئی۔[2] آپ کا ختم چہلم 10 جولائی 2016ء بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد رضا عقب شالامار باغ، شیلر چوک، نزد یادگار اسکول باغبانپورہ لاہور میں ہوا۔ جس میں علما و مشائخ کرام، قراء و نعت خواں حضرت شریک ہوئے۔

تعزیتی پیغامات

سگ عطار ابو بلال محمد الیاس قادری عفی عنہ کی جانب سے شہزادۂ عالی وقار سید مشاہد علی رضوی اور سید حیدر علی رضوی کی خدمات میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مولانا عرفان حفیظ عطاری مدنی نے یہ افسوس ناک خبر دی کہ حضرت قبلہ سید شاہد علی نورانی جو کہ آپ کے ابو ہیں اور سید یوسف علی یزدانی، سید واصف علی رحمانی، سید محمد علی سبحانی، سید وجاہت علی ربانی، سید مجاہد علی نعمانی کے بھائی جان اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز حضرت قبلہ سید ایوب علی رضوی کے نبیرہ ہیں، ان کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یا اللہ! مرحوم شاہد علی نورانی کو غریقِ رحمت فرما،

1 ماہنامہ معارف رضا کراچی، جون 2016ء، ص 56

2 ماہنامہ معارف رضا کراچی، اگست 2016ء، ص 49 تا 52

www.dawateislami.net

پروردگار! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرما، یا اللہ! مرحوم کے جملہ صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما۔ یا اللہ! مرحوم کو ان کے نانا جان کی شفاعت نصیب فرما، مرحوم کی قبر کو ان کے نانا جان کے نور سے پُر نور فرما، ان کو بے حساب بخش دے، جنت الفردوس میں بھی، ان کو ان کے نانا جان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

الحمدللہ! ایک دور میں جب دعوتِ اسلامی نئی نئی تھی، مرحوم سید شاہد علی نورانی سے اچھی ترکیب رہی۔ یہ اپنے گھر بھی لے گئے اور ان کے دادا جان تو اس وقت وفات پا چکے تھے، دادی جان حیات تھیں وہ مجھے یاد کرتی تھیں، بہت ضعیفہ تھیں تو مَیں ان کے پاس حاضر ہوا تھا۔ الحمدللہ! ان سب بھائیوں سے میری ترکیب رہی اور الحمدللہ آخری معلومات تک یہ دعوتِ اسلامی سے محبت کرتے رہے ہیں۔ سید شاہد علی نورانی نے مدنی چینل کو تاثرات بھی دیئے تھے، اللہ پاک ان سب پر، سارے گھرانے پر فضل و کرم فرمائے، سارے بھائیوں اور ان کے شہزادوں کو چاہیئے کہ مرحوم شاہد علی نورانی کے ایصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں۔ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے عملاً وابستہ رہیں اور دعوتِ اسلامی کا مدنی کام بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوش رکھے۔

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

نوٹ: یہ ماخذ و مراجع الف بائی ترتیب کے ساتھ ہیں۔

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / مرتب	مطبوعہ
احوال و آثار مفتی عزیز احمد بدایونی	غلام اویس قرنی	ادارہ معارف نعمانیہ لاہور 1991ء
اذکار ابرار ترجمہ گلزار ابرار	مصنف: محمد غوثی شطاری مانڈوی مترجم: فضل احمد جیوری	مکتبہ سلطان عالمگیر لاہور 1427ھ
اذکار الابرار	مولانا مولوی شاہ محمد تقی حیدر کاکوری	شاہی پریس لکھنؤ
اقتباس الانوار	تالیف: شیخ محمد اکرم قدوسی مترجم: واحد بخش سیال چشتی صابری	الفیصل ناشران تاجران کتب لاہور 2009ء
امام احمد رضا اور علمائے لاہور	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	مکتبہ رضویہ کراچی 1999ء
انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام	حضرت مولانا مقصود احمد صابری	عبد اللہ اکیڈمی لاہور 2015ء
تذکرہ مشائخ نقشبند انوار لاثانی کامل	مفتی بشیر احمد مجددی، رانا جماعت علی خان، علامہ محمد نعیم نگوروی، علامہ محمد علی نقشبندی، محمد عمر فاروق	سید محمد شاہ پرنٹرز لاہور 2009ء
انوارِ آفتاب صداقت	قاضی فضل احمد سنی حنفی نقشبندی صادقی	مطبوعہ نامعلوم
اولیائے لاہور از محمد لطیف	محمد لطیف ملک	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
آفتاب زنجان (سوانح حضرت سید میراں حسین زنجانی)	علامہ عالم فقری	ادارہ پیغام القرآن لاہور 2018ء
باغ فردوس	حاجی سید ایوب علی رضوی قادری	رضوی کتب خانہ بریلی ہند
برطانیہ کے جید علماء اہلسنت اور مشائخ	خالد اطہر	پی پی اے پبلی کیشنز اسلام آباد

www.dawateislami.net

بزرگان لاہور	غلام دستگیر نامی	مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی کراچی
بھولے بسرے لوگ	خلیل احمد رانا	دارالفیض گنج بخش لاہور 2023ء
پروفیسر مولوی حاکم علی	پروفیسر محمد صدیق	مکتبہ رضویہ لاہور
تاریخ ابن کرم	صاحبزادہ پیر محمد طاہر حسین قادری	کتابخانہ ابن کرم منگانی شریف 2020ء
تاریخ جماعت رضائے مصطفی	حضرت مولانا محمد شہاب الدین رضوی	فرید بک سٹال لاہور 2000ء
تاریخ لاہور	سید محمد لطیف	تخلیقات لاہور 2004ء
تجلیات مہر انور	مؤلف: شاہ حسین گردیزی	مکتبہ مہریہ گولڑہ شریف اسلام آباد 1992ء
تحقیقات چشتی	نور احمد چشتی	الفیصل ناشران تاجران لاہور 2006ء
تذکرۃ العلماء والمشائخ لاہور	محمد الدین فوق	گلزار محمدی سٹیم پریس لاہور 1337ھ، 1920ء
تذکرہ اکابر اہل سنت	مولانا عبد الحکیم شرف قادری م 2007ء	فرید بک اسٹال لاہور
تذکرہ اولیائے پاکستان	عالم فقری	شبیر برادرز لاہور 1407ھ
تذکرہ اولیائے جھنگ	بلال زبیری	جھنگ ادبی اکیڈمی جھنگ 2000ء
تذکرہ اولیائے لاہور	عالم فقری	ادارہ پیغام القرآن لاہور 2002ء
تذکرہ حضور محدث کبیر پاکستان	ایم طفیل	چمنستان حضور محدث کبیر پاکستان دربار شریف روڈ اعظم آباد فیصل آباد پاکستان
تذکرہ خانوادہ حضرت ایشاں	محمد یٰسین قصوری نقشبندی	ادارہ تعلیمات نقشبندیہ لاہور
تذکرہ شعرائے بریلی	ڈاکٹر سید لطیف حسین ادیب	اپلائڈ بکس، نئی دہلی 2020ء
تذکرہ صوفی محمد اللہ دتہ قادری نقشبندی	قاضی غلام محمود ہزاروی	ادارہ اشاعت العلوم، وسن پورہ لاہور 1444ھ، 2023ء
قرۃ عیون الاقبال تذکرہ فضلا بندیال	مفتی غلام محمد بندیالوی شرقپوری	جامعہ مظہریہ بندیال شریف 2010ء
تعارف علمائے اہل سنت	حضرت مولانا محمد صدیق ہزاروی	مکتبہ قادریہ لاہور 1979ء
الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	امام جلال الدین السیوطی، م 911ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت 1425ھ

www.dawateislami.net

جلوہ حق	علامہ ارشد القادری، م1423ھ	ادارہ معارف نعمانیہ لاہور 1424ھ
جواہر نقشبندیہ	محمد یوسف مجددی	مکتبہ انوار مجددیہ 1990ء
حالات شاہ بدر دیوان	سید محمد اکبر شاہ	لاہور
حکیم محمد موسیٰ امر تسری ایک ادارہ ایک تحریک	سید محمد عبد اللہ قادری	داتا گنج بخش اکیڈمی لاہور
حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی، م430ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ،۱۹۹۷ء
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، م1382ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
حیات فقری (حالات علامہ عالم فقری)	محسن فقری	دار الفیض لاہور 2019ء
حیاتِ محدثِ اعظم	محمد عطاء الرحمن قادری رضوی	رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ ۱۴۲۵ھ
خزینۃ الاصفیاء	مولانا غلام سرور لاہوری	مکتبہ نبویہ لاہور 2010ء
خواجگان مرتضائیہ	صاحبزادہ خلیل احمد مرتضائی	مکتبہ مرتضائیہ قلعہ شریف 2020ء
ذکرِ گُلے	مفتی محمد حسین نعیمی اشرفی	
رسائل ومناظرے ابو البرکات، مناظرہ معین الدین پور	مولانا محمد نعیم اللہ خان قادری	فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز کامونکی
روشن ستارے	نور الزمان نوری	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور ۲۰۰۹ء
سفینۃ الاولیاء مترجم	شہزادہ دار اشکوہ قادری	نفیس اکیڈمی کراچی 1986ء
سیرت رسول عربی	حضرت علامہ مولانا نور بخش توکلی	مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی کراچی
صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور	پیر زادہ اقبال احمد فاروقی، م1434ھ	مکتبہ نبویہ گنج بخش لاہور 2012ء
عاشق مدینہ منورہ	مفتی محمد عبد المنان چشتی رضوی	الاحسان پبلی کیشنز ہجویری مسجد فیصل آباد
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی	رضا فاؤنڈیشن لاہور

www.dawateislami.net

فوز المقال فی خلفائے پیر سیال	حاجی محمد مرید احمد چشتی	انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی 2010ء
القربۃ الی رب العالمین بالصلاۃ علی محمد سید المرسلین	ابی القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، م ۵۷۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء
لاہور کے اولیائے سہروردیہ	محمد دین کلیم بی۔اے	مکتبہ نبویہ لاہور 1997ء
لاہور کے اولیائے نقشبندیہ مجددیہ	صوفی محمد عبد الستار طاہر مسعودی	شبیر برادرز لاہور 2011ء
ماہنامہ جہان رضا، جنوری فروری 1995ء	مدیر اعلیٰ: پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	مرکزی مجلس رضا مسلم کتابوی لاہور
ماہنامہ معارف رضا اگست 2016ء	مدیر اعلیٰ: سید وجاہت رسول قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
ماہنامہ معارف رضا اگست 2016ء	مدیر اعلیٰ: سید وجاہت رسول قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
ماہنامہ معارف رضا جون 2016ء	مدیر اعلیٰ: سید وجاہت رسول قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
ماہنامہ معارف رضا، مارچ 2012ء	مدیر اعلیٰ: سید وجاہت رسول قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء	مدیر اعلیٰ: سید وجاہت رسول قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی
ماہنامہ معین الدین لاہور (مارچ، اپریل، مئی، اگست۔1933ء)	مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا ابو احمد سید فضل حسین شاہ	انجمن معین الدین تاجپورہ لاہور
مجالس علماء	مرتب: محمد عالم مختار حق	مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۷ء
مدائح اعلیٰ حضرت مع نغمۃ الروح	علامہ حسنین رضا خان، م 1401ھ	رضوی کتب خانہ بریلی
مدینۃ الاولیاء (تذکرہ اولیائے لاہور)	محمد دین کلیم قادری	تصوف فائونڈیشن لاہور 2001ء
المعجم الکبیر	سلیمان بن احمد الطبرانی، م: 360ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
مفسر قرآن علامہ نبی بخش حلوائی، حیات و خدمات	محمد ثاقب رضا قادری	سافٹ کاپی ویب سائیڈ Saiqb1126@gmail.com
منیر مصر محبت	مرتبین: بشیر احمد یوسفی، خلیل احمد یوسفی	جامع مسجد نگینہ لاہور 2021ء

www.dawateislami.net

فہارس

تفصیلی فہرست

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net



www.dawateislami.net

اعلام کی فہرست

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیر کے منظورِ نظر سے محبت

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفّٰی 973ھ) ارشاد فرماتے ہیں: مرید پر لازم ہے کہ جب اس کا مرشد اس کے پیر بھائیوں میں سے کسی ایک کو اس سے آگے بڑھا دے (یا کوئی منصب عطا کرے) تو وہ اپنے مرشد کے اَدَب کی وجہ سے اپنے اس پیر بھائی کی خدمت (اور اطاعت) کرے اور حسد ہرگز نہ کرے۔ ورنہ اس کے جمے ہوئے پاؤں پھسل جائیں گے اور اسے بڑا نقصان پیش آئے گا، لیکن اگر کوئی مرید اپنے پیر بھائیوں سے آگے بڑھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے مرشد کی خوب اطاعت کرے اور اپنے آپ کو ایسی صفات سے آراستہ کرلے جن کے ذریعے وہ آگے بڑھ جانے کا مستحق ہو جائے اور اس وقت مرشد بھی اسے اسی پیر بھائی کی طرح دوسرے پیر بھائیوں سے آگے بڑھا دے گا کیونکہ مرشد تو مریدوں کا حاکم اور ان کے درمیان عدل کرنے والا ہوتا ہے۔ مگر (افسوس) یہ ایک ایسا باطنی مرض ہے جس سے بہت ہی کم کوئی مرید بچتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی پناہ عطا فرمائے۔

(الانوار القدسیہ، الجزء الثانی، ص29)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net